مصدر فیوض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کروں پہلے اسم [illegible] بیان	کئے فعل اور حرف [illegible] نشان
پھر ان کے بعد اس کے ہندی زباں	کئی قاعدے فارسی کے بیاں
کہ ہندی زبانوں کو ہو فائدہ	لگے ہاتھ یہ فن کا فائدہ
اور اسکو پڑھے اس سے ہے التجا	کرے نیک شائق کے حق میں دعا

بعد [illegible] مصنف شائق قریشی ہاشمی ابن شاہ غلام محی الدین [illegible] الناس کہتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اس کا مصدر فیوض ہے اور واسطے فارسی سیکھنے ... تاریخ اس کی تصنیف کی اس نام سے حاصل ہوتی ہے۔ ہے کہ جن دنوں کے شہر بریلی میں بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام کرم الاحتشام سخن سنج۔ معنی شناس۔ کرم گستر۔ فیض اساس۔ نواب عالیجناب ... بہادر خلف نواب ذوالفقار الدولہ محمد ذوالفقار خاں بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا۔ لازم ہے کہ مبتدی اس کو خوب یاد کریں تاکہ جلد مشکلات فارسی کے ان پر آسان ہوں۔ الٰہی یہ رسالہ مقبول ہو اور پڑھنے والوں کو علم حصول ہو۔ یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمہ

اور تین باب - اور خاتمے کے - واللہ المستعان و علیہ التکلان +

مقدمہ در بیان چند اصطلاحات کہ دانستن آں ضرور است

حرکت پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں +

متحرک - وہ حرف کہ پیش - یا زبر - یا زیر رکھتا ہے +

ضمہ - ضم - پیش کو کہتے ہیں +

فتح - فتحہ - زبر کو کہتے ہیں +

کسرہ - کسر - زیر کو کہتے ہیں +

مضموم - وہ حرف کہ پیش رکھتا ہو +

مفتوح - وہ حرف کہ زبر رکھتا ہو +

مکسور - وہ حرف کہ زیر رکھتا ہو +

سکون - جزم کو کہتے ہیں +

ساکن - زدہ - وہ حرف کہ جزم رکھتا ہو -

الف ممدودہ - وہ الف کہ دوسرے الف کے ساتھ مل کے پڑھا جائے - جیسے الف آمدین +

الف مقصورہ - وہ الف کہ دوسرے الف کے ساتھ نہ ملے جیسے اگر میں +

تشدید - ملا کر پڑھنا ایک جنس کے دو حرفوں کو - جیسے حقّا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں +

مشدّد - وہ حرف کہ جس پر تشدید ہو جیسے فتح کی ت - اور حقّا کا قاف

ماقبل - [illegible] سے پہلے جیسے رب میں ر ماقبل ب کے ہے +

مابعد - جو حرف کسی حرف سے پیچھے ہو جیسے آب میں ب مابعد الف کے ہے +

موقوف - وہ حرف ہے کہ وہ اور اس کا ماقبل متحرک نہو - جیسے د زردی اور ست دوستی کا

معجمہ منقوطہ - وہ حرف کہ نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ث ج خ ذ ز ش ض ظ غ ف ق ن ي +

مُہملہ غیر منقوطہ - وہ حرف کہ نقطہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے - ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ +

فوقانی - وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکھتا ہو۔ لیکن اصطلاح میں تؔ کے ساتھ خاص ہے +

تحتانی - وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکھتا ہو۔ مگر اصطلاح میں یؔ کے ساتھ مختص ہے +

تازی - وہ حرف جو زبان عربی میں آتے ہیں۔ جیسے ث ح ص ض ط ظ ع ق +

عجمی - وہ حرف جو زبان عربی میں نہیں آتے - اور زبان فارسی سے خصوصیّت رکھتے ہیں۔ جیسے پ چ ژ گ - اور ان حرفوں کو فارسی بھی کہتے ہیں +

موحّدہ - وہ حرف کہ ایک نقطہ رکھتا ہو۔ لیکن اصطلاح میں ب سے خصوصیّت رکھتا ہے +

مثنّاۃ - وہ حرف کہ دو نقطے رکھتا ہو - اور اصطلاح میں تؔ - اور یؔ کے ساتھ خاص ہے +

مثلّثہ - وہ حرف کہ تین نقطے رکھتا ہو - اور اصطلاح میں ث سے مخصوص ہے +

واو معروف - وہ واو کہ ماقبل اُس کے ضمّۂ خالص ہو - جیسے واو نور کی +

واو مجہول - وہ واو کہ ماقبل اُس کے ضمّۂ غیر خالص ہو - جیسے واو کور (اندھا) کی +

یاے معروف - وہ ہے کہ جس کے ماقبل کسرۂ خالص ہو - جیسے ی نبی کی +

یاے مجہول - وہ ی ہے کہ جس کے ماقبل کسرۂ غیر خالص ہو - جیسے ی تکیے اور پیسے کی +

حذف - دور کرنا کسی حرف کا +

محذوف - وہ حرف کہ دور کیا گیا ہو +

ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں آئے+

غیر ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے عمرو کی واو +

واو معدولہ۔ وہ واو ہے کہ لکھنے میں آئے اور پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے خود اور خویش میں +

ہاے مختفی۔ وہ ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے آخر کلمے کے لکھی جاتی ہے جیسے آخر پروانہ کے +

متشابہ۔ وہ حرف ہیں کہ آپس میں ایک صورت کے ہوں۔ جیسے ب ت ث +

مخفف۔ وہ لفظ کہ جس میں سے کوئی حرف کم کیا جائے۔ جیسے بد مخفف ہے بود کا +

صیغہ۔ ہیئت ملفوظ کو کہتے ہیں +

مشتق۔ وہ کلمہ کہ اور کلمے سے بنایا گیا ہو۔ جیسے آمد مشتق ہے آمدن سے +

غائب۔ وہ ہے کہ جس کی بات کیجائے +

مخاطب۔ وہ شخص ہے کہ جس سے بات کیجائے +

متکلّم۔ بات کرنے والا +

مرادف۔ لفظ کا وہ کلمہ ہے جو اس لفظ کا ہم معنی ہو۔ جیسے رخ مرادف رو کا ہے اور رو مرادف رخ کا +

نکرہ۔ وہ لفظ ہے جو غیر معیّن چیز پر بولا جائے۔ جیسے مرد اور زن۔ کہ ہر مرد کو مرد اور ہر زن کو زن کہہ سکتے ہیں +

معرفہ۔ وہ لفظ ہے جو معیّن چیز پر بولا جائے۔ جیسے زید۔ کہ جس کا نام ہے اسی کی ذات پر یہ لفظ بولنا درست ہے۔ غیر کی ذات پر نہیں +

مقدّر۔ وہ حرف ہے کہ عبارت میں نہ ہو اور معنی اس کے لئے جائیں جیسے ابتدا بیکنم مقدّر ہے۔ بنام جہاں دار جان آفریں سے پہلے +

اشباع - دراز کرنا حرکت کا ہے اس طرح کہ ضمّہ کی درازی سے واو اور فتح کی درازی سے الف اور کسرے کی درازی سے یائے تحتانی پیدا ہو۔ جیسے افتادہ - اوفتادہ - اچار

آچار - آتش آتیش ٭

ترخیم - دور کرنا حرف کا ہے کلمے کے آخر سے۔ جیسے ماں مرخّم ہے مانند کا۔ اور گوز مرخّم ہے گوزن کا۔ مرخّم کے معنی ترخیم کیا گیا ٭

باب اوّل

در ذکر الفاظ مفردہ کہ بیان کلمہ و تصریف افعال و معمولات افعال در آن ست

فصل - تعریف کلمہ - کلمہ ایک لفظ ہے با معنی۔ کہ زبان سے آدمی کی نکلے وہ تین قسم ہے - اسم اور **فعل** اور **حرف** - اسم وہ ہے کہ اس کے معنی میں زمانہ نہ پایا جائے - اور اس پہ معنی در۔ اور بر اور برائے کے آسکیں۔ در کے معنی بیچ - بر کے معنی اوپر۔ برائے کے معنی واسطے۔ جیسے باغ اور تخت اور گل - زید در باغ بر تخت برائے گل ٭ **فعل** وہ ہے کہ جس کے معنی میں زمانہ پایا جائے - اور زمانے تین ہیں گذرا ہوا اور موجود اور آئندہ - گزرے ہوئے زمانے کو ماضی کہتے ہیں - اور موجود کو حال - آئندہ کو مستقبل - فعل ماضی پرورد - پالا اس لئے زمانۂ گذشتہ میں - فعل حال **مے پرورد** پالتا ہے وہ زمانۂ حال میں - فعل مستقبل **خواهد پرورد** - پالے گا وہ زمانۂ آئندہ میں **حرف** وہ ہے کہ بغیر اور کلمے کے ملائے اس سے معنی حاصل نہوں جیسے

آز - اور تا - رفتم ازیں جا تا آنجا - گیا میں یہاں سے وہاں تک - آز کا ترجمہ سے
اور تا کا ترجمہ تک ٭ یاد رکھو - کہ اسم تین قسم ہے - ایک جامد - کہ جس سے اور
کوئی کلمہ نہ نکلے - جیسے گل - اور غنچہ - دوسرے مشتق - جو مصدر سے بنایا جائے
جیسا کشندہ - تیسرے مصدر - کہ اس سے اور کلمے نکلتے ہیں ٭ فارسی میں مصدر
کے آخر نون ہوتا ہے بعد ت کے یا د کے - جیسے کشتن - اور پروردن - اور
ہندی میں آخر مصدر کے نا آتا ہے - جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا - اور کشتن کا
ترجمہ مار ڈالنا اور جتنے فعل ہیں - کیا ماضی - اور کیا مضارع - کیا حال کیا مستقبل کیا امر
کیا نہی سب مصدر سے نکلتے ہیں - اور مضارع وہ فعل ہے - کہ حال کے اور مستقبل
کے معنی کو شامل ہو - جیسے کند کرے وہ زمانۂ حال میں - اور زمانۂ مستقبل میں
جب مصدر سب فعلوں کی اصل ٹھیرا - تو اس واسطے پہلے مصدروں کا لکھنا
ضرور ہوا - ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اس کا بھی لکھا جاتا ہے ٭

فصل در بیان مصدر ہائے کثیر الاستعمال یعنی وہ مصدر جو لکھنے پڑھنے میں بہت آتے ہیں

الف

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
آختن	تلوار کھینچنا		آزاریدن	ستانا	آزارد
ارزیدن	بکنا - برابر ہونا	ارزد	آزردن	آزردہ کرنا	آزرد
آرمیدن	آرام پانا	آرمد	آزمودن	آزمانا	آزماید
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد	آسودن	آرام پانا	آساید

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
آسائیدن	آرام پانا	آساید	افگندن	ڈالنا پھینکنا	افگند
آشفتن	پریشان ہونا		آگندن	بھرنا	آگند
آشوبیدن	پریشان کرنا	آشوبد	آلودن	آلودہ ہونا	
آشامیدن	پینا	آشامد	آلائیدن	آلودہ کرنا	آلاید
آغشتن	لتھڑنا		آماسیدن	سوجنا	آماسد
افتادن	گر پڑنا - اتفاق	افتد - اوفتد	آمدن	آنا	آید
اوفتادن	پڑنا		آمرزیدن	گناہ بخشنا	آمرزد
افراختن	بلند کرنا	افرازد	آمودن		
افرازیدن			آمائیدن	بھرنا - سنوارنا	آماید
افروختن	روشن کرنا	افروزد	آمادن		
افروزیدن			آموختن		
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	آموزیدن	سیکھنا - سکھانا	آموزد
افزودن	زیادہ کرنا	افزاید	آمیختن	ملنا - ملانا	آمیزد
	ٹھٹھرنا		آمیزیدن		
افسردن	بجھنا	افسرد	انباردن		
	مرجھانا		انباشتن	پاٹنا	انبارد
افشاندن	جھاڑنا جھڑکنا	افشاند	انجامیدن	انجام ہونا	انجامد
افشردن	نچوڑنا	افشرد	انداختن	ڈالنا	اندازد

مصدر	معنے مصدر	مضارع	مصدر	معنے مصدر	مضارع
اندوختن / اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد	باریدن	برسنا	بارد
اندودن / اندائیدن	لیپنا	انداید	باختن / بازیدن	کھیلنا۔ ہارنا	بازد
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد	بافتن / بافیدن	بننا	بافد
انگاشتن / انگاردن	جاننا	انگارد	بالیدن	بڑھنا	بالد
انگیختن / انگیزیدن	ابھارنا	انگیزد	برآمدن	نکلنا	برآید
			برآوردن	نکالنا	برآورد
آوردن	لانا	آورد	برکردن	روشن کرنا۔ [illegible]	برکند
آوریدن	حملہ کرنا	آورد	برخاستن	اٹھنا	برخیزد
آویختن	لٹکانا۔ لٹکنا	آویزد	برداشتن	اٹھانا	بردارد
آہیختن / آہیزیدن	کھینچنا	آہیزد	بردن	لیجانا	برد
			برشتن	بھوننا	برید
ایستادن	کھڑا ہونا / ٹھیرنا	ایستد	بُریدن	کاٹنا	بُرد
			بخشائیدن / بخشودن	رحم کرنا۔ بخشش کرنا	بخشاید
			بخشیدن	بخشنا۔ دینا	بخشد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
بستن	باندھنا	بندد
بودن	ہونا - رہنا	بود
بوسیدن	چومنا	بوسد
بوئیدن	سونگھنا	بوید
بیختن	چھاننا	بیزد
پ		
پاریدن	اڑنا - پھاڑنا - ٹکڑے ہونا	پارد
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد
پالودن	صاف کرنا	پالاید
پالائیدن		
پالیدن	ڈھونڈھنا	پالد
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پختن	پکانا	پزد
پدرودن	رخصت کرنا	پدرود
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پردازیدن	مشغول ہونا	پردازد
پرداختن	خالی کرنا	
پرستیدن	پوجنا	پرستد
پرسیدن	پوچھنا	پرسد
پریدن	اڑنا	پرد
پژوہیدن	ڈھونڈھنا	پژوہد
پروردن	پالنا	پرورد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پنداشتن	جاننا - بوجھنا	پندارد
پوشیدن	ڈھانپنا - پہننا	پوشد
پوئیدن	دوڑنا	پوید
پیراستن	سنوارنا	پیراید
پیمودن	ناپنا	پیماید
پیچیدن	پھیرنا - لپیٹنا	پیچد
پیوستن	ملنا	پیوندد
پیوندیدن	ملانا	
	جوڑنا	
پیختن	بمعنے پیچیدن	پیزد
ت		
تابیدن	پھیرنا - چمکنا	تابد
تافتن	بٹنا	

مصدر	معنی مصدر	مضارع
تاختن / تازیدن	دوڑنا۔ دوڑانا	تازد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد
تراویدن / ترابیدن	ٹپکنا	تراود
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
ترقیدن	پھٹنا	ترقد
ترنجیدن	گنجھلک پڑنا / آزردہ ہونا	ترنجد
تریدن	کھینچنا	ترد
تفتیدن	تپنا	تفتد
تنیدن	تننا	تند
توانستن	سکنا۔ طاقت رکھنا / ممکن ہونا	تواند
ج		
جستن / جوییدن	ڈھونڈھنا	جوید

مصدر	معنی مصدر	مضارع
جنبیدن	ہلنا	جنبد
جنگیدن	لڑنا	جنگد
جوشیدن	ابلنا	جوشد
جہیدن / جستن	کودنا	جہد
چ		
چخیدن	لڑنا	چخد
چریدن	چرنا	چرد
چسپیدن	چپٹنا	چسپد
چشیدن	چکھنا	چشد
چکیدن	ٹپکنا	چکد
چلیدن	چلنا	چلد
چپیدن	ٹہلنا	چپد
چیدن	چننا	چیند
خ		
خاریدن	کھجلانا	خارد
خاییدن	چبانا	خاید
خراشیدن	چھیلنا	خراشد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد
خریدن	مول لینا	خرد
خزیدن	گھسنا	خزد
خستن	زخمی کرنا / زخمی ہونا	خستد
خاستن	اٹھنا	خیزد
خسپیدن	سونا	خسپد
خفتن / خوابیدن	سونا	خوابد
خلیدن	چبھنا	خلد
خموشیدن	چپ رہنا	خموشد
خمیدن	جھکنا	خمد
خندیدن	ہنسنا	خندد
خواستن	چاہنا	خواہد
خواندن	پڑھنا - بلانا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
خمیدن	ٹیڑھا ہونا	خمد
د		
دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
دانستن	جاننا	داند
درآییدن	آواز کرنا	درآید
درخشیدن	چمکنا	درخشد
درودن	کھیت کاٹنا	درود
دریدن	پھاڑنا	درد
درفشیدن		
درودیدن		
دلیدن	دلنا	دلد
درمیدن	پھونکنا / اگنا - نکلنا	درد
دوختن / دوزیدن	سینا	دوزد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
دوشیدن	دوہنا	دوشد
دویدن	دوڑنا	دود
دیدن	دیکھنا	بیند
ر		
راندن	ہانکنا۔ چلانا	راند
ربودن	لے بھاگنا	رباید
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
رستن / روئیدن	جمنا۔ جانا	روید
رستن / رہیدن	چھوٹنا	رہد
[illegible]	کاتنا	ریسد
رسیدن	پہنچنا	رسد
رفتن	جانا۔ چلنا	رود
رُفتن / روبیدن / رُوفتن	جھاڑو دینا	روبد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
رمیدن	بھاگنا	رمد
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد
رندیدن	رندہ کرنا	رندد
ریختن / ریزیدن	گرانا۔ لنڈھانا	ریزد
ریدن	ہگنا	رید
ریستن	ہگنا	ریسد
ز		
زائیدن / زادن	جننا	زاید
زاریدن	رونا	زارد
زدن	مارنا	زند
زدودن / زدائیدن	کھرچنا	زداید
زہیدن	رسنا۔ بچہ پیدا ہونا	زہد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
زیستن	جینا	زید
ش		

مصدر	معنی مصدر	مضارع
ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژاژد
ژولیدن	بکھرنا	ژولد
س		
ساختن	موافقت کرنا۔ بنانا	سازد
سائیدن / سودن	گھسنا	ساید
سپردن	سونپنا۔ پامال کرنا	سپرد
سپَردن	طے کرنا۔ راہ چلنا	سپرد
سترُدن	مونڈنا چھیلنا	سترد
ستودن / ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید
ستدن / ستیدن	لینا	ستند
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد
سجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجد
سرائیدن / سرودن	گانا	سراید
سرشتن	گوندھنا	سرشد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
سرفیدن	کھانسنا	سرفد
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سفتن	پرونا	سفتد
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
سنجیدن	تولنا	سنجد
سوختن	جلنا۔ جلانا	سوزد
ش		
شاشیدن	موتنا	شاشد
شایستن	لائق ہونا	شاید
شتافتن / شتابیدن	دوڑنا	شتابد
شدن	ہونا	شود
شپیدن / شپلیدن	پچھڑنا	شپد / شپلد
شستن / شوئیدن	دھونا	شوید

مصدر	معنی مصدر	مضارع
شگافتن	پھٹنا - پھاڑنا	شگافد
شکستن	ٹوٹنا - توڑنا	شکند
شگفتن	کھلنا / الف ہونا	شگفد
شکوخیدن	پھسلنا / ٹھوکر کھانا گھوڑے کا	شکوخد
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شمردن	گننا جانتا	شمرد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شمیدن	سونگھنا	شمد
شنودن / شنیدن / شنفتن	سننا / سونگھنا	شنود
شوریدن	شور کرنا	شورد
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیفد - شیبد
ط		
طلبیدن	مانگنا - بلانا	طلبد

مصدر	معنی مصدر	مضارع
غ		
غریدن / غرویدن	شور کرنا	غروید
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
غنودن	اونگھنا	غنود
غژیدن / غژندن	گھٹنوں کے بل چلنا	غژد
ف		
فازیدن	جمائی لینا	فازد
فرسودن / فرسائیدن	گھسنا / پرانا ہونا	فرساید
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فراختن / فراشتن	بلند کرنا	فرازد
فرمودن	فرمانا	فرماید
فروختن	بیچنا - روشن کرنا	فروزد
فروشیدن	بیچنا	فروشد
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند

مصدر	معنے مصدر	مضارع
فرود آمدن	اترنا	فرود آید
فسردن	بمعنے افسردن	فسرد
فشاردن	نچوڑنا	فشارد
فلخیدن / فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد۔ فلخاید
فهمیدن	سمجھنا	فهمد

کاف تازی

مصدر	معنے مصدر	مضارع
کاستن / کاهیدن	گھٹنا	[illegible]اید
کاشتن / کاریدن	بونا	کارد
کافتن / کاویدن	کھودنا	کاود
کردن	کرنا	کند
کشادن / کشودن	کھولنا	کشاید
کشتن	مار ڈالنا	کشد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
کشیدن	کھینچنا	کشد
کفیدن / کفتن	پھٹنا	کفد
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کندن	کھودنا	کند
کندیدن	کھودنا	کندد
کوفتن / کوبیدن	کوٹنا	کوبد

کاف فارسی

مصدر	معنے مصدر	مضارع
گداختن / گدازیدن	گلنا پگھلنا / گلانا۔ پگھلانا	گدازد
گراییدن	میل کرنا	گراید
گرفتن	لینا۔ پکڑنا / گرفت کرنا	گیرد
گرویدن	رغبت کرنا	گرود
گریختن / گریزیدن	بھاگنا	گریزد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
گریستن	رونا	گرید
گرویدن / گشتن	پھرنا / ہونا	گردد
گزاردن	ادا کرنا	بگزارد
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد
گذرانیدن	گزرانا، گزارہ کرنا	بگذراند
گذشتن	گزرنا	گذرد
گزیدن	کاٹنا، ڈنک مارنا	گزد
گزیدن	قبول کرنا	گزیند
گساردن	کھانا غم اور شراب کا	گسارد
گستردن / گستریدن	پھیلانا	گسترد
گسستن / گسلیدن	توڑنا	گسلد
گفتن	کہنا	گوید
گماشتن	متعین کرنا	گمارد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
گماردن	متعین کرنا	گمارد
گنجیدن	سمانا	گنجد
ل		
لرزیدن	کانپنا	لرزد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لوکیدن	گھٹنوں کے بل چلنا	لوکد
لیسیدن	چاٹنا	لیسد
م		
مالیدن	ملنا	مالد
ماندن	رہنا، مشابہ ہونا	ماند
مردن	مرنا	میرد
مکیدن	چوسنا	مکد
میختن / میزیدن	موتنا	میزد
ن		
نازیدن	نازکرنا، فخر کرنا	نازد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
نالیدن	رونا	نالد
ناویدن	غم ہونا / اونگھنا / رونا	ناود
نبشتن / نوشتن	لکھنا	نویسد
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نگاشتن / نگاریدن	لکھنا۔ نقش کرنا	نگارد
نگریستن / نگرستن / نگریدن	دیکھنا	نگرد
نکوہیدن	برا کہنا	نکوہد
نمودن	دکھلانا۔ کرنا / دکھائی دینا	نماید
نواختن / نوازیدن	نوازنا / بجانا	نوازد
نوردیدن / نوشتن	لپیٹنا	نوردد

مصدر	معنے مصدر	مضارع
نوشیدن	پینا	نوشد
نہادن	رکھنا	نہد
نہفتن	چھپانا	نہفتد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
نیوشیدن	سننا	نیوشد

و

مصدر	معنے مصدر	مضارع
ورزیدن	قبول کرنا	ورزد
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد

ہ

مصدر	معنے مصدر	مضارع
ہشتن / ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ہزیدن	دیکھنا۔ رونا	ہزد

ی

مصدر	معنے مصدر	مضارع
یارستن	طاقت رکھنا	یارد
یافتن	پانا	یابد

فائدہ

کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں۔ جیسے طلبیدن اور فہمیدن اور رقصیدن۔ طلبیدن کے معنی مانگنا، بلانا۔ فہمیدن کے معنی سمجھنا۔ رقصیدن کے معنی ناچنا۔ طلب اور فہم اور رقص تینوں لفظ عربی کے ہیں۔ اسی طرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بناتے ہیں۔ جیسے چلیدن کہ چلنے سے بنایا ہے

فائدہ کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے دو کلموں سے۔ جیسے گوش کردن۔ نقش کردن۔ سیر کردن۔ نگاہداشتن۔ امید داشتن اور مانند ان کی۔ اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر اور نہی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب ہوتے ہیں۔ جیسے گوش کرد۔ گوش کند۔ گوش کن۔ گوش مکن انہی قیاس پہ سمجھ لو اوروں کو بھی

فصل تصریف افعال و بنائے آنہا

یعنی گردانیں فعلوں کی اور بنانا فعلوں کا بیان ہوتا ہے

فعل کے معنی کیا ہیں؟ کرنا کسی کام کا۔ اور جو کام ہے اس کا کرنے والا بھی ضرور ہوتا ہے۔ اس کام کے کرنے والے کو فاعل اس فعل کا کہتے ہیں۔ پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے۔ جیسے رفت زید یعنی گیا زید۔ رفت فعل زید اس کا فاعل۔ اگر فعل اور فاعل ملکے بات پوری ہو اور فعل فاعل سے نکل کے اور کسی پر نہ پہنچے اس فعل کو لازم کہتے ہیں۔ جیسے
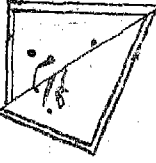
نشست زید۔ یعنی بیٹھا زید۔ نشست فعل۔ زید اُس کا ف
زید پہ تمام ہوا۔ اور اگر فعل اور فاعل ملکے بات پوری
سے تجاوز کرکے اور کسی پہ واقع ہو اُس فعل کو متعدی
زید بکر را۔ یعنی مارا زید نے بکر کو۔ زد فعل متعدی۔ زید اُس کا ف[illegible]۔ اور
بکر مفعول ہے۔ کہ فعل مارنے کا زید سے نکل کے بکر پہ واقع ہوا۔ اور جس فعل کا
فاعل مذکور ہو اُس فعل کو معروف کہتے ہیں۔ اور معلوم بھی کہتے ہیں۔ جیسے کشت زید
عمرو را۔ یعنی مارڈالا زید نے عمرو کو۔ کشت کو فعل معروف کہتے ہیں۔ کیونکہ زید فاعل
اُس کا مذکور ہے۔ اور جس فعل کا فاعل مذکور نہ ہو اُس کو مجہول کہتے ہیں۔ جیسے
کشتہ شد زید۔ یعنی مارڈالا گیا زید۔ کیونکہ مارڈالنے والا زید کا مذکور نہیں۔ اور
زید کو مفعول مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہیں۔ یعنی ایسا مفعول کہ جس کے
فاعل کا نام اور نشان مذکور نہیں ہو اور یاد رہے کہ فعل لازم مجہول نہیں ہوتا۔
اگر فعل معروف یا فعل مجہول کے اوپر نون مفتوح کہ اُس کے معنی نہیں [illegible]
لادیں۔ تو اُس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں۔ جیسے زید عمرو را نہ کشت۔ و زید
کشتہ نشد۔ یعنی زید نے عمرو کو مارا نہیں۔ اور زید مارا نہ گیا۔ اور جس
فعل پہ نون کہ جس کے معنی نہیں ہیں نہ ہو۔ اُس فعل کو مثبت یا اثبات
کہتے ہیں۔ پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے
اثبات معروف۔ جیسے پرورد پالا اُس نے۔ نفی معروف۔ نہ پرورد۔ نہ پالا
اُس نے۔ اثبات مجہول۔ پرورده شد۔ پالا گیا وہ۔ نفی مجہول۔ نہ پرورده
شد۔ نہ پالا گیا وہ۔ اسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پہ ہے۔

جیسے پروردن پالنا - نہ پروردن نہ پالنا - پرورده شدن - پالا جانا - نہ پرورده
شدن - نہ پالا جانا - جیسا مصدر ہوگا ویسا ہی فعل اُس سے بنیگا - اور
فعل چھ ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) حال (۴) مستقبل (۵) امر
(۶) نہی + ماضی کئی قسم پر ہے (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی
بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی شکیہ (۶) ماضی تمنائی (۷) ماضی معطوفہ
اب بنانا ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے ۞

ماضی مطلق بنایا جاتا ہے مصدر سے - جبکہ نون مصدر کے آخر
سے اور حرکت نون کے ماقبل کی دور کی - ماضی مطلق کا صیغہ بنجائیگا -
جیسے پروردن سے پرورد اور نہ پروردن سے نہ پرورد - اور پرورده شدن
سے پرورده شد - اور نہ پرورده شدن سے نہ پرورده شد - اور ماضی مطلق کا
ترجمہ ہندی میں مصدر کے ہندی ترجمے سے حاصل ہوتا ہے - کہ لفظ
نا مصدر کے آخر سے دور کریں - بعد اُس کے دیکھیں - کہ آخر میں الف
ہے یا واو ساکن ہے - ان دونوصورتوں میں لفظ یا آخر میں زیادہ کریں
جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا - خورد کا ترجمہ کھایا - اور شستن کا ترجمہ دھونا
شست کا ترجمہ دھویا - اگر الف یا واو ساکن آخر اُس کے نہیں - بلکہ
کوئی اور حرف ہے - تو چاہئے - کہ فقط الف آخر میں زیادہ کریں - جیسے
پروردن کا ترجمہ پالنا - اور پرورد کا ترجمہ پالا - ہندی میں الف
آخر علامت ماضی کی ہے ۞

مخفی نہ رہے - کہ فارسی میں ماضی کے اوپر بائے موحدہ بھی زیادہ

کرتے ہیں معنی میں اِس بے کو کچھ دخل نہیں۔اگر ماضی کا پہلا حرف مضموم
ہے تو اس بے کو مضموم پڑھنا چاہئے۔جیسے گفت۔بگفت۔اگر اوّل کا حرف ماضی
کا مضموم نہیں۔مفتوح یا مکسور ہے۔تو بے کو مکسور پڑھنا چاہئے۔جیسے ریخت بریخت
رفت۔برفت۔اور اسی طرح سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بنالو جیسے پرورده شدن
سے پرورده شد۔اور نپرورده شدن سے نپرورده شد اور پرورده شدن کا
ترجمہ پالا جانا۔اور پرورده شد کا ترجمہ پالا گیا اور نپرورده شدن کا ترجمہ نپالا جانا
اور نپرورده شد کا ترجمہ نپالا گیا۔اور ہندی میں گیا آخر کلمہ کے علامت مجہول کی ہے +

ماضی قریب اس طرح بناتے ہیں۔کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ دے کے ہائے
مختفی اور لفظ است وغیرہ زیادہ کریں جیسے پرورد سے پرورده است اور ماضی
قریب کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہے زیادہ کریں۔
جیسے پرورده است پالا ہے اُسنے۔نہ پرورده است نہیں پالا ہے اُسنے
پرورده شده است پالا گیا ہے وہ۔نہ پرورده شده است نہیں پالا گیا ہے وہ +

ماضی بعید اگر بنایا چاہو تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دے کے ہائے مختفی
اور لفظ بود زیادہ کرو۔اور اُس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے
کے آخر لفظ تھا لگادو۔جیسے پرورده بود پالا تھا اُسنے۔نپرورده بود نہیں پالا تھا
اُسنے پرورده شده بود پالا گیا تھا وہ نہ پرورده شده بود نہیں پالا گیا تھا وہ +

ماضی استمراری اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے اوّل لفظ مے یا ہمے
لگادو۔اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے سے آخر کا الف یا لفظ یا
دور کرکے لفظ تا تھا لگادو۔جیسے مے پرورد۔ہمے پرورد۔پالتا تھا وہ نے پرورد

نہیں پالتا تھا وہ – پرورده مے شد – مے پرورده شد پالا جاتا تھا وہ
نہ پرورده مے شد – نمے پرورده شد نہیں پالا جاتا تھا وہ

پوشیدہ نہ رہے کہ لفظ مے اور ہمے مجہول میں ہر کلمہ بھی لانا درست ہے – اور شد کے اوپر بھی – جیسے مثال میں گزرا – اور استمراری کے معنی ہمیشہ کے ہیں – ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی ہمیشگی زمانۂ گزشتہ میں دریافت ہوتی ہے – یعنی پالتا تھا وہ ہمیشہ زمانۂ گزشتہ میں اور کبھی ماضی استمراری کے آخر یائے مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں مے پروردے –

ماضی شکیہ – وہ ماضی ہے کہ اس سے کئے ہوئے کام کا شک دریافت ہوتا ہے وہ ماضی اگر بنانا چاہو – تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے تائے حقیقی اور لفظ باشد زیادہ کرو – اور اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہوگا زیادہ کرو – جیسے پرورده باشد پالا ہوگا انتہی – نہ پرورده باشد نہ پالا ہوگا انتہی – پرورده شده باشد – پالا گیا ہوگا وہ – نہ پرورده شده باشد نہ پالا گیا ہوگا وہ

ماضی تمنی – اگر بنایا چاہو – تو ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول زیادہ کرو اور اس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر سے الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا بتائے مثناۃ فوقانی زیادہ کرو – جیسے پروردے پالتا وہ – نہ پروردے نہ پالتا وہ – پرورده شدے پالا جاتا وہ نہ پرورده شدے نہ پالا جاتا وہ – اور جیسے نشستے بیٹھتا وہ – آمدے آتا وہ

پوشیدہ نہ رہے – ماضی تمنی کے معنی ہیں آرزو کے – اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنی کے واقع ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں – جیسے زہے اگر پروردے چہ

شدے۔ زید اگر پالتا گیا ہوتا۔ اگر بعد اگر کے واقع نہ ہو۔ تو ماضی استمراری کے معنیٰ
پائے جائینگے۔ یہ بات محاورے میں ظاہر ہے ؎

ماضی معطوفہ وہ ہے۔ کہ ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکے ہائے مختفی
لگادیں اور بعد اس کے ایک فعل اور ذکر کریں۔ گویا یہ ہائے مختفی واو عطف
کے معنی میں ہے۔ واو عطف کا ترجمہ ہندی میں لفظ اور ہے۔ جیسے پروردہ رفت
ترجمہ اس کا پال کے گیا۔ یعنی پالا اور گیا۔ اس ماضی کی گردان نہیں سوا اس کے اور
ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں۔ **پہلی** گردان اثبات معروف کی۔ **دوسری**
نفی معروف کی **تیسری** اثبات مجہول کی **چوتھی** نفی مجہول کی۔ ہر ایک گردان
میں سوا ماضی تمنّی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہیں **پہلا** صیغہ واحد غائب
کا۔ علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں مگر اس صیغے میں او پوشیدہ
ہے کہ جس کے معنی وہ یا اسنے۔ جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اسنے۔ **دوسرا**
صیغہ جمع غائب کا۔ علامت اس کی ند جیسے پروردند پالا انھوں نے۔ **تیسرا**
صیغہ واحد حاضر کا۔ علامت اس کی **ی** معروف جیسے پروردی پالا تونے
چوتھا صیغہ جمع حاضر کا۔ علامت اس کی ید بیائے مجہول جیسے پروردید
پالا تم نے **پانچواں** صیغہ واحد متکلم کا۔ علامت اس کی م ہے جیسے پروردم
پالا میں نے۔ متکلّم کہتے ہیں بات کرنے والے کو۔ **چھٹا** صیغہ متکلّم مع الغیر کا
متکلّم مع الغیر وہ بات کرنے والا ہے۔ کہ اس کے ساتھ اور کسی کو بھی شریک
ہو۔ علامت اس کی یم بیائے مجہول ہے۔ جیسے پروردیم پالا ہم نے ؎
پوشیدہ نہ رہے۔ کہ یہ کلمے علامتوں کے جب کہ صیغے سے متّصل ہوتے

ہیں۔ اگر صیغے کے آخر ہائے مختفی ہو۔ تو الف کو زائد کرتے ہیں۔ جیسے پروردہ
پروردہ اند۔ پروردۂ۔ پروردہ اید۔ پروردہ ام۔ پروردہ ایم۔ ورنہ نہیں جیسے مذکور ہوا

مخفی نہ رہے کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے۔ کہ اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو۔
اور یٰ علامت واحد حاضر کی اس کے ساتھ لگاویں۔ تو حرف یٰ نہیں لکھتے
ایک ہمزہ ہائے مختفی پر لکھ کے ای پڑھتے ہیں۔ جیسے گزرا۔ اور ماضی تمنّی
کی گردان میں تین صیغے ہیں۔ واحد غائب کا۔ جمع غائب کا۔ واحد متکلّم کا۔

فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے جب لفظ خواہد ماضی مطلق
کے اوپر لاؤگے۔ فعل مستقبل بن جاویگا۔ اور ترجمہ اُس کا بھی ماضی مطلق
کے ترجمے سے بنتا ہے۔ جب کہ اُس کے آخر سے الف کو یائے مجہول سے بدل
کے گا بکاف فارسی زیادہ کرو۔ ترجمہ مستقبل کا ہو جاویگا جیسے پرورد کا
ترجمہ تھا پالا خواہد پرورد کا ترجمہ ہوا پالیگا ؛

پوشیدہ نہ رہے۔ کہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا مسلّم رہتا ہے۔ اور
کلمے علامتوں کے خواہد کی دال دور کر کے آخر کو لگاتے ہیں۔ جیسے خواہد
پرورد۔ خواہند پرورد۔ خواہی پرورد خواہید پرورد۔ خواہم پرورد خواہیم پرورد
ترجمہ ان صیغوں کا گردانوں کی جدول سے معلوم ہوگا۔ اور مبتدی کے یاد
کرنے کے واسطے یہ مقدّمات نظم میں لکھے جاتے ہیں ؛

نظم

فارسی اور ہندی اور تازی میں یار — جو ہے سب فعلوں کی مصدر آشکار
فارسی مصدر کا جانو یہ نشان — آخر اس کے تن ہے یا دن میری جان

مصدر ہندی کا سن لے تو پتا
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا
آخر مصدر سے نون کو تو اٹھا
ماضئ مطلق کا پایا جب کہ ڈھب
آخر اس کے تم لا اے حبیب
یوں لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
ماضی استمراری اب لے تو بنا
یائے مجہول اس کے آخر تو لگا
خواہ اس پر لا کے مستقبل بنا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب
ماضئ مطلق کو اول تو بنا
گر الف یا واو آخر ہو۔ تو یا
ماضئ مطلق سے باقی فعل سب
ہے لگا آخر کو از بہر قریب
ماضئ شکیہ پر ہوگا بڑھا
بعد مطلق بڑھا تھا سو گھٹا
صیغۂ ماضی تمنی یوں بنا

آخر اس کے ہے مقرر لفظ تا
ماضئ مطلق میں دیتا ہوں بتا
نون کے ماقبل کی حرکت ہٹا
پھر اسی سے تو بنا افعال سب
یا فقط تو تاکہ ہو ماضی قریب
شکیہ ہوتی ہے باشد سے پہ یاد
ہے کو اس پر یا تھے اس پہ تو لا
صیغۂ ماضی تمنی کو بنا
اس کو تا بہشت رکھ تو خواہ کو پھرا
بنتے ہیں اب سیکھ لے تو مجھ سے بتا
آخر مصدر سے تا کو تو اڑا
ورنہ آخر کو الف اس کے لگا
بنتے ہیں ہندی میں بھی اسم فعل سب
تھا لگا بہر بعید اے باشیب
ماضی استمراری اب تو یوں بنا
لفظ تا تھا اس کے آخر کو لگا
تھا کو استمراری میں سے تو ہٹا

بہر مستقبل الف سے لے بنا
لیک مجہول۔ اور آخر گا لگا

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرورد	پروردند	پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
ترجمہ	پالا اُس نے	پالا انہوں نے	پالا تو نے	پالا تم نے	پالا میں نے	پالا ہم نے
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نہ پرورد	نہ پروردند	نہ پروردی	نہ پروردید	نہ پروردم	نہ پروردیم
ترجمہ	نہ پالا اس نے	نہ پالا انہوں نے	نہ پالا تو نے	نہ پالا تم نے	نہ پالا میں نے	نہ پالا ہم نے
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	پرورده شد	پرورده شدند	پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
ترجمہ	پالا گیا وہ	پالے گئے وہ	پالا گیا تو	پالے گئے تم	پالا گیا میں	پالے گئے ہم
نفی فعل ماضی مطلق مجہول	نہ پرورده شد	نہ پرورده شدند	نہ پرورده شدی	نہ پرورده شدید	نہ پرورده شدم	نہ پرورده شدیم
ترجمہ	نہ پالا گیا وہ	نہ پالے گئے وہ	نہ پالا گیا تو	نہ پالے گئے تم	نہ پالا گیا میں	نہ پالے گئے ہم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پرورده است	پروردستند	پروردستی	پروردستید	پروردستم	پروردستیم
	پرورده	پرورده اند	پروردهٔ	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
ترجمہ	پالا ہے اس نے	پالا ہے انہوں نے	پالا ہے تو نے	پالا ہے تم نے	پالا ہے میں نے	پالا ہے ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
نفی فعل ماضی قریب معروف	نہ پروردہ است	نہ پروردستند	نہ پروردستی	نہ پروردستید	نہ پروردستم	نہ پروردستیم
	نہ پروردہ	نہ پروردہ اند	نہ پروردۂ	نہ پروردہ اید	نہ پروردہ ام	نہ پروردہ ایم
ترجمہ	نہیں پالا اس نے	نہیں پالا انھوں نے	نہیں پالا تو نے	نہیں پالا تم نے	نہیں پالا میں نے	نہیں پالا ہم نے
اثبات فعل ماضی قریب مجہول	پروردہ شدہ است	پروردہ شدستند	پروردہ شدستی	پروردہ شدستید	پروردہ شدستم	پروردہ شدستیم
	پروردہ شدہ	پروردہ شدہ اند	پروردہ شدۂ	پروردہ شدہ اید	پروردہ شدہ ام	پروردہ شدہ ایم
ترجمہ	پالا گیا ہے وہ	پالے گئے ہیں وہ	پالا گیا ہے تو	پالے گئے ہو تم	پالا گیا ہوں میں	پالے گئے ہیں ہم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نہ پروردہ شدہ است	نہ پروردہ شدستند	نہ پروردہ شدستی	نہ پروردہ شدستید	نہ پروردہ شدستم	نہ پروردہ شدستیم
	نہ پروردہ شدہ	نہ پروردہ شدہ اند	نہ پروردہ شدۂ	نہ پروردہ شدہ اید	نہ پروردہ شدہ ام	نہ پروردہ شدہ ایم
ترجمہ	نہ پالا گیا ہے وہ	نہ پالے گئے ہیں وہ	نہ پالا گیا ہے تو	نہ پالے گئے ہو تم	نہ پالا گیا ہوں میں	نہ پالے گئے ہیں ہم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پروردہ بود	پروردہ بودند	پروردہ بودی	پروردہ بودید	پروردہ بودم	پروردہ بودیم
ترجمہ	پالا تھا اس نے	پالا تھا انھوں نے	پالا تھا تو نے	پالا تھا تم نے	پالا تھا میں نے	پالا تھا ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی بعید معروف	نہ پرورده بود	نہ پرورده بودند	نہ پرورده بودی	نہ پرورده بودید	نہ پرورده بودم	نہ پرورده بودیم
ترجمہ	نہ پالا تھا اس نے	نہ پالا تھا انھوں نے	نہ پالا تھا تو نے	نہ پالا تھا تم نے	نہ پالا تھا میں نے	نہ پالا تھا ہم نے
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	پرورده شده بود	پرورده شده بودند	پرورده شده بودی	پرورده شده بودید	پرورده شده بودم	پرورده شده بودیم
ترجمہ	پالا گیا تھا وہ	پالے گئے تھے وہ	پالا گیا تھا تو	پالے گئے تھے تم	پالا گیا تھا میں	پالے گئے تھے ہم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نہ پرورده شده بود	نہ پرورده شده بودند	نہ پرورده شده بودی	نہ پرورده شده بودید	نہ پرورده شده بودم	نہ پرورده شده بودیم
ترجمہ	نہ پالا گیا تھا وہ	نہ پالے گئے تھے وہ	نہ پالا گیا تھا تو	نہ پالے گئے تھے تم	نہ پالا گیا تھا میں	نہ پالے گئے تھے ہم
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	مے پرورد	مے پروردند	مے پروردی	مے پروردید	مے پروردم	مے پروردیم
	ہمے پرورد	ہمے پروردند	ہمے پروردی	ہمے پروردید	ہمے پروردم	ہمے پروردیم
ترجمہ	پالتا تھا وہ	پالتے تھے وہ	پالتا تھا تو	پالتے تھے تم	پالتا تھا میں	پالتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمے پرورد	نمے پروردند	نمے پروردی	نمے پروردید	نمے پروردم	نمے پروردیم
ترجمہ	نہ پالتا تھا وہ	نہ پالتے تھے وہ	نہ پالتا تھا تو	نہ پالتے تھے تم	نہ پالتا تھا میں	نہ پالتے تھے ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	پروردہ مے شد	پروردہ مے شدند	پروردہ مے شدی	پروردہ مے شدید	پروردہ مے شدم	پروردہ مے شدیم
	مے پروردہ شد	مے پروردہ شدند	مے پروردہ شدی	مے پروردہ شدید	مے پروردہ شدم	مے پروردہ شدیم
ترجمہ	پالا جاتا تھا وہ	پالے جاتے تھے وہ	پالا جاتا تھا تو	پالے جاتے تھے تم	پالا جاتا تھا میں	پالے جاتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	نہ پروردہ مے شد	نہ پروردہ مے شدند	نہ پروردہ مے شدی	نہ پروردہ مے شدید	نہ پروردہ مے شدم	نہ پروردہ مے شدیم
	نمے پروردہ شد	نمے پروردہ شدند	نمے پروردہ شدی	نمے پروردہ شدید	نمے پروردہ شدم	نمے پروردہ شدیم
ترجمہ	نہ پالا جاتا تھا وہ	نہ پالے جاتے تھے وہ	نہ پالا جاتا تھا تو	نہ پالے جاتے تھے تم	نہ پالا جاتا تھا میں	نہ پالے جاتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی شکیہ معروف	پروردہ باشد	پروردہ باشند	پروردہ باشی	پروردہ باشید	پروردہ باشم	پروردہ باشیم
ترجمہ	پالا ہوگا اُس نے	پالا ہوگا انہوں نے	پالا ہوگا تو نے	پالا ہوگا تم نے	پالا ہوگا میں نے	پالا ہوگا ہم نے
نفی فعل ماضی شکیہ معروف	نہ پروردہ باشد	نہ پروردہ باشند	نہ پروردہ باشی	نہ پروردہ باشید	نہ پروردہ باشم	نہ پروردہ باشیم
ترجمہ	نہ پالا ہوگا اُس نے	نہ پالا ہوگا انہوں نے	نہ پالا ہوگا تو نے	نہ پالا ہوگا تم نے	نہ پالا ہوگا میں نے	نہ پالا ہوگا ہم نے
اثبات فعل ماضی شکیہ مجہول	پروردہ شدہ باشد	پروردہ شدہ باشند	پروردہ شدہ باشی	پروردہ شدہ باشید	پروردہ شدہ باشم	پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	پالا گیا ہوگا وہ	پالے گئے ہونگے وہ	پالا گیا ہوگا تو	پالے گئے ہوگے تم	پالا گیا ہونگا میں	پالے گئے ہونگے ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی شکیہ مجہول	نہ پرورده شده باشد	نہ پرورده شده باشند	نہ پرورده شده باشی	نہ پرورده شده باشید	نہ پرورده شده باشم	نہ پرورده شده باشیم
ترجمہ	نہ پالا گیا ہوگا وہ	نہ پالے گئے ہونگے وہ	نہ پالا گیا ہوگا تو	نہ پالے گئے ہوگے تم	نہ پالا گیا ہونگا میں	نہ پالے گئے ہونگے ہم
اثبات فعل ماضی تمنی معروف	پروردے	پروردندے			پروردمے	
ترجمہ	پالتا وہ	پالتے وہ			پالتا میں	
نفی فعل ماضی تمنی معروف	نہ پروردے	نہ پروردندے			نہ پروردمے	
ترجمہ	نہ پالتا وہ	نہ پالتے وہ			نہ پالتا میں	
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	پرورده شدے	پرورده شدندے			پرورده شدمے	
ترجمہ	پالا جاتا وہ	پالے جاتے وہ			پالا جاتا میں	
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	نہ پرورده شدے	نہ پرورده شدندے			نہ پرورده شدمے	
	پرورده نہ شدے	پرورده نہ شدندے			پرورده نہ شدمے	
ترجمہ	نہ پالا جاتا وہ	نہ پالے جاتے وہ			نہ پالا جاتا میں	

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد	خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
ترجمہ	پالیگا وہ	پالینگے وہ	پالیگا تو	پالوگے تم	پالونگا میں	پالینگے ہم
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد	نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
ترجمہ	نہ پالیگا وہ	نہ پالینگے وہ	نہ پالیگا تو	نہ پالوگے تم	نہ پالونگا میں	نہ پالینگے ہم
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرورده خواہد شد	پرورده خواہند شد	پرورده خواہی شد	پرورده خواہید شد	پرورده خواہم شد	پرورده خواہیم شد
ترجمہ	پالا جائیگا وہ	پالے جائینگے وہ	پالا جائیگا تو	پالے جاؤگے تم	پالا جاؤنگا میں	پالے جائینگے ہم
نفی فعل مستقبل مجہول	نہ پرورده خواہد شد	نہ پرورده خواہند شد	نہ پرورده خواہی شد	نہ پرورده خواہید شد	نہ پرورده خواہم شد	نہ پرورده خواہیم شد
ترجمہ	نہ پالا جائیگا وہ	نہ پالے جائینگے وہ	نہ پالا جائیگا تو	نہ پالے جاؤگے تم	نہ پالا جاؤنگا میں	نہ پالے جائینگے ہم

مضارع بنتا ہے ماضی مطلق سے۔ اثبات سے اثبات بنتا ہے۔ اور نفی سے نفی۔ اور معروف سے معروف۔ اور مجہول سے مجہول۔ اسطرح سے کہ ماضی مطلق کے آخر کا حرف دور کرکے جونسا صیغہ مضارع کا بنانا ہو اُس صیغے کی علامت آخر کو لگائیں۔ اور جب علامت کے سرے پہ یاے تحتانی ہو اُس کے ماقبل کو کسرہ دیں اور جب علامت کے سرے پہ یاے تحتانی نہو اس کا ماقبل مفتوح کریں۔ حروف علامت کے اور مقام فتحہ کا اور کسرے کا اِس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے

حروف علامت آخر مضارع	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
	د	ند	ی	ید	م	یم
	دال مہملہ ساکن	نون ساکن ودال مہملہ موقوف	یاے تحتانی معروف	یاے مجہول ودال موقوف	میم ساکن	یاے مجہول ومیم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال پروریدن	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مضارع بناتے ہیں تو ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف اِن گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ کہ جمع ہیں وہ حرف اس ترکیب میں شفرفم ازبخش وسے۔ اور وہ حرف مضارع میں ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے اور کبھی دو حرفوں سے بدل ہوتا ہے۔ اور کبھی اِس کے بعد ایک اور حرف

زیادہ کرتے ہیں جیسے چید سے چیند - اور کبھی اُسی حرف کو حرکت دیکر مسلّم رکھتے ہیں - اور کبھی حذف کرتے ہیں - اس بدل کرنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلّم رکھنے کا اور حذف کرنے کا قاعدہ کلیّہ نہیں - اسی سبب سے مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے اور سوائے اس کے بعض مصدروں کا مضارع آتا ہی نہیں - واسطے آسانی کے ہرایک مصدر کے ساتھ جس کا مضارع آتا ہے مضارع اس کا بھی لکھدیا ہے - اور ان حرفوں کے بدل ہونے اور دیگر تغیّرات کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے -

حرف ماقبل آخر ماضی	بدل حرف مذکور در مضارع و دیگر تغیّرات	صیغۂ ماضی	صیغۂ مضارع
خ معجمہ	ز معجمہ	افروخت - سوخت	افروزد سوزد
	س مہملہ	شناخت	شناسد
	ش معجمہ	فروخت	فروشد
ش معجمہ	ر مہملہ	کاشت - گماشت	کارد - گمارد
	ر مہملہ و د مہملہ	گشت	گردد
	س مہملہ و ی	نوشت	نویسد
	ل	ہشت	ہلد
	م بعد تحریک	کشت	کشد
ف	ب موحّدہ	کوفت	کوبد

حرف ماقبل آخر ماضی	بدل حرف مذکور در مضارع و دیگر تغیرات	صیغۂ ماضی	صیغۂ مضارع
ف	ی مع قلب مکانی	گرفت	گیرد
	و	رفت	رود
	و و ب موحدہ	رفت	روبد
	د و ی	گفت	گوید
	س و پ	خفت	خسپد
واو	آ و ی	فرمود	فرماید
	مسلم بعد تحریک	بود	بود
	آ و ش معجمہ	بود	باشد
ا	ہ	داد	دہد
	محذوف	نہاد - فتاد	نہد - فتد
ر مہملہ	ن	کرد	کند
	مسلم بعد تحریک	برد - خورد	برد - خورد
م	ی	آمد	آید
س مہملہ	ہ	رست	رہد
	و و ی	شست	شوید
	یاے تحتانی	آراست	آراید
	ن	شکست	شکند
	ن و د مہملہ	بست - پیوست	بندد - پیوندد

حرف ماقبل آخر ماضی	بدل حرف مذکور در مضارع و دیگر تغیّرات	صیغۂ ماضی	صیغۂ مضارع
س	زؔ معجمہ	برخاست	برخیزد
	ل	گسست	گسلد
ز معجمہ	زیادتئے نون	زد	زند
ن	مسلّم بعد تحریک	راند	راند
ی	مسلّم بعد تحریک	رید	ریَد
	محذوف	کشید	کشد

جو ماضی دو حرفی ہو اس کے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں - جیسے زد کا مضارع زند ہے - اور شد کا مضارع شود. شد اصل میں شود بواو معروف تھا. مضارع اصل سے بنایا شود ہؤا اسی قیاس پہ پرورده شود ماضی مجہول تھا. مضارع مجہول ہؤا پرورده شود اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے سے حاصل ہوتا ہے. جب کہ ماضی معروف کے ترجمے کے آخر سے الف دور کرکے یائے مجہول لگائیں ترجمہ مضارع معروف کا ہوجائیگا. جیسے پرورد ماضی کا ترجمہ پالا. پرورد مضارع کا ترجمہ پالے اور مضارع مجہول کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق مجہول کے ترجمے کے آخر بجائے لفظ گیا کے جاوے ملادو. جیسے پرورده شد ماضی مجہول کا ترجمہ پالا گیا پرورده شود مضارع مجہول کا ترجمہ پالا جاوے ؛

پوشیده نرہے. کہ فارسی میں دال ساکن آخر میں اور ماقبل اس کا

مفتوح اور ہندی میں بائے مجہول آخر میں علامت مضارع کی ہے جس طرح
سے بائے موحدہ زائد ماضی پر آتی ہے اُسی طرح اور انہی حرکتوں سے مضارع
پر بھی آتی ہے - جیسے بپرورد - بچمند - بگوید

فعل حال بنایا چاہو تو فعل مضارع کے اوپر لفظ مے یا ہمے زیادہ کرو
اور مجہول میں لفظ مے شود کے اوپر لاؤ - جیسے مے پرورد فعل حال معروف
ہے اور پرورده مے شود فعل حال مجہول ہے - اور ترجمہ فعل حال کا مضارع
کے ترجمے سے بنتا ہے - کہ آخر سے بائے مجہول دور کرکے لفظ تا ہے زیادہ
کریں اور فارسی میں لفظ مے ہمے مضارع کے اوپر - اور ہندی میں تا ہے
آخر علامت حال کی ہے -

امر حاضر - مضارع حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے
سے بنتا ہے - جب کہ مضارع حاضر سے اور اُس کے ترجمے سے آخر کا حرف -
اور اُس کے ماقبل کی حرکت دور کروگے امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنجائیگا -
جیسے پروری اور بپروری سے پرور اور بپرور اور ترجمہ اُس کا پالے تو سے
پال تو اسی طرح سے زنی اور بزنی سے زن بزن - اور گوئی بگوئی سے
گو بگو - اور کبھی لفظ در اور بر اور مے بھی امر حاضر معروف کے اوپر لاتے
ہیں - اور کہتے ہیں درساز برافگن - مے افگن - لیکن اس در اور بر اور مے
کو معنی میں کچھ دخل نہیں - افگن اور برافگن کے معنی ایک ہیں - امر حاضر
مجہول پرورده شو کہ بنا ہے پرورده شوی مضارع مجہول سے ترجمہ اُس کا ہے پالا جا تو

نہی حاضر - بنایا چاہو تو امر حاضر کے اوپر میم مفتوح نہی کا لگا دو اور نہی حاضر

مجہول میں لفظ شو کے اوپر جیسے پرورد اور پرورده شو کہ اصل میں پرورد اور پرورده شو تھا۔ اور ان کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے اوپر (نَ) مفتوح لگا دینا چاہیے۔ جیسے پال سے نہ پال۔ اور پالا جا سے نہ پالا جا۔

امر غائب بعینہ اثبات فعل مضارع غائب ہے۔

نہی غائب بعینہ نفی فعل مضارع غائب ہے۔ کیا معروف۔ کیا مجہول۔

بنتے وقت امر غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ ان لفظوں سے لاتے ہیں۔ وہ لفظ یہ ہیں گو کہ۔ باید کہ۔ لازم کہ۔ مناسب کہ۔ اور مانند ان کی۔

جداول گردان ہائے فعل مضارع و فعل حال و امر و نہی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل مضارع معروف	پرورد بپرورد	پرورند بپرورند	پروری بپروری	پرورید بپرورید	پرورم بپرورم	پروریم بپروریم
ترجمہ	پالے وہ	پالیں وہ	پالے تو	پالو تم	پالوں میں	پالیں ہم
نفی فعل مضارع معروف	نہ پرورد	نہ پرورند	نہ پروری	نہ پرورید	نہ پرورم	نہ پروریم
ترجمہ	نہ پالے وہ	نہ پالیں وہ	نہ پالے تو	نہ پالو تم	نہ پالوں میں	نہ پالیں ہم
اثبات فعل مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	پالا جائے وہ	پالے جائیں وہ	پالا جائے تو	پالے جاؤ تم	پالا جاؤں میں	پالے جائیں ہم
نفی فعل مضارع مجہول	نہ پرورده شود پرورده نشود	نہ پرورده شوند	نہ پرورده شوی	نہ پرورده شوید	نہ پرورده شوم	نہ پرورده شویم
	نہ پالا جائے وہ	نہ پالے جائیں وہ	نہ پالا جائے تو	نہ پالے جاؤ تم	نہ پالا جاؤں میں	نہ پالے جائیں ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل حال معروف	مے پرورد ہمے پرورد	مے پرورند ہمے پرورند	مے پروری ہمے پروری	مے پرورید ہمے پرورید	مے پرورم ہمے پرورم	مے پروریم ہمے پروریم
ترجمہ	پالتا ہے وہ	پالتے ہیں وہ	پالتا ہے تو	پالتے ہو تم	پالتا ہوں میں	پالتے ہیں ہم
نفی فعل حال معروف	نے پرورد	نے پرورند	نے پروری	نے پرورید	نے پرورم	نے پروریم
ترجمہ	نہیں پالتا ہے وہ	نہیں پالتے ہیں وہ	نہیں پالتا ہے تو	نہیں پالتے ہو تم	نہیں پالتا ہوں میں	نہیں پالتے ہیں ہم
اثبات فعل حال مجہول	پرورده مے شود	پرورده مے شوند	پرورده مے شوی	پرورده مے شوید	پرورده مے شوم	پرورده مے شویم
ترجمہ	پالا جاتا ہے وہ	پالے جاتے ہیں وہ	پالا جاتا ہے تو	پالے جاتے ہو تم	پالا جاتا ہوں میں	پالے جاتے ہیں ہم
نفی فعل حال مجہول	پرورده نے شود	پرورده نے شوند	پرورده نے شوی	پرورده نے شوید	پرورده نے شوم	پرورده نے شویم
ترجمہ	نہیں پالا جاتا ہے وہ	نہیں پالے جاتے ہیں وہ	نہیں پالا جاتا ہے تو	نہیں پالے جاتے ہو تم	نہیں پالا جاتا ہوں میں	نہیں پالے جاتے ہیں ہم

اسم گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف	پرور - بپرور	پرورید - بپرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالوں میں	چاہیے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جائے وہ	چاہیے کہ پالے جائیں وہ	چاہیے کہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ پالے جائیں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
ترجمہ	نہ پال تو	نہ پالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پرورده مشو	پرورده مشوید		
ترجمہ	نہ پالا جا تو	نہ پالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نپرورد	باید کہ نہ پرورند	باید کہ نہ پرورم	باید کہ نہ پروریم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالے وہ	چاہیے کہ نہ پالیں وہ	چاہیے کہ نہ پالوں میں	چاہیے کہ نہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نہ پرورده شود	باید کہ نہ پرورده شوند	باید کہ نہ پرورده شوم	باید کہ نہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جائے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جائیں وہ	چاہیے کہ نہ پالا جاؤں میں	چاہیے کہ نہ پالے جائیں ہم

امر استمراری ماضی شکیہ سے بنتا ہے جس طرح کہ وہ امر مضارع سے بنا۔
اس امر کو بھی اسی طرح ماضی شکیہ سے بناؤ۔ ماضی شکیہ حاضر کا صیغہ
تھا پرورده باشی امر حاضر استمراری ہؤا پرورده باش۔ اور اس کے
ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے آخر لفظ تا رہ لگاؤ۔ جیسے امر تھا پرور
اور اسکا ترجمہ پال تو۔ امر استمراری کا ترجمہ ہؤا پالتا رہ تو۔

نہی استمراری کے بنانے کے واسطے امر استمراری کے باش کے اوپر
میم نہی کا مفتوح لگاؤ۔ جیسے پرورده مباش اس کا ترجمہ نہ پالتا رہ تو۔

پوشیدہ نرہے ۔ کہ کبھی امر استمراری کے اوپر لفظ مے بھی آتا ہے جیسے مے پرورده باش

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر	پرورده باش	پرورده باشید		
معروف استمراری	مے پرورده باش	مے پرورده باشید		
ترجمہ	پالتا رہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پرورده شده باش	پرورده شده باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید کہ پرورده باشد	باید کہ پرورده باشند	باید کہ پرورده باشم	باید کہ پرورده باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ پالتے رہیں ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر غائب مجہول استمراری	باید کہ پرورده شده باشد	باید کہ پرورده شده باشند	باید کہ پرورده شده باشم	باید کہ پرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیئے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیئے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیئے کہ پالے جاتے رہیں ہم
نہی حاضر معروف استمراری	پرورده مباش	پرورده مباشید		
ترجمہ	نہ پالتا رہ تو	نہ پالتے رہو تم		
نہی حاضر مجہول استمراری	پرورده شده مباش	پرورده شده مباشید		
ترجمہ	نہ پالا جاتا رہ تو	نہ پالے جاتے رہو تم		
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نہ پرورده باشد	باید کہ نہ پرورده باشند	باید کہ نہ پرورده باشم	باید کہ نہ پرورده باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ نہ پالتا رہے وہ	چاہیئے کہ نہ پالتے رہیں وہ	چاہیئے کہ نہ پالتا رہوں میں	چاہیئے کہ نہ پالتے رہیں ہم
نہی غائب مجہول استمراری	باید کہ نہ پرورده شده باشد	باید کہ نہ پرورده شده باشند	باید کہ نہ پرورده شده باشم	باید کہ نہ پرورده شده باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ نہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیئے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیئے کہ نہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیئے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم

اسم فاعل بنانا چاہو تو امر حاضر معروف کے آخر کسرہ دیکے نْدَہ بہ نون ساکن زیادہ کرو۔ جیسے امر حاضر معروف تھا پرور۔ اسم فاعل ہوا پرورندہ اس کو

ترجمے کے واسطے مصدر کے ترجمے کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کر کے
لفظ والا اسکے بعد لاؤ۔ جیسے پروردن مصدر کا ترجمہ ہے پالنا۔ پرورندہ
اسم فاعل کا ترجمہ ہوا پالنے والا۔ اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو تو
آخر کی ہائے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا
بعد اُس کے زیادہ کرو۔ اور اُس کے ترجمے کے واسطے واحد کے ترجمے
کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کرو۔ جیسے پرورندہ۔ پالنے والا۔
پرورندگاں یا پرورندہا۔ پالنے والے

اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر ہائے مختفی زیادہ
کرو۔ اور اُس کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ
ہوا لگا دو۔ اگر اسم مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کی ہائے مختفی کاف
فارسی سے بدل کر کے الف اور نون جمع کا آخر کو زیادہ کرو۔ اور جمع کے ترجمے
کے واسطے واحد کے ترجمے کے دونو کلموں کے آخر جو الف ہے اسکو یائے
مجہول سے بدل ڈالو۔ جیسے پرورده پالا ہوا۔ پروردگاں۔ پالے ہوئے ٭
پوشیدہ نہ رہے کہ عربی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں آتا۔ مگر فارسی
میں لازم کا اسم مفعول آتا ہے۔ جیسے۔ رفتہ۔ گیا ہوا۔ رفتگاں۔ گئے ہوئے ٭

اسم تفضیل صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ کہ آخر اُس کے لفظ تر ہوتا ہے۔ اور
ترجمہ اُس کا بھی ترجمہ اسم فاعل کا ہے۔ کہ اُس کے اوپر لفظ زیادہ زیادہ
کرتے ہیں۔ جیسے پرورندہ تر۔ زیادہ پالنے والا۔ اور اُس کی جمع کے واسطے آخر
کو الف اور نون زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پرورندہ تراں۔ زیادہ پالنے والے

اسم ظرف - صیغہ مصدر کا ہے - کہ آخر اس کے گاہ بکاف فارسی زیادہ ہے
اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہے - جیسے پروردن گاہ - پالنے کی جگہ
اور پالنے کا وقت

اسم حال صیغہ امر کا ہے - کہ اس کے آخر الف اور نون ہے اور اس کا
ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہے - کہ آخر اس کے تا ہوا ہے - جیسے پروراں پالتا ہوا -

فصل در شناختن فعل لازم و متعدی - و متعدی کردن لازم - و متعدی المتعدی کردن متعدی

یاد رکھو - کہ آوردن اور بردن اور ربودن یہ تینوں مصدر اور ان تینوں
کے افعال متعدی ہیں - اور سوا ان تینوں کے جس مصدر کے ماضی مطلق
کے ترجمے میں لفظ نے آوے اس مصدر کو اور اس کے افعال کو متعدی جانو
جیسے زد زید - مارا زید نے - پرورد عمرو - پالا عمرو نے - پس زدن اور پروردن
اور ان کے افعال متعدی ہیں - کہ ان کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے
آیا - اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہ آوے اس مصدر کو اور
اس کے افعال کو لازم سمجھو - جیسے رفت زید - گیا زید - خفت عمرو - سویا
عمرو - پس رفتن اور خفتن لازم ہیں - کہ ان کے ماضی مطلق کے ترجمے
میں لفظ نے نہیں آیا

فائدہ - فعل متعدی فاعل اور مفعول دونو کو چاہتا ہے - کس واسطے -
کہ جب تک فعل متعدی کے فاعل اور مفعول نہ ہوں - تو بات پوری نہیں -

ہوتی۔ جیسے زد زید عمرو را۔ مارا زید نے عمرو کو۔ زد فعل متعدی۔ زید اُس کا فاعل ہے
اور عمرو مفعول ہے۔ فعل متعدی کے فاعل اور مفعول جو مذکور ہوئے۔ تو
بات پوری ہوئی۔ اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا ہے۔ مفعول کو نہیں چاہتا
ہے۔ کس واسطے کہ فعل لازم کے ساتھ جو فاعل اُس کا مذکور کرتے ہیں
تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے رفت زید۔ گیا زید۔ رفت فعل لازم۔ زید
اس کا فاعل۔ فعل لازم فاعل کے ساتھ ملا تو بات پوری ہوئی۔ اگر مصدر
لازم کو متعدی بنایا چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فتحہ دیکے الف
اور نون غنہ یا الف اور نون اور یاے معروف زیادہ کرکے دن علامت مصدر
کی لگا دو۔ مصدر متعدی ہو جائیگا۔ اور اُس کے سب فعل متعدی ہونگے۔ جیسے
ترسیدن مصدر لازم تھا اور اس کا امر حاضر معروف ترس اس کے آخر الف اور نون
غنہ اور لفظ دن زیادہ کیا ترساندن ہوا۔ اگر الف اور نون کے بعد یاے معروف
بھی ملائے۔ تو ترسانیدن ہوا۔ پس ترساندن اور ترسانیدن دونو مصدر
متعدی ہیں۔ اور متعدی مصدر کا ترجمہ اس کے لازم مصدر کے امر کے ترجمے
سے بنتا ہے اسطرح سے کہ آخر اُس کے الف اور لفظ نا۔ کہ علامت مصدر کی ہے۔ زیادہ
کرو جیسے ترس کا ترجمہ ڈر تھا۔ ترساندن اور ترسانیدن کا ترجمہ ڈرانا ہوا۔ اور
اگر لازم امر کے آخر حرف علت کا ہو۔ یعنی الف یا واو یا یاے تحتانی ہو۔ اُس کو
لام سے یا واو مفتوح سے بدلنا چاہئے۔ جیسے سرائیدن کا ترجمہ گانا۔
سرایانیدن کا ترجمہ گوانا۔ کاف فارسی کے بعد کا الف واو سے بدل ہوا۔
شستن کا ترجمہ دھونا۔ شویاندن اور شویانیدن کا ترجمہ دھلانا۔ واو لام

سے بدل ہوا۔ اور دوختن اور دوزیدن کا ترجمہ سینا۔ دوزاندن اور دوزانیدن
کا ترجمہ سلانا۔ یہاں پائے تحتانی لام سے بدل ہوئی۔ ہندی زبان والے
موافق اپنے محاورے کے قیاس کریں

فصل در شناختن فاعل ہر فعل۔ کہ در عبارت واقع شود

صیغہ واحد حاضر کا۔ اور جمع حاضر کا۔ اور واحد متکلم کا۔ اور متکلم مع الغیر کا فعل
با فاعل ہے۔ کہ انکا فاعل انکے ساتھ ہے۔ حاضر کے دونو صیغوں کا
فاعل مخاطب ہے۔ جیسے کردی۔ کیا تو نے۔ کردید کیا تم نے۔ لفظ تو اور تم فاعل ہے۔ اور
متکلم کے دونو صیغوں کا فاعل بات کرنے والا ہے۔ جیسے کردم۔ کیا میں نے
کردیم۔ کیا ہم نے۔ لفظ میں اور ہم فاعل ہے ان چاروں صیغوں کا۔ تو فاعل
معلوم ہوا۔ اب غائب کے دونو صیغوں کا فاعل معلوم کیا چاہیے۔ ان دونو
صیغوں میں سے جسکا فاعل معلوم کیا چاہو اس صیغے کے ترجمے کے ساتھ
لفظ کون یا کس نے ان دونو لفظوں میں سے جونسا لفظ محاورہ ہندی
میں ٹھیک ہوتا ہو ملاؤ۔ جونسا لفظ عبارت میں اسکا جواب ہو سکے اُس
لفظ کو فاعل اُس فعل کا جانو۔ جیسے رفت زید۔ گیا زید۔ جب ہم نے کہا
کون گیا ہے؟ یہی کہو گے۔ کہ زید۔ پس زید فاعل ہے رفت کا۔ اسی طرح سے
زد زید۔ مارا زید نے۔ جب ہم نے کہا کہ کس نے مارا؟ یہی جواب دوگے کہ
زید نے۔ پس زید فاعل ہے زد کا۔ از بسکہ فاعل کا ہونا ضرور ہے۔ جہاں
کہیں فاعل لفظ میں ظاہر نہو۔ ضمیر واحد غائب کی کہ ماضی کے صیغہ واحد

غائب میں پوشیدہ ہے۔ اور وہ لفظ او ہے۔ کہ جسکا ترجمہ وہ یا اُس نے ہے وہی ضمیر فاعل ہوگی۔ صیغۂ واحد غائب میں اور صیغۂ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی۔ کہ لفظ اند ہے کہ ترجمہ اُسکا وہ یا انہوں نے ہے۔ اُسی ضمیر کو صیغۂ جمع غائب کا فاعل کہینگے۔ جیسے رفت۔ گیا وہ۔ لفظ وہ فاعل ہے رفت کا۔ اور جیسے رفتند۔ گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے رفتند کا۔ واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہیں۔ مگر جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند۔ کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود۔ یعنی لائے ہیں خبر لانے والے۔ کہ سپاہ دشمن کی بے قیاس تھی۔ آوردہ اند کا فاعل خبر لانے والے ہیں عبارت سے محذوف۔ اور جیسے اختیار بدست من نداده اند۔ یعنی اختیار میرے ہاتھ میں نہیں دیا ہے قضا و قدر نے۔ نداده اند کا فاعل قضا و قدر محذوف ہے

پوشیدہ نہ ہے۔ کہ ضمیر جسکی طرف پھرتی ہے اُسکو مرجع اس ضمیر کا کہتے ہیں۔ جیسے آمد زید و نشست یعنی آیا زید اور بیٹھا۔ نشست میں ضمیر ہے کہ پھرتی ہے زید کی طرف زید مرجع ہے اس ضمیر کا۔ اور سنو جس طرح فعل معروف کا فاعل پہچاننا معلوم کیا تم نے۔ اسی طرح سے فعل مجہول سکا مفعول مالم یسم فاعلہ کون سے لفظ کے ساتھ معلوم کرو جیسے کشتہ شد زید۔ مارا گیا زید۔ جب پوچھو گے کون مارا گیا؟ تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے کشتہ شد فعل مجہول کا۔ اور یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہیں ہوتا بلکہ جو اسم کہ اسکے اوپر حرف لگا ہو وہ اسم

بھی فاعل نہیں ہوتا - اور کبھی فاعل مرکّب بھی ہوتا ہے - جیسے رفت پدر زید
فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکّب - اسی طرح سے رفت غلام پدر
زید ۔

فصل در شناختن مفعول ہر فعل متعدّی کہ در عبارت واقع شود

اگر چاہو - کہ فعل متعدّی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو - تو اُس فعل کے
ہندی ترجمے کے ساتھ لفظ کیا یا کس کو ان دونو لفظوں میں سے جونسا لفظ موافق
محاورے ہندی کے درست ہوتا ہو اُس لفظ کو ملاؤ - جونسا کلمہ اس کا جواب
ہو سکے وہی کلمہ مفعول اُس فعل کا ہے - جیسے خورد زید طعام - کھایا زید نے
طعام - جب کہو گے کیا کھایا زید نے ؟ تو جواب اس کا طعام ہوگا - پس طعام
مفعول ہے خورد کا - اور زید فاعل ہے - اور جیسے زد زید بکر را - مارا زید
نے بکر کو - جب کہو گے - کس کو مارا زید نے ؟ تو جواب یہی ہوگا بکر کو - پس بکر
مفعول ہے زد کا - اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زید فاعل ہے زد
کا اور اس مفعول کو عربی میں مفعول بہ کہتے ہیں - کہ فعل اُس پہ واقع
ہوتا ہے جیسے اس مثال میں مار بکر پہ واقع ہوئی - اور لفظ را نشان مفعول
کا کبھی لاتے ہیں - کبھی نہیں لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو - تو اکثر لاتے ہیں
مثال اسکی آگے گزری - اور بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں - پہلے مفعول
کو مفعول بہ کہتے ہیں - دوسرے مفعول کو مفعول ثانی - اور ثانی کے معنی دوسرا
ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں - دانستن - یافتن - انگاشتن - نگریستن - دادن -

بخشیدن - گردانیدن - اور مرادف ان کے - اور کبھی کردن اور ساختن بھی
گردانیدن کے معنی میں آتے ہیں - اُس وقت اُن کے بھی دو مفعول ہوتے
ہیں - جیسے دانستم زید را دانا - دانستم فعل با فاعل - زید مفعول بہ - دانا مفعول
ثانی - اسی طرح سے انگاشتم زید را دانا - اور گردانیدم زید را دانا - اور ساختم
زید را دانا اور کردم زید را دانا - اور کبھی مفعول ثانی ان کا بھی نہیں ہوتا -
جیسے اورا بخشیدم - بخشیدم فعل با فاعل - او مفعول بہ - را نشان مفعول کا
یہ بھی یاد رہے - کہ گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں -
پہلا مفعول مفعول بہ کہلاتا ہے - اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں - مقولہ اکثر جملہ
ہوتا ہے - یعنی پوری بات - جیسے ع گفتمش درچشم بنشیں - گفت منشینش
رقیب - کہا میں نے اسکو آنکھ میں بیٹھ - کہا رقیب نے اسکو نہ بیٹھ - گفتم فعل
با فاعل - ضمیر شں مفعول بہ - درچشم بنشیں جملہ ہے مقولہ گفتم کا - اسی طرح سے
گفت فعل - رقیب اس کا فاعل - دوسرا شں مفعول بہ گفت کا منشیں مقولہ ہے
دوسرے گفت کا - اور کبھی اس کا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے - جیسے
ع فلک گفت احسنت - مہ گفت زہ - فلک فاعل پہلے گفت کا اور مہ
فاعل ہے دوسرے گفت کا - احسنت مقولہ ہے پہلے گفت کا - زہ مقولہ ہے
دوسرے گفت کا اور جسکو فلک و مہ نے کہا وہ محذوف ہے - اور کبھی مقولہ
اسم مفرد بھی ہوتا ہے - جیسے ثنا گفتم - ثنا اسم مفرد ہے مقولہ گفتم کا - اور
کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات - جیسے مے خواہم ترا بہ بینم
مے خواہم فعل با فاعل - ترا بہ بینم پوری بات ہے مفعول بہ مے خواہم کا

پوشیدہ نہ رہے کہ ترا بہ بینم مصدر کے معنی میں ہے۔ یعنی مے خواہم دیدن تو

مخفی نہ رہے۔ کہ سوا اس مفعول کے اور مفعول بھی ہیں۔ مفعول فیہ اور مفعول معہ اور مفعول لہ اور مفعول مطلق۔ پیشتر عرض کر چکا ہوں۔ کہ فعل کرنا ایک کام کا ہے۔ وہ کام جس مکان میں یا جس وقت میں کیا جائے۔ اُس مکان کو اور اُس وقت کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔ اور اُسی کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ وقت کو ظرف زمان۔ اور مکان کو ظرف مکاں کہتے ہیں۔ اور مفعول فیہ کے اوپر در اور بر اور بائے موحدہ بمعنی در اور بر کے اکثر لاتے ہیں۔ جیسے خفتم بر تخت در شب۔ اور جیسے رفتم بوقت شام بہ بازار۔ تخت اور بازار ظرف مکان ہیں۔ اور شب اور شام ظرف زمان ہیں۔ اور کبھی در اور بر اور بائے موحدہ نہیں بھی لاتے جیسے شب کجا بودی؟ (یعنی در شب کجا بودی) اور وہ کام جس بات کے واسطے کیا جائے اُس بات کو مفعول لہ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را برائے ادب۔ مارا میں نے زید کو واسطے ادب کے لفظ ادب مفعول لہ ہے اور جو اسم کہ اُس پر با ہو۔ اور مفعول بہ کے بعد واقع ہو اُس اسم کو مفعول معہ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را با عمرو۔ مارا میں نے زید کو ساتھ عمرو کے۔ یعنی عمرو کو بھی مارا۔ عمرو مفعول معہ ہے اور مفعول معہ شریک مفعول بہ کا ہوتا ہے۔ مفعول مطلق مصدر اُس فعل کا ہے کہ جس فعل کا یہ مفعول مطلق ہے۔ اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ اور اُسکے آخر یائے معروف بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے زدم زید را

زدونی - یعنی مارا میں نے زید کو جو مارنے کا حق ہے - اور مفعول مطلق وضع
کے بیان کرنے کے واسطے بھی آتا ہے۔ اُسکے آخر یائے معروف نہیں لاتے
جیسے نشستم نشستن امیر - بیٹھا میں بیٹھک امیر کی یعنی امیر کے بیٹھنے
کی وضع پر بیٹھا میں - اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہے - جیسے نشستم
یک نشست - یہاں نشست لمبنے نشستن ہے یعنی بیٹھا میں ایک بیٹھک ✣
فائدہ - ان مفعولوں کے دریافت کرنے کو ہر ایک مفعول کے واسطے ایک
ایک لفظ مقرر کیا ہے - جب وہ لفظ فعل کے ترجمے کے ساتھ ملاؤ گے جواب
اُس کا وہی مفعول ہوگا چنانچہ ہر ایک مفعول کے نیچے وہ لفظ لکھا جاتا ہے
اس جدول سے دریافت کرو - جدول یہ ہے -

نام مفعول	مفعول فیہ ظرف زمان	مفعول فیہ ظرف مکان	مفعول معہ	مفعول لہ	مفعول مطلق برائے تاکید	مفعول مطلق بیان نوع	مفعول مطلق بیان عدد
الفاظ	کب	کہاں	کس کے ساتھ	کس واسطے	کیسا	کس طرح	کے بار

فصل افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں جن کا فاعل اور مفعول نہیں ہوتا - بلکہ اسم اور
خبر کو چاہتے ہیں - لازم ہے کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدے سے انکا اسم
اور مفعول کے پہچاننے کے قاعدے سے ان کی خبر عبارت میں معلوم کریں

اور ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں- بودن- اور شدن- اور مرادف ان کے گشتن اور گردیدن اور ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ سے گنتے ہیں جیسے بود زید دانا- شد زید دانا گشت زید دانا- گردید زید دانا- ہست زید دانا- نیست زید دانا- یہ سب افعال ناقصہ ہیں- زید ان کا اسم اور دانا ان کی خبر ہے- اور کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہے- اسم اور خبر کو چاہتا ہے اور اور فعلوں کی طرح ہست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہیں ہست ہستند ہستی ہستید ہستم ہستیم ٭ نیست- نیستند- نیستی نیستید نیستم نیستیم

فصل دربیان حال

حال وہ اسم ہے کہ جس سے ہیئت فاعل کی یا مفعول کی معلوم ہو جیسے زدم زید را ایستادہ- مارا میں نے زید کو کھڑے ہوئے- زدم فعل بافاعل زید مفعول بہ- ایستادہ حال ہے- کہ اس سے ہیئت فاعل کی معلوم ہوتی ہے- کہ متکلم نے زید کو کھڑے ہونے کے حال میں مارا- اور جیسے کشتم زید را تشنہ- مار ڈالا میں نے زید کو اس حالت میں کہ وہ پیاسا تھا- زدم فعل با فاعل- زید مفعول بہ- تشنہ حال ہے- کہ ہیئت مفعول کی اس سے معلوم ہوتی ہے اور کبھی حال ایسا مرکب ہوتا ہے- کہ جس کو پوری بات کہتے ہیں- جیسے زدم زید را و پدرش ایستادہ بود- مارا میں نے زید کو اس حال میں- کہ باپ اس کا کھڑا تھا- زدم فعل با فاعل- زید مفعول بہ اس کا- و پدرش ایستادہ بود جملہ

ہے۔ کہ حال واقع ہؤا۔ اور اس جملہ کے اوپر کی واو کو واو حالیّہ کہتے ہیں ؛

فصل در بیان ضمیر

ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہے واسطے غائب کے یا حاضر کے یا متکلّم کے وہ اوپر دو قسم کے ہے۔ متّصل۔ اور منفصل۔ متّصل وہ ہے کہ کسی کلمے سے پیوستہ ہو۔ علیحدہ کلمے سے نہ ہو۔ منفصل وہ ہے کہ بذات خود کلمہ علیحدہ ہو اور کلمے کے ساتھ ملنے کی اُسے احتیاج نہ ہو۔ ہر ایک ان دونو قسموں سے اوپر تین طرح کے ہے۔ مرفوع اور منصوب اور مجرور۔ مرفوع ضمیر فاعل کی ہے منصوب ضمیر مفعول کی ہے۔ مجرور ضمیر مضاف الیہ کی ہے۔ یہ سب قسمیں اور ان کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ضمیر منصوب اور مجرور ہرگز فاعل واقع نہ ہوگی ؛

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
متصل مرفوع	در ماضی مستتر و در مضارع د سازد	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
متصل منصوب	ش دهندش	شان دهندشان	ت دهندت	تان دهندتان	م دهندم	مان دهندمان
متصل مجرور	ش غلامش	شان غلامشان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلاممان

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب	صیغہ / نام ضمائر
ما آمدیم ما	من آمدم من	شما آمدید شما	تو آمدی تو	ایشاں۔ آناں آنہا آمدند ایشاں	او۔ وے۔ آن آمد او	رفع منفصل
ما را دیدند ما را	مرا دیدند مرا	شما را دیدند شما را	ترا دیدند ترا	ایشاں۔ آناں آنہا غلام ایشاں	اورا۔ وے را آن را دیدند اورا	نصب منفصل
ما غلام ما	من غلام من	شما غلام شما	تو غلام تو	ایشاں۔ آناں آنہا غلام ایشاں	او۔ وے آن غلام او	مجرور منفصل

جس کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو۔ اور ضمیر متصل اُس سے لگے۔ اُس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں۔ تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں۔ جیسے بندہ اند بندہ اید۔ بندہ ایم۔ اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ لفظ است لاتے ہیں۔ جیسے کہیں زید بندۂ خداست اور اس است کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں۔ جس وقت ہائے مختفی والے کلمے کے ساتھ ملاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ زید بندہ است جس کلمے کے آخرہ نہ ہو اُس کلمے کے بعد است الف کے ساتھ لکھنا غلط ہے۔ بغیر الف کے صحیح ہے۔ جیسے طامتش موجب قربت ست۔ جو شخص قربت است میں الف لکھتے ہیں۔ خطا کرتے ہیں۔

باب دوم در ترکیب و مرکب

ترکیب۔ کے معنی کیا ہیں؟ دو کلموں کو آپس میں ملانا۔ اور مرکب وہ دو

کلمے ہیں۔ کہ آپس میں ملے ہوں۔ پس مرکّب دو قسم ہے۔ **قسم اوّل** وہ مرکّب ہے۔ کہ پوری بات ہو۔ اور سننے والے کو اُس سے پورا فائدہ حاصل ہو اُس کو عربی میں کلام تام کہتے ہیں۔ جیسے زید آمد۔ اور جیسے بکر نیک ست **قسم دوم** وہ مرکّب ہے۔ کہ پوری بات نہ ہو اور سننے والے کو اُس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو اُس کو عربی میں کلام ناقص کہتے ہیں۔ جیسے غلام زید۔ اور جیسے مرد نیک ٭

بیان قسم اوّل مرکّب کہ کلام تام ست

کلام تام بھی اوپر دو قسم کے ہے۔ ایک کا نام جملۂ فعلیّہ ہے۔ دوسری کا جملۂ اسمیّہ ٭

فصل در بیان جملۂ فعلیّہ

جملۂ فعلیّہ وہ مرکّب ہے۔ کہ فعل اور اسم سے ملکے بات پوری ہو۔ اگر اس میں فعل لازم ہے۔ تو وہ فعل صرف فاعل کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیّہ ہو جائیگا جیسے رفت زید۔ رفت فعل۔ زید اُس کا فاعل ہے۔ فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملۂ فعلیّہ ہوا۔ اگر متعدّی فعل ہے۔ تو وہ فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیّہ ہوگا۔ جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے عمرو کو۔ زد فعل زید اُس کا فاعل۔ عمرو اس کا مفعول۔ را علامت مفعول کی۔ فعل متعدّی ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملۂ فعلیّہ ہوا۔ اگر جملۂ فعلیّہ میں فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل ہو۔ اس کو جملۂ فعلیّہ خبریہ کہتے ہیں۔ اگر جملہ میں فعل امر یا فعل نہی ہو۔ اُس کو جملۂ فعلیّہ انشائیہ کہتے ہیں۔ جیسے بیا و میا

دونو فعل بافاعل جملۂ فعلیۂ انشائیۂ ہیں۔ اور جیسے بزن زید را مار زید کو
بزن فعل بافاعل۔ زید مفعول اُس کا۔ فعل با فاعل ساتھ مفعول کے
ملکے جملۂ فعلیۂ انشائیۂ ہوا۔ اور افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ
ملکے۔ اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے ساتھ ملکے
جملہ ہوتے ہیں۔ جیسے بود زید دانا۔ تھا زید دانا بود افعال ناقصہ سے ہے چاہتا ہے
اسم اور خبر کو۔ زید اُس کا اسم اور دانا اُس کی خبر۔ بود اپنے اسم اور خبر
کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیۂ ہوا۔ بعضے اس کو جملۂ اسمیۂ کہتے ہیں۔ اور جیسے
گفتمش در چشم بنشیں۔ گفتم فعل با فاعل ش مفعول بہ بنشیں فعل بافاعل
در جار۔ چشم مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل کے۔ فعل بافاعل ساتھ متعلق
کے ملکے جملۂ فعلیۂ انشائیۂ مقولہ ہوا گفتم کا۔ گفتم فعل بافاعل ساتھ مفعول اور
مقولہ کے ملکے جملۂ فعلیۂ ہوا۔ جو جملہ مقولہ ہوتا ہے۔ کبھی اس پر کاف بھی
لاتے ہیں۔ جیسے ع گفتم۔ کہ گلے بچینم از باغ۔ اس کاف کو کاف سرجملہ
کہو یا کاف بیانیہ کہو۔ کہ یہ جملہ بیان ہے ایں محذوف کا۔ یعنی گفتم ایں
کہ گلے بچینم از باغ۔ کہی میں نے یہ بات۔ کہ ایک پھول چنوں میں
باغ سے۔

محقق شد ہے کہ فارسی میں فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم آتا ہے جیسے
زید رفت اور عربی میں فاعل فعل کے اوپر مقدم نہیں ہوتا۔ عربی میں
زید رفت کی ترکیب یوں کہتے ہیں۔ زید مبتدا۔ رفت فعل اس میں ضمیر
ہے جو پھرتی ہے زید کی طرف۔ وہ فاعل ہے۔ رفت کا۔ فعل ساتھ

فاعل کے ملکے جملۂ فعلیہ ہو کے خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکے جملۂ اسمیہ ہوا۔
مخفی نرہے۔ کہ جہاں قرینہ پایا جاتا ہو۔ وہاں جملۂ فعلیہ سے فعل حذف
کیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ آمد۔ کون آیا؟ اس کے جواب میں کہیں۔
زید یعنی آمد زید۔ یہاں آمد محذوف ہے۔ اور کہیں تمام جملہ محذوف ہوتا ہے۔
جیسے آغاز مے کنم ایں کتاب را۔ جملہ ہے محذوف ع بنام جہاندار جاں آفریں
کے اوپر سے۔ منادے کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہے۔
عربی میں جس کو بلاتے ہیں۔ اس کو منادے کہتے ہیں۔ جیسے اے زید! مقصود
اس سے یہ ہے۔ کہ مے خوانم زید را! یعنی بلاتا ہوں میں زید کو! اے حرف ندا
کا۔ زید منادے۔ حرف ندا کا منادے کے ساتھ ملکے قائم مقام جملہ کے ہے۔
کس واسطے کہ معنی فعل کے اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ جملہ بغیر دوسرے
جملے کے تمام نہیں ہوتا۔ اس دوسرے جملے کو جواب ندا کا کہتے ہیں۔ جیسے
اے کریم کرم کن! اس کی ترکیب میں یوں کہا جاتا ہے۔ اے حرف
ندا کا۔ کریم منادے حرف ندا کا منادے سے ملکے قائم مقام جملۂ فعلیہ کے
ہوا۔ کن فعل با فاعل۔ کرم اس کا مفعول۔ فعل با فاعل ساتھ مفعول کے
ملکے جملۂ فعلیہ ہو کے جواب ندا کا ہوا۔ ندا ساتھ جواب کے ملکے جملۂ ندائیہ
ہوا۔ اور اسی طرح سے کبھی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے محذوف
ہوتے ہیں۔ جیسے بہ خدائے کریم۔ یعنی قسم مے خورم بہ خدائے
کریم۔ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ خدائے کریم کے۔ یہ جملہ بھی بغیر دوسرے
جملے کے تمام نہیں ہوتا۔ اس دوسرے جملے کو جواب قسم کا

کہتے ہیں۔ جیسے ع بنام ایزد عجب ارزاں خریدم ۔ یعنی قسم سے خورم
بنام ایزد عجب ارزاں خریدم یوسف ع را۔ قول زلیخا کا ہے۔ قسم
کھاتی ہوں میں خدا کے نام کی عجب سستا خریدا میں نے یوسف ع کو۔
قسم سے خورم جملہ ہے محذوف۔ بنام ایزد متعلق ہے فعل محذوف کے۔
خریدم فعل با فاعل۔ یوسف اِس کا مفعول محذوف۔ عجب ارزاں حال
ہے مفعول محذوف کا۔ فعل با فاعل ساتھ مفعول محذوف کے مِل کے
جملۂ فعلیہ ہو کے جواب ہوا قسم کا۔ قسم ساتھ جواب کے مل کے
جملۂ قسمیہ ہوا۔ کبھی حرف ندا کا بھی محذوف ہوتا ہے جیسے ع بیا جامی!
رہا کن شرمساری۔ یعنی بیا اے جامی! رہا کن شرمساری۔ اور
کبھی منادیٰ بھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع اے بذات تو مزیّن
مسند پیغمبری! یعنی اے آنکہ بذات تو مزیّن است مسند پیغمبری! لفظ
آں منادیٰ ہے محذوف۔ اور اسی طرح سے جملۂ دعائیہ سے بھی فعل
محذوف ہوتا ہے۔ جیسے چشم بد دور۔ یعنی چشم بد دور باد۔ نظر بری دور
ہو جیو۔ چشم بد اسم ہے باد کا۔ باد مخفّف ہے بواد کا۔ اور بواد اصل میں
بود صیغہ مضارع کا ہے۔ افعال ناقصہ سے الف دعا کا جب اس میں
آیا تو بواد ہوا۔ سو بواد یہاں سے محذوف ہے۔ دور اُس کی خبر ہے۔ باد فعل
مضارع محذوف۔ ساتھ اسم اور خبر کے مل کے جملۂ فعلیہ ہوا۔ اور کبھی سوال
کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب سے حذف کرتے ہیں۔ اور
مفعول کو مذکور کرتے ہیں جیسے کوئی پوچھے۔ زید کرا زد؟ جواب

جیں کہیں عمرو را - یعنی زد زید عمرو را - زد فعل - زید فاعل - دونو جواب
سے محذوف ہیں - عمرو مفعول مذکور ہے - را علامت مفعول کی - فعل محذوف
ساتھ فاعل محذوف اور مفعول مذکور کے مل کے جملہ فعلیہ ہُوا *
جملہ شرطیہ بھی دو جملوں سے تمام ہوتا ہے - پہلے جملے کو فعل شرط
کہتے ہیں - دوسرے جملے کو جزا شرط کی - جیسے اگر رفتی جاں بہ سلامت
بردی - واگر خفتی مردی - یعنی اگر گیا تو - جان سلامت لے گیا تو - اور اگر
سویا تو مرا تو - ترکیب اس کی یہ ہے - اگر حرف شرط کا - رفتی فعل با فاعل
جملہ فعلیہ ہے - فعل شرط - بردی فعل با فاعل - جان اُس کا مفعول - بہ سلامت
متعلق فعل کے - فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے مل کے جزا ہوئی
شرط کی - شرط ساتھ جزا کے مل کے جملہ شرطیہ ہُوا - اسی طرح سے ترکیب اگر
خفتی مردی کی کہو - اور کبھی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے - جیسے غنیمت
کے کلام میں * بیت

مرا خود عرصۂ اندیشہ تنگ ست	تراگر با قضا یارائے جنگ ست *

گر حرف شرط کا - ترا با قضا یارائے جنگ ست جملہ ہے - فعل شرط - اور
جزا اس کی بجنگ محذوف ہے - یعنی تجھ کو اگر قضا کے ساتھ طاقت
لڑائی کی ہے - تو لڑ *
پوشیدہ نرہے کہ جملہ شرطیہ میں ایک حرف شرط کے حرفوں میں
سے ہوتا ہے - حرف شرط کے یہ ہیں - اگر - گر - ار - چوں - چو - اور سوا اِن
کے وقتیکہ - روزیکہ - ہنگامیکہ - اور امثال اِن کی - جس جملے میں

آتے ہیں اُس جملے میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں

فصل در بیان جملۂ اسمیّہ

جملۂ اسمیّہ وہ ہے۔ کہ دو اسم مل کے پوری بات ہو۔ اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو۔ اور بات کی ابتدا اُس اسم سے ہو۔ کہ دوسرا اسم پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو۔ ابتدا والے اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا ساتھ خبر کے مل کے جملۂ اسمیّہ ہوتا ہے۔ اور جملۂ اسمیّہ میں ایک حرف ربط کا لفظ میں یا معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے زید نیک است۔ و عمرو بد۔ زید نیک ہے۔ اور عمرو بد زید مبتدا۔ اور نیک خبر ہے۔ کہ زید کے احوال سے خبر دیتا ہے۔ کہ وہ نیک ہے۔ اور است حرف ربط کا ہے۔ مبتدا ساتھ خبر کے مل کے جملۂ اسمیّہ ہوا۔ اور اسی طرح عمرو مبتدا ہے۔ اور زید خبر۔ اور است حرف ربط کا۔ اس قرینے سے۔ کہ پہلے جملہ میں ہے اس جملے سے محذوف ہوا۔ لیکن معنی میں ملحوظ ہے۔ یہ مبتدا بھی خبر کے ساتھ مل کے جملۂ اسمیّہ ہوا۔ ہ زیادہ واضح کرتا ہوں میں۔ کہ مضمون جملۂ اسمیّہ کا یہ ہے۔ کہ یہ شخص یا یہ چیز ہے۔ شخص کو۔ یا چیز کو مبتدا جانو۔ اور یہ کے مقام پر جو جملہ ہو اس کو خبر سمجھو۔ اور ہے کے مقام پر جو لفظ ہو اُس کو حرف ربط۔ اس سے بھی زیادہ تر روشن کرتا ہوں۔ کہ مبتدا کے ساتھ لفظ کیا ہے ملائیں۔ جو لفظ جواب اُس کا ہو سکے۔ اُس کو خبر سمجھیں۔ اور خبر کے ساتھ لفظ کون ہے ملاؤ۔ اُس کا جواب جو لفظ ہو سکے اس کو مبتدا جانو۔ جیسے زید نیک است

میں جب کہو گے زید کیا ہے؟ جواب یہ ہوگا - کہ نیک - معلوم ہوا - کہ لفظ نیک خبر ہے - اور جب کہو گے - کہ نیک کون ہے؟ تو جواب اس کا ہوگا زید - جان لو - کہ زید مبتدا ہے - یاد رکھو - کہ حرف نہ مبتدا ہے - نہ خبر - اور فعل بھی مبتدا نہیں ہوتا - مگر جملہ ہو کے خبر ہوتا ہے - سو جملہ اسم کی جگہ گنا جاتا ہے - اس راہ سے اسم ہی مبتدا ہوتا ہے - اور اسم ہی خبر ہوتا ہے - اور جس وقت جملہ خبر ہووے - تو جملے میں ضرور ہے - ایک ضمیر - کہ مبتدا کی طرف پھرے - جیسے زید پدرش نیک است - ترکیب اُس کی یوں کہا چاہیئے - زید پہلا مبتدا - پدر دوسرا مبتدا مضاف - شین کی ضمیر - کہ پھرتی ہے مبتدا کی طرف مضاف الیہ - نیک خبر - اور است حرف ربط - دوسرا مبتدا خبر کے ساتھ مل کے جملۂ اسمیہ ہو کے خبر ہوا پہلے مبتدا کی - پہلا مبتدا خبر کے ساتھ مل کے جملۂ اسمیہ ہوا

پوشیدہ نرہے - کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت ضرور ہے - اور مبتدا اِن چھ قسم سے باہر نہیں - واحد غائب ہے - یا جمع غائب ہے - یا واحد حاضر یا جمع حاضر - یا واحد متکلم - یا متکلم مع الغیر - اور ضمیر مرفوع متصل - کہ اسم کے ساتھ لگتی ہے - اُس کے بھی چھ کلمے ہیں - است اور ند اور ی اور ید اور م اور یم ضرور ہے - کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک کلمہ اِن کلموں میں سے خبر کے آخر لگائیں - اور جس لفظ کے ساتھ لگائیں اگر اُس کے آخر ہائے مختفی ہو - تو ضمیر کا کلمہ الف کے ساتھ پڑھا چاہیئے اور اگر ہائے مختفی اُس کے آخر نہ ہو تو کلمہ ضمیر کا بغیر الف کے لکھا پڑھا چاہیئے

چھٹوں قسم کے مبتدا - اور ہر ایک مبتدا کی دو دو خبریں - ایک وہ کہ جس کے آخر ہاے مختفی نہ ہو - دوسرے وہ - کہ جس کے آخر ہاے مختفی ہو اور علامتوں کے کلمے فارسی جملۂ اسمیّہ کے - اور ہندی جملۂ اسمیّہ کے اس جدول سے معلوم کرو - جدول یہ ہے

علامت جملۂ اسمیّہ		اقسام خبر		اقسام مبتدا
علامت جملۂ اسمیّۂ ہندی	علامت جملۂ اسمیّۂ فارسی	خبر بہ کلمہ کہ آخرش ہاے مختفی ہست	خبر بہ کلمہ کہ آخرش ہاے مختفی نیست	
ہے	است	خدا بخشندہ ہست	خدا کریم ست	واحد غائب
ہیں	اند	جوانان سادہ اند	جوانان خرّمند - یعنی خرّم اند	جمع غائب
ہے	ے	تو پسندیدہ	تو سروری	واحد حاضر
ہو	ید	شما پسندیدہ اید	شما سرورید	جمع حاضر
ہوں	م	من بندہ ام	من گنہگارم	واحد متکلم
ہیں	یم	ما بندہ ایم	ما گنہگاریم	متکلم مع الغیر

جملۂ معترضہ وہ جملہ ہے۔کہ ایک جملے کے درمیان واقع ہو۔جیسے یار من
(چشم بد دور) خوب است یار مبتدا۔خوب است خبر مبتدا اور خبر ملکے
جملۂ اسمیہ ہوا۔چشم بد دور جملہ معترضہ ہے۔کہ اس جملے کے بیچ میں
واقع ہوا ہے۔اگر قرینہ دلالت کرے۔تو مبتدا کو حذف بھی کرتے
ہیں۔جیسے کوئی کہے دزد دزد۔یعنی این است دزد۔این مبتدا محذوف
است علامت جملۂ اسمیہ کی۔دزد خبر۔یا کوئی پوچھے۔کہ رستم پسر
کیست؟ اس کے جواب میں کہے۔کہ پسر زال ست یعنی رستم پسر زال ست۔رستم مبتدا
محذوف۔پسر زال خبر۔اور است علامت جملۂ اسمیہ کی۔اسی طرح
سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے۔جیسے زید در خانہ است۔یعنی زید
در خانہ موجود است۔زید گھر میں موجود ہے۔زید مبتدا۔موجود خبر
محذوف در خانہ متعلق خبر کے

جملۂ بیانیہ وہ جملہ ہے۔کہ کسی اسم کا بیان پڑے۔اس جملے پر
کاف بیانیہ بھی آتا ہے۔اور یہ جملہ جس اسم کا بیان پڑتا ہے
اُس اسم کو مبیّن کہتے ہیں۔اگر جملۂ بیانیہ مبیّن کی ذات کا بیان ہے
تو اُس جملے سے مبتدا کا حذف کرنا اولےٰ ہے۔جیسے ع کجا رفت؟ یارے
کہ جان من است ٭ یعنی کجا رفت یارے۔کہ او جان من است۔ترکیب
اُس کی میں یوں کہنا چاہیے۔جان من خبر مبتدا محذوف کی۔مبتدا
محذوف لفظ او ہے۔مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملۂ اسمیہ ہو کے
بیان پڑا یار کا۔یار ساتھ بیان کے ملکے فاعل ہوا رفت کا۔رفت

فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوا۔ اگر جملۂ بیانیہ مبیّن کی ذات کا
بیان نہ ہو۔ بلکہ مبیّن کے متعلق کا بیان ہو۔ تو اس مقام میں مبتدا
کو حذف نہیں کرتے۔ بلکہ اس جملے میں ایک ضمیر لاتے ہیں۔ کہ
پھرتی ہے مبیّن کی طرف۔ جیسے رفیق من سوارے است۔ کہ اسپش
کمیت است۔ اسپ مبتدا مضاف۔ ضمیر شین۔ کہ پھرتی ہے سوار کی
طرف مضاف الیہ۔ کمیت خبر۔ است علامت جملۂ اسمیّہ کی۔ مبتدا خبر
کے ساتھ ملکے بیان ہوا سوار کا۔ سوار مبیّن اپنے بیان کے
ساتھ ملکے خبر ہوئی رفیق من کی۔ رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے
ملکے جملۂ اسمیّہ ہوا۔ اس جملے میں اسپ کا بیان ہے۔ کہ متعلق ہے
سوار سے۔ سوار کی ذات کا بیان نہیں۔ اور جملۂ بیانیّہ جملۂ اسمیّہ
بھی ہوتا ہے۔ اور جملۂ فعلیّہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے ع شنیدم۔ کہ شاپور
دم درکشید پکشید فعل در اُس پر زائد شاپور فاعل۔ دم مفعول۔
فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملۂ فعلیّہ ہوکے بیان ہوا ایں
محذوف کا۔ یعنی شنیدم۔ ایں۔ کہ شاپور دم درکشید سنی میں نے یہ بات
کہ شاپور نے دم کھینچا۔ یعنی خاموش رہا *

دوسری قسم مرکّب کی۔ کہ پوری بات نہ ہو۔ اور سننے والے کو
اُس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ کئی نوع پر ہے۔ ہر ایک کے
بیان کی ایک فصل ہے

فصل در بیان مرکّب اضافی

مرکّب اضافی وہ ہے۔ کہ جس میں اضافت پائی جائے۔ اضافت کیا ہے؟ نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف۔ نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں۔ جس اسم کو لگاتے ہیں دوسرے اسم کے ساتھ۔ اس اسم کو مضاف کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی طرف نسبت کرتے ہیں اُس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اور فائدہ اضافت کا یہ ہے۔ کہ مضاف عام سے خاص ہوجاتا ہے۔ جیسے غلام زید۔ غلام زید کا۔ غلام کا لفظ عام تھا۔ ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے۔ جب اُس غلام کے لفظ کو زید کی طرف نسبت کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا۔ وہ غلام کا لفظ خاص ہوگیا زید ہی کے غلام کو غلام زید کہینگے۔ اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور فارسی کی ترکیب میں مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے۔ جیسے غلام زید میں غلام کے میم کا کسرہ اور حذف کرنا اس کسرہ کا درست نہیں ہے۔ مگر بعض الفاظ میں استادوں نے روا رکھا ہے۔ ازآں جملہ لفظ صاحب۔ اور لفظ سر ان دونو لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا ہی فصیح ہے۔ جیسے صاحب دل۔ اور سرخیل

پوشیدہ نہ رہے جس کلمے کے آخر ہاے مختفی ہو۔ اور اُس کلمے کو مضاف کریں۔ تو متقدّمین اُس کے آخر سے کسرہ کا حذف کرنا مضایقہ نہیں جانتے تھے۔ مگر متاخّرین اُس کو غیر فصیح سمجھتے ہیں ٭

یاد رکھو۔ کہ ہندی میں علامتیں اضافت کی نو ہیں ٭ اعتبار تینوں

قسم کے مضاف اور تینوں قسم کے مضاف الیہ کے۔ تین قسمیں
مضاف کی یہ ہیں۔ واحد مذکر اور جمع مذکر اور مؤنث۔ اسی طرح مضاف الیہ
ضمیر مخاطب۔ یا متکلم ہو۔ جیسے مَن اور مَا اور تُو اور شُما۔ یا مضاف الیہ
لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو۔ جیسے لفظ خویش اور "تا" سے فوقانی
کہ خود کے معنی میں ہو۔ یا مضاف الیہ کوئی اور لفظ سوا اِن دو نو
قسموں کے ہو۔ اِس تقریر سے ہر ایک قسم مضاف کی بہ اعتبار تین
قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم کی ہوگی۔ پس مضاف کی تینوں
قسموں سے نو قسمیں ہوگئیں۔ ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی
میں مقرر ہے۔ اِن لفظوں میں سے را اور رے کے بیاے
مجہول۔ اور ری بیاے معروف۔ اور نا اور نے بیاے مجہول۔
اور نی بیاے معروف۔ اور کا اور کے بیاے مجہول۔ اور کی
بیاے معروف۔ سب قسمیں مضاف کی۔ اور مضاف الیہ کی۔ اور
علامتیں اضافت کی۔ جو ہندی میں ہیں۔ اور مثالیں ہر قسم کی اس
جدول سے واضح ہونگی + جدول یہ ہے

مضاف الیہ / اقسام مضاف	من - ما - تو - شما	خود - خویش - و مرادف خود	سوائے من - ما - تو شما - خود - خویش و مرادف خویش
مذکر واحد	غلامِ من - غلامِ تو - غلام میرا - غلام تیرا را	غلامِ خود - غلامِ خویش غلام اپنا نا	غلامِ زید غلام زید کا اس کا
مذکر جمع	غلامانِ من - غلامانِ تو غلام میرے - غلام تیرے رے	غلامانِ خود - غلامانِ خویش غلام اپنے نے	غلامانِ زید غلام زید کے اس کے
مؤنث	کتابِ من - کتابِ تو کتاب میری - کتاب تیری ری	کتابِ خود - کتابِ خویش کتاب اپنی نی	کتابِ زید - کتاب زید کی اس کی

کسرۂ آخر مضاف اگرچہ علامت اضافت کی ہے - لیکن کئی مقام میں نہ پڑھنا چاہیئے - اُن مقامات میں سے ایک مقام اضافت مقلوب کا ہے - اضافت مقلوب اُسے کہتے ہیں - کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مُقدّم ہو - جیسے جہاں شاہ - لفظ شاہ مضاف ہے مؤخّر - اور لفظ جہاں مضاف الیہ ہے مقدّم - اور معنی جہاں شاہ اور شاہ جہاں کے ایک ہیں

دوسرا مقام وہ ہے۔ کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو۔ جیسے غلامش اور غلامت اور غلامم۔ اِس مقام میں آخر مضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسے غلام کا میم تینوں جگہ مفتوح ہے۔ اور غلام مضاف ہے شین اور تاے فوقانی اور میم تینوں ضمیریں مجرور مضاف الیہ ہیں ؞

تیسرا مقام وہ۔ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو۔ خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو۔ خواہ فاصلے سے ہو۔ خواہ آگے ہو۔ خواہ پیچھے ہو۔ جیسے غلام زید را۔ اور زید را غلام۔ اور زید را نیستم غلام۔ اور تو غلام ہستی زید را۔ اِن سب مثالوں میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے اور لفظ را علامت اضافت کی ہے ؞

پوشیدہ نرہے۔ کہ اضافت کی علامتیں ہندی میں سب بیان ہوگئیں۔ جب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی میں کروگے۔ جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ اُن نو علامتوں میں سے کوئی علامت ہو۔ بے شبہ جان لو۔ کہ یہ مضاف الیہ ہے۔ جیسے غلام زید۔ ترجمہ اس کا غلام زید کا لفظ کا اضافت کی علامتوں میں سے آخر زید کے پایا۔ معلوم ہوا۔ کہ زید مضاف الیہ ہے۔ جب تم نے مضاف الیہ کو معلوم کر لیا۔ مضاف کے معلوم کرنے کے واسطے مضاف الیہ کے ترجمے کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی میں ہے ملا کے لفظ کیا بہ کاف تازی اُس پر زیادہ کرو۔ جو لفظ اس کا جواب اُس عبارت میں ہو سکے وُہی اس مضاف الیہ کا مضاف ہے۔ خواہ مضاف الیہ کے

متصل ہو۔ خواہ فاصلے سے۔ خواہ آگے ہو۔ خواہ پیچھے ہو۔ جہاں کہیں ہو گا
معلوم ہو جائیگا ۔ جیسے غلام زید میں معلوم کیا تھا۔ کہ زید مضاف الیہ
ہے۔ جب ہم نے علامت اضافت کی اس کے ساتھ ملائی۔ اور
لفظ کیا بکاف تازی مکسور زیادہ کیا۔ یعنی کہا۔ کیا زید کا ؟ تو بے شک
جواب اُس کا غلام ہی ہو گا۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ غلام مضاف ہے۔ اسی طرح
سے مالِ خود۔ ترجمہ اس کا مال اپنا۔ لفظ نا اضافت کی علامتوں میں سے
ہے آخر آپنا کے۔ جو ترجمہ خود کا ہے۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ لفظ خود مضاف الیہ
ہے ۔ جب خود کے ترجمے کے ساتھ وہی لفظ نا ملا کے لفظ کیا بکاف
تازی مکسور زیادہ کیا۔ یعنی کہا۔ کیا اپنا ؟ تو جواب اس کا لفظ مال
ہو گا۔ پس مال کو مضاف جانو۔ اور مانند اس مصرع کے مصرع
بر انگیختم خاطر از شام و روم۔ اُٹھائی میری خاطر شام
اور روم سے۔ بر انگیختم کے آخر جو میم ہے۔ اُس کا ترجمہ ہؤا میری
بیائے معروف در آخر۔ پس بسبب لفظ ری کے۔ کہ علامت اضافت
کی ہے۔ معلوم کیا۔ کہ وہ میم مضاف الیہ ہے۔ جب ہم نے کہا۔ میری
کیا ؟ تو جواب اس کا ہؤا خاطر۔ معلوم ہؤا۔ کہ لفظ خاطر مضاف ہے
اگرچہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہؤا ہو۔

یاد رکھو۔ کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف الیہ ہو۔ ضرور نہیں ۔ کہ
مضاف سے لگی ہوئی ہو۔ اگر مضاف سے آگے۔ یا پیچھے۔ یا فاصلے پر ہو
اور کسی کلمہ کے ساتھ لگی ہوئی ہو۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ استادوں کے

کلام میں بیشتر واقع ہے +

پوشیدہ نہ رہے کہ اقسام اضافت کی معنی کی راہ سے بہت ہیں اُن میں سے کئی قسم اضافت کی۔ کہ دریافت کرنا اُن کا ضروری ہے بیان کرتا ہوں میں۔ یہ سب قسمیں یاد رکھو +

اقسام اضافت

اضافت باعتبار معنی کے کئی قسم پر ہے۔ اضافت **تخصیصی۔ تملیکی توضیحی۔ تبیینی۔ تشبیہی۔ ابنی۔ ظرفی**۔ اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو +

اضافت تخصیصی وہ ہے۔ کہ مضاف خاص کیا جائے واسطے مضاف الیہ کے۔ جیسے سردار لشکر۔ یعنی سردار خاص لشکر کا +

اضافت تملیکی وہ ہے۔ کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کریں جیسے قصر شاہ مال پادشاہ۔ اسپ امیر۔ باغ وزیر۔ لفظ قصر مملوک ہے اور مضاف ہے۔ اور شاہ مالک ہے اور مضاف الیہ ہے۔ اسی طرح سے مال پادشاہ اور اسپ امیر اور باغ وزیر +

اضافت توضیحی۔ وہ ہے۔ کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کر دے جیسے شہر بریلی۔ لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی۔ بریلی کے کہنے سے واضح ہوا کہ اُس شہر کا ذکر ہے۔ کہ جس کا نام بریلی ہے اسی طرح سے دریائے گنگ اور کتاب گلستان اور باد شمال اور درخت انار اور سنگ مقناطیس علیٰ ہذا القیاس +

اضافت تبیینی - کہ جس کو بیانی کہتے ہیں وہ ہے - کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا ہو - جیسے سیخ آہن - معلوم نہ تھا - کہ سیخ کاہے کی ہے مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا - کہ آہن کی ہے - اسی طرح سے انگشتریٔ طلا اور طشت نقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی ہیں مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس سے ہوتے ہیں - جیسے سیخ اور آہن ایک جنس سے ہیں ؛

اضافت تشبیہی - اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہے اوپر دریافت کرنے تشبیہ کے - تشبیہ کیا ہے ؟ ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے - جیسے کہیں یہ آنکھ نرگس جیسی ہے جس کو تشبیہ دیتے ہیں اُس کو مشبّہ (ساتھ بائے موحدہ مفتوحہ کے) کہتے ہیں - جیسے آنکھ کا لفظ پچھلی مثال میں - اور جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں - اس کو مشبّہ بہ کہتے ہیں - جیسے نرگس کا لفظ اس مثال میں ؛

پوشیدہ نہ رہے - کہ اضافت تشبیہی مشبّہ بہ کا مضاف کرنا ہے - مشبّہ کی طرف - جیسے نرگس چشم - نرگس مشبّہ بہ ہے اور مضاف اور چشم مشبّہ ہے اور مضاف الیہ - معنی اس کے یہ آنکھ مانند نرگس کی ہے - اسی طرح سے مار زلف یعنی زلف - کہ سانپ جیسی ہے - اور اسی طرح سے چاہِ غبغب اور سیب زنخ اور لعل لب یعنی غبغب مانند چاہ کی اور زنخ مانند سیب کی - اور لب مانند لعل کی ؛

اضافت ابنی وہ ہے - کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف

کریں۔ اور عربی میں ابن اور بن بیٹے کو کہتے ہیں۔ جیسے عبّاس علی۔ یعنی عبّاس ابن علی۔ اور خالد ولید یعنی خالد ابن ولید ٭

اضافت ظرفی۔ اضافت مظروف کی ہے ظرف کی طرف۔ ظرف دو قسم پر ہے۔ ظرف مکان اور ظرف زمان۔ پیشتر اس کا بیان ہو چکا ہے۔ مظروف اُس کو کہتے ہیں۔ جو ظرف مکان میں یا ظرف زمان میں واقع ہو۔ جیسے آب دریا۔ آب مظروف مضاف۔ دریا ظرف مکان مضاف الیہ۔ اسی طرح ساکن شہر۔ ساکن مظروف مضاف شہر مضاف الیہ ظرف مکان اور جیسے سردیٔ زمستان۔ لفظ سردی مظروف مضاف۔ زمستان ظرف زمان مضاف الیہ۔ اسی طرح گرمئی تابستان ٭ اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو۔ جیسے اضافت تملیکی میں لگاؤ ملکیت کا۔ اور اضافت تخصیصی میں لگاؤ خصوصیت کا اور اضافۃ توضیحی میں لگاؤ توضیح کا اور اضافۃ بیانی میں لگاؤ تبیین کا۔ اور اضافت تشبیہی میں لگاؤ تشبیہ کا۔ اور اضافت ابنی میں لگاؤ ابنیت کا اور اضافت ظرفی میں لگاؤ ظرفیت کا۔ تو اُس کو **اضافت حقیقی** کہتے ہیں۔ اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہ ہو۔ جیسے سر ہوش۔ پائے فکر۔ یعنی سر ہوش کا پاؤں ہے فکر کا۔ شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحب سر اور صاحب قدم قرار دیا ہے۔ اور سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ

اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں۔ اس اضافت کو **مجازی** کہتے ہیں۔ اور اسی کو **استعارہ** بھی کہتے ہیں اقسام استعارہ کی اور تشبیہ کی بہت ہیں۔ اس مختصر ہیں اُن کے بیان کی گنجائش نہیں صرف نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھ دیا ہے*

فائدہ۔ اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہو۔ اُس کے ہندی ترجمے ہیں ایک اور علامت اضافت کی موافق اوپر والے مضاف کے پہلی علامت کے بعد زیادہ کریں۔ لیکن جہاں کہیں پہلی علامت کے آخر الف ہو۔ وہ الف یائے مجہول سے بدلنا چاہئے۔ جیسے برادر زید اور برادر من۔ اور برادر خود۔ ترجمہ ان کا بھائی زید کا۔ اور بھائی میرا۔ اور بھائی اپنا۔ اِن سب کے آخر الف ہے جب اُن پر ایک مضاف اور ہو جیسے غلام برادر زید غلام برادر من۔ غلام برادر خود۔ ترجمہ ان کا یوں ہوگا غلام بھائی زید کے کا۔ غلام بھائی میرے کا۔ غلام بھائی اپنے کا۔

پوشیدہ نہ رہے۔ کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب ہیں حکم ایک کلمہ کا رکھتے ہیں*

فصل مرکب وصفی۔ مرکب وصفی وہ ہے۔ کہ جس ہیں ایک اسم موصوف ہو۔ اور دوسرا اسم اس کی صفت ہو۔ موصوف وہ ہے کہ جس کی بھلی یا بری صفت بیان کی جائے۔ اور صفت وہ ہے۔ کہ جس سے بھلائی یا برائی موصوف کی دریافت ہو*

پوشیدہ نہ رہے۔ فارسی ہیں مضاف اور مضاف الیہ اور موصوف

اور صفت کے پڑھتے ہیں کچھ فرق نہیں ہے۔ وہاں مضاف
کسرہ پڑھتے ہیں۔ یہاں موصوف کے آخر۔ جیسے مرد دانا۔ لفظ
موصوف۔ کسرہ مرد کی دال کا علامت موصوف کی۔ اور لفظ دانا صفت
ہے اُس موصوف کی۔ ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم
ہے اگر موصوف واحد مذکّر ہو۔ تو لفظ کیسا۔ اور اگر جمع مذکر ہو۔ تو لفظ
بہ یاے ثانی مجہول۔ اور اگر مؤنّث ہو تو کیسی بیاے ثانی معروف
کے ساتھ ملاؤ۔ صفت کا کلمہ اُس کا جواب ہوگا۔ جیسے مرد دانا۔ جب کہو
کیسا مرد؟ جواب اُس کا دانا ہوگا۔ تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب صفتی
ہے۔ اور لفظ دانا صفت ہے۔ اگر جواب درست نہ پڑتا۔ تو اضافت۔ کی
ترکیب اضافی ہے۔
مخفی نہ رہے۔ اکثر صفت میں وہ اسم واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانے
والے نے اُسکو صفت کے معنی کے واسطے بنایا ہے۔ جیسے اسم فاعل۔
اور اسم مفعول۔ اور وہ اسم جس کے ہندی ترجمے میں لفظ والا آسکے۔ جیسے
نیک اور بد۔ ترجمہ اس کا نیکی والا۔ اور بدی والا۔ اور مرد نویسندہ میں
لفظ مرد موصوف۔ نویسندہ صفت اُس کی۔ اسی طرح بخت برگشتہ۔ اور
مرد نیک۔ اور مرد بد۔ اور کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے۔
وہاں بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہیں۔ جیسے لب لعل۔ لب موصوف۔
لعل نام ایک جنس کا ہے جواہر کی جنسوں میں سے۔ معنی اس کے لب
کہ مانند لعل کی سرخ اور شفاف ہیں لب موصوف اور

...ہے۔ لعل صفت اور مشبہ بہ ہے ٭

...عدہ نہ رہے۔ کہ موصوف صفت کے اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے۔
...مذکور ہوا۔ اور کبھی صفت کو موصوف کے اوپر لاتے ہیں۔ اس
میں کسرہ موصوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا۔ اس ترکیب میں
...کے واسطے یہ دیکھنا ضرور ہے۔ کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق
ہے۔ یا نہیں۔ اگر تعلق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا۔ بہ ذات خود
...ہے۔ تو اس ترکیب کے الٹنے میں معنی نہیں بدلینگے۔ جیسے مرد
...۔ اور نیک مرد میں مرد موصوف ہے بہ ذات خود قائم۔ اور نیک
صفت ہے یعنی دونو کے ایک ہیں۔ اگر موصوف بہ ذات خود قائم نہیں
...بلکہ تعلق کسی اور ذات سے رکھتا ہے۔ اُس وقت یہ موصوف اور صفت
اُس ذات کی صفت ہونگے۔ کہ جس سے یہ موصوف تعلق رکھتا ہے۔
جیسے رو ہے خوب۔ رو موصوف اور خوب اس کی صفت ہے۔ جب ہم نے
صفت کو موصوف کے اوپر مقدم کیا۔ اور کہا خوب رو یہ لفظ خوب رو
صفت اُس کی ہوا۔ کہ جس سے رو تعلق رکھتا ہے۔ یعنی خوب رو وہ
شخص ہے۔ جس کا رو خوب ہے۔ اور جیسے لعل لب (لام آخر لعل کا
مکسور نہیں) اُس کو کہینگے کہ جس کا لب مانند لعل کی ہے۔ اور
خوش خو وہ شخص ہے کہ جس کی خو خوش ہے۔ اور نیک نیت وہ شخص
ہے کہ جس کی نیت نیک ہے۔ سرو قد وہ شخص ہے کہ جس کا قد سرو
جیسا ہے۔ آہو چشم وہ ہے کہ جس کی چشم آہو جیسی ہے۔ یہ ترکیب

فارسی میں بیشتر خیال رکھنی چاہئے
مخفی نہ رہے۔ کہ صفت کئی طرح سے آتی ہے۔ ایک تو یہ۔ کہ
مفرد ہو۔ جیسے مرد دانا۔ مرد موصوف۔ دانا مفرد اور صفت۔ دوسرا یہ
یہ۔ کہ صفت مرکّب ہو۔ مرکّب کی کئی نوعیں ہیں۔ ایک یہ۔ کہ ایسی
یہ ترکیب اضافی ہو۔ جیسے مرد دانائے زماں۔ مرد موصوف۔ دانا
مضاف اور زماں مضاف الیہ۔ دونو ملکے صفت ہوئے موصوف کے
اور جیسے۔ یار دل فریب۔ یعنی یار فریبندۂ دل۔ فریب بمعنی فریبندہ اور
دل مضاف الیہ دونو ملکے صفت ہوئے موصوف کی۔ دوسری
کہ صفت مرکّب وصفی الٹا ہوا ہو۔ جیسے یار خوش خو۔ یار موصوف۔ خوش خو
مرکّب وصفی الٹا ہوا۔ کہ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ صفت ہے یار کی۔ اسی طرح
یار خوش تقریر۔ تیسرے یہ۔ کہ صفت الٹا ہوا جملۂ اسمیّہ بیانیّہ ہو۔ وہ
اس طرح سے ہے۔ کہ جملۂ اسمیّہ بیانیّہ میں سے کاف بیانیّہ سر جملہ اور ضمیر
کہ پھرتی ہے موصوف کی طرف۔ یعنی لفظ او۔ اور لفظ است۔ کہ علامت
جملۂ اسمیّہ کی ہے یہ تینوں کلمے حذف کرکے مبتدا اور خبر کو منقلب
کریں۔ یعنی الٹ دیں۔ خبر کو متقدّم کریں اور مبتدا کو مؤخّر۔ جیسے شہید
تبسّم دیت عشوہ خوں بہا۔ تبسّم دیت جملۂ اسمیّہ بیانیّہ الٹا ہوا صفت
ہے شہید کی۔ اسی طرح سے عشوہ خوں بہا بھی۔ اصل اس کی یہ ہے۔
شہیدے کہ دیت او تبسّم است۔ و خوں بہاے او عشوہ است۔ جب
کاف بیانیّہ سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کرکے مبتدا اور خبر

دیا۔ شہید تبسم دیت عشوہ خوں بہا ہوگیا۔ یاد رکھو۔ کہ صفت
موصوف کے بیچ میں اور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا۔ اس مثال
میں زید مردے است نیک۔ لفظ نیک کو عطف بیان یا بدل کہا
ہے مردے کے لفظ سے۔ بدل اور عطف بیان کا مذکور اگلی فصل میں
یا مردے کو مبیّن کہو۔ اور نیک لفظ مفرد اُس کا بیان۔ یا
اس کی یہ کہو زید مردے است۔ کہ او نیک است بموافق فارسی کے
کے جملۂ بیانیہ میں سے لفظ او۔ کہ مبتدا تھا حذف کیا۔ بعد اُس کے
بیانیہ اور لفظ است بھی دور کیا زید مردے است نیک رہ گیا۔
جب یوں کہو۔ زید مبتدا۔ مرد مبیّن۔ اور نیک بیان اُس کا مبیّن اور
بیان ملکے خبر ہوا۔ مبتدا اور خبر ملکے جملۂ اسمیہ ہوا۔ اور لفظ است نشان
ہے جملۂ اسمیہ کا

فصل در بدل و مبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے۔ کہ اُس کے بعد ایک اسم اُس کا بدل واقع ہو۔
اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے۔
اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔
جیسے آمد زید برادر تو۔ زید مبدل منہ۔ برادر تو بدل ہے۔ بدل اور
مبدل منہ کو ملا کے فاعل سمجھو آمد کا۔ اور جیسے شاہ عباس۔ شاہ مبدل منہ اور
عباس بدل۔ اور آخر مبدل منہ کے کسرہ نہ پڑھنا چاہئیے۔ شاہ عباس
میں شاہ کی ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے۔ بدل۔ مبدل منہ میں اور

صفت۔ موصوف میں یہی فرق ہے۔ کہ مبدل منہ کا آخر مکسور نہ
موصوف کا پڑھتے ہیں۔ بعضے بدل کو عطف بیان کہتے ہیں اور بعض
ہیں اور عطف بیان میں یہ فرق کرتے ہیں۔ کہ بدل اور مبدل منہ
مقصود مبدل منہ نہیں صرف بدل ہی ہوتا ہے۔ اور عطف بیان
دونو مقصود ہوتے ہیں۔ جیسے امام حسن علی اسد اللہ استثنا۔ اسد
عطف بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے بھی یہی ہے۔ اور اس
کے لفظ سے بھی۔ یعنی امام مراد وہ علی ہے۔ کہ جس کا خطاب اسد اللہ

فصل در بیان مستثنٰی و مستثنٰی منہ

مستثنٰی وہ اسم ہے۔ کہ بعد لفظ استثنا کے واقع ہو۔ فارسی میں استثنا
کا لفظ مگر اور جز اور عربی میں لفظ الّا و ماسوا ہے۔ کہ فارسی میں
بھی مستعمل ہے۔ استثنا کے معنی الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزوں میں
سے۔ یا الگ کرنا ایک شخص کا مجمع سے۔ جو چیز یا جو شخص الگ کیا گیا
ہو اُسے مستثنٰی کہتے ہیں۔ اور جس میں سے مستثنٰی کو الگ کرتے
ہیں اُس کو مستثنٰی منہ کہتے ہیں۔ مستثنٰی اور مستثنٰی منہ ملکے حکم ایک
کلمہ کا رکھتے ہیں۔ جیسے آمدند ہمہ دوستاں مگر زید۔ ترجمہ۔ آئے سب
دوست مگر زید۔ یعنی زید نہیں آیا۔ اور جیسے زدم ہمہ دشمناں را مگر زید
را۔ ترجمہ۔ مارا میں نے سب دشمنوں کو مگر زید کو نہیں مارا۔ زید پہلی
مثال میں سب دوستوں سے الگ ہوگیا۔ کہ سب آئے وہ نہیں آیا۔

اور دوسری مثال میں سب دشمنوں سے الگ ہوا۔ کہ سب کو مارا اُس کو
چھوڑ کر۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ آمدند فعل۔ مگر لفظ استثنا۔ زید مستثنیٰ۔ اور
دوستان مستثنیٰ منہ۔ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے مجموعہ فاعل
ہوا آمدند کا۔ پس فعل فاعل کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیہ ہوا۔
دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے زدم فعل با فاعل۔ مگر لفظ استثنا
زید مستثنیٰ اور دشمنان مستثنیٰ منہ۔ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مل کے
پھر مفعول ہوا فعل کا۔ فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیہ
ہوا۔ اور جیسے آمد قوم جز زید۔ یہاں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے
اور کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے نیامد پیش من جز زید۔ یعنی
نیامد کسے پیش من جز زید۔ ترجمہ۔ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے
لفظ زید مستثنیٰ اور کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔ اور جیسے نہ زدم جز
زید یعنی نہ زدم کسے را جز زید۔ ترجمہ۔ نہ مارا میں نے کسی کو سوا زید
کے۔ کسے را مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔ اور زید مستثنیٰ۔

فصل در بیان اسمائے اشارت

اسمائے اشارت وہ اسم ہیں جن کے ذریعے سے کسی کی طرف اشارہ کیا
جائے۔ اور مشارالیہ وہ ہے۔ کہ جس کی طرف اشارہ کریں۔ چنانچہ لفظ
آں کہ واسطے دور کی اشارت کے ہے۔ جیسے آں کس۔ آں اسم
اشارت اور کس مشارٌالیہ۔ اور لفظ ایں واسطے نزدیک کی اشارت

کے ہے۔ جیسے این مرد۔ این اسم اشارت۔ مرد مشارٌ الیہ ❊
مخفی نہ رہے۔ کہ اسم اشارت اور مشارٌالیہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے
ہیں۔ جیسے بزن این دزد را۔ ترکیب اس کی۔ بزن فعل با فاعل۔ این
اسم اشارت۔ دزد مشارٌالیہ۔ اسم اشارت ساتھ مشارٌالیہ کے مل کے
مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے۔ فعل با فاعل مفعول کے
ساتھ ملکے جملۂ فعلیہ ہوا۔ اور چنان اور چنین اصل میں چون آن
اور چون این ہیں۔ چون کلمہ تشبیہ کا۔ آن اور این اسماے اشارت
ہیں۔ اکثر بعد چنان اور چنین کے جملۂ بیانیہ ہوتا ہے ❊

فصل در بیان جار و مجرور

جار عربی میں وہ حرف ہیں۔ کہ جس اسم پہ آتے ہیں۔ اُس اسم کو جر
دیتے ہیں۔ جر کہتے ہیں زیر کو بیاے تحتانی۔ اور جار کے معنی زیر دینے
والا۔ اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اُس کو مجرور کہتے ہیں۔ اُن حرفوں
کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں۔ اس معنی سے کہ جار کہتے ہیں
کھینچنے والے کو۔ یعنی یہ حرف وہ ہیں۔ کہ فعل یا شبہ فعل کے معنی
اسم کی طرف کھینچ کر پہنچا دیتے ہیں۔ وہ حرف فارسی میں یہ ہیں۔
(۱) براے (۲) بہر (۳) پے بمعنے براے۔ ان تینوں حرفوں پہ لفظ
از بھی زائد آتا ہے۔ جیسے از براے خدا اور از بہر من اور از پے
تو (۴) جز اِس حرف پہ کبھی باے موحّدہ بھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے

اور تو - (۵) چو اور چوں کہ تشبیہ کے معنی میں ہو (۶) باے موحدہ
(۷) در اور اندر (۸) بہ (۹) از (۱۰) تا (۱۱) با (۱۲) را - وہ را کہ
براے کے معنی میں آوے - اور جار مجرور تعلّق رکھتے ہیں فعل سے
یا فعل کے شبہ سے - فعل کا شبہ مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول
اور صفت ہے - صفت وہ اسم ہے - کہ وصف میں کسی شخص کے یا
چیز کے کہ سکیں - جیسے نیک اور بد اور خوب اور زبون
اور مانند اِن کی - مثال جار مجرور کی یہ ہے - آمدم براے تو - ترکیب اِس
کی یہ ہے - کہ آمدم فعل با فاعل اور براے جار - اور تو مجرور - جار اور
مجرور متعلق فعل کے - فعل با فاعل ساتھ متعلّق کے ملکے جملۂ فعلیّہ ہوا -
اسی طرح سے ندیدم جز تو اور کارے ندارم بتو اور رفتم در بازار اور
نشستم بر تخت اور رفتم از بریلی تا دہلی اور خدا را بہ سن سکیں
ببخشا - ترکیب اِس کی یہ ہے - ببخشا فعل با فاعل - را جار - لفظ خدا مجرور
بہ جار - سن موصوف - سکیں صفت - صفت اور موصوف ملکے مجرور ہوئے
جار کے - جار اور مجرور متعلّق ہوئے فعل کے - فعل با فاعل ساتھ مفعول
اور متعلّق کے ملکے جملۂ فعلیّہ ہوا - اور زید نویسندہ است بہ قلم - ترکیب اِس
کی یہ ہے - زید مبتدا - نویسندہ خبر - است نشان جملۂ اسمیّہ کا - باے موحدہ
جار - قلم مجرور - جار اور مجرور متعلق نویسندہ کے - کہ شبہ فعل کا ہے -
مبتدا اور خبر ملکے جملۂ اسمیّہ ہوا ۔

یاد رکھو کہ جار اور مجرور ملکے حکم حرف کا رکھتے ہیں - فاعل اور مفعول

اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتے +

پوشیدہ نہ رہے - کہ جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں اور فعل یا شبہ فعل کا نہ ہو وہاں فعل کو یا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہیں - جیسے ع

بنام جہاں دار جاں آفریں + اس میں جار اور مجرور ہیں - فعل اور شبہ فعل کا نہیں - یہاں مصراع ابتدا سے کنم مقدّر کرتے ہیں - اور جار اور مجرور کو اُس کے متعلق کہتے ہیں - اور جیسے زید در خانہ است - یہاں لفظ ثابت کہ اسم فاعل عربی کا ہے - پیدا کرتے ہیں - اصل اُس کی یوں ہے - زید در خانہ ثابت است - ترکیب اس کی یہ ہے - زید مبتدا - در جار - خانہ مجرور - است نشان جملۂ اسمیۃ کا - جار اور مجرور متعلّق ثابت کے ہو کے خبر ہوئی مبتدا کی - مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملۂ اسمیۃ ہوا +

فائدہ - کبھی چو اور چوں بمعنی مثل کے مضاف ہوتے ہیں - اور ترکیب میں مانند اسم کی مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہیں - جیسے زید چوں شیر است - یعنی زید مانند شیر است - زید مبتدا - چوں یعنے مانند مضاف - شیر مضاف الیہ - دونو ملکے خبر ہوئی +

مخفی نہ رہے - جار اور مجرور جن کے متعلّق ہوتے ہیں - اُس کے اور اور مجرور کے معنی آپس میں مربوط ہوتے ہیں - اگر مربوط نہ ہوں کہ جار اور مجرور اُس کے متعلّق نہیں - اس صورت میں اور [illegible]ل یا شبہ فعل کا پیدا کرکے اُس کے متعلّق کرو کہ وہ معنی میں ہو +

فصل در بیان موصول و صلہ

موصول وہ اسم ہے نا تمام۔ کہ جب تک اُس کے بعد ایک جملہ مذکور نہ ہو اس قابل نہیں۔ کہ مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ ہو سکے۔ اُس جملے کا نام صلہ موصول کا ہے۔ اس جملے کے سرے پہ کاف مثل کاف بیانیہ کے۔ یا لفظ چہ ہوتا ہے۔ کہ اُس کو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں۔ اسماے موصول یہ ہیں۔ آنکہ آنانکہ۔ ہر آنکہ۔ ہر کہ۔ یہ چاروں کلمے واسطے اشخاص کے ہیں۔ آنچہ ہر آنچہ۔ ہر چہ۔ یہ تینوں کلمے جیم فارسی والے واسطے اشیا کے ہیں۔ اور یاے مجہول کہ آخر کسی اسم نکرہ کے ہو اور اُس کے بعد کاف صلے کا ہو۔ جیسے کسیکہ۔ کسانیکہ شخصیکہ۔ امریکہ۔ چیزیکہ۔ اُس اسم کو بھی موصول جانو۔ اور جس اسم نکرہ کے اوپر لفظ آں ہو اور بعد اُس اسم کے کاف صلے کا ہو وہ بھی موصول ہے۔ جیسے۔ ع۔ آں کس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش۔ اور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے۔ کہ موصول کی طرف پھرتی ہے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ آں چہ موصول ہے۔ اُس کے اور یاے موصول کے معنی ایک ہیں۔ اور آنانکہ واسطے جمع کے لاتے ہیں۔ مثالیں سے کی بیان کرتا ہوں اور ایک مثال کی ترکیب ۵

آں کہ در آدم دمیدہ روح را ‏ ‏ ‏ ‏ داد از طوفاں نجاتے نوح را

ترکیب اس کی یہ ہے۔ آں موصول۔ کاف صلے کا۔ دمیدہ فعل ماضی مفعول ضمیر اس میں کہ پھرتی ہے موصول کی طرف فاعل ہے فعل کا

مفعول۔ لفظ را علامت مفعول کی۔ در جار۔ آدم مجرور متعلق فعل کے۔ فعل ساختہ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکے جملۂ فعلیہ ہوکے معطوف علیہ ہوا مصرعہ ثانی کا۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکے خبر ہوئی مبتدا محذوف یعنی آو کی۔ مبتدا اور خبر ملکے جملۂ اسمیہ ہوا۔ باقی موصولات کی مثالیں اشعار ذیل سے دریافت کرو۔

ابیات

آناں کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند — آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
ہر آں کہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت — دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست
ہر کہ آمد عمارت نو ساخت — رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت
آنچہ او گفت غیر آں کردن — نیست سودے بجز زیاں کردن
ہر آنچہ کہ مے بایدت پیش گیر — سر ما نہ داری سر خویش گیر
ہماں کس کہ مرا کشت و باز آید پیش — مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش
بسے کآتش ظلم زد در جہاں — بر آورد از اہل عالم فغاں
بسے کہ زیں راہ برگشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند
غلامے کہ پر فتنہ باشد سرش — بیازار و بیروں کن از کشورش

نہ رہے۔ کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

بعد حرف ندا کے۔ جیسے اے کہ اصل میں تھا اے آنکہ۔ آں کو حذف کیا ؛

حسنہ

اے کہ در ذات خویش منفردی	بہ صفات کمال متحدی ؛
بس فرو رفتہ ام بہ چاہ بدی	یا حبیب الاّ کہ تنقذ بیدی

مالعجزی سواک مستندی

اور ہرکہ مخفف ہر آنکہ کا ہے۔ اور ہرچہ مخفف ہر آنچہ کا ہے ؛

مخفی نہ رہے۔ کہ صلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے۔ اور کبھی مفعول۔ کبھی مضاف الیہ۔ کبھی مبتدا۔ ان سب میں ضمیر فاعل ہی کی محذوف نہیں ہوتی۔ اکثر اور ضمیروں کو حذف کرکے موصول کو اس کے قائم مقام رکھتے ہیں۔ اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظ را نشان مفعول کا ہو۔ تو وہ لفظ را بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ ضمیر فاعل کی مثال پچھلے بیتوں میں گزری ؛

مثال ضمیر صلہ کہ مبتدا و محذوف است

آں کہ ستمگار است گنہگار است۔ اصل اس کی آں کہ او ستمگار است گنہگار است۔ لفظ او مبتدا ہے۔ کہ حذف کیا۔ اور موصول کو قائم رکھا۔ اور ستمگار خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صلہ ہوا۔ اور موصول ساتھ صلے مبتدا ہوا۔ اور گنہگار خبر ؛

اور مفعول

مثال ضمیر صلہ کہ مفعول ست و محذوف

۵ آں راکہ فلک بہ مسند عشق نشاند۔ خاک در دوست را بہ بالیں ← خواند
اصل اس کی۔ آں کہ او را فلک بر مسند عشق نشاند۔ ترکیب اس کی
یہ ہے۔ آں موصول۔ کاف صلے کا۔ نشاند فعل۔ فلک فاعل۔ اور ضمیر
او مفعول۔ لفظ را نشان مفعول کا۔ ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف
کیا۔ موصول کو اس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مفعول قرار دیا۔ اور لفظ را
نشان مفعول کا اس کے ساتھ لگایا۔ بائے موحدہ بر مسند مضاف
عشق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوئے جار کے جار
مجرور متعلق نشاند کے۔ نشاند فعل۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور
متعلق کے ملکے جملہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلے کے
ملکے مبتدا ہوا۔ دوسرا مصراع جملہ ہوکے خبر ہوا *

مثال ضمیر در صلہ کہ مضاف الیہ ست و محذوف

۔ آنکہ اقبال باشد غلام۔ بود میل خاطر بہ طاعت مدام* اصل
یہ ہے کسے کہ اقبال غلام او باشد۔ کسے موصول۔ کاف
صلے [illegible] ناقص۔ چاہتا ہے اسم اور خبر کو۔ اقبال اس کا اسم
غلام [illegible] مضاف الیہ۔ اس ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو
حذف [illegible] اس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مضاف الیہ غلام کا
[illegible] مربوط
قرار [illegible] اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہوا۔ موافق قاعدہ

فارسی کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا۔ یہ مضاف
اور مضاف الیہ ملکے خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اسم اور خبر
کے ساتھ ملکے جملۂ فعلیہ۔ اور بہ قول بعضے جملۂ اسمیہ ہو کے صلہ ہوا موصول
کا۔ موصول صلے کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا۔ دوسرا مصرع جملہ ہو کے خبر پڑا
اسی طرح سے ہے ۔ ؎ کسے را کہ گردن کشی در سرست ۔ تواضع ازو یافتن
خوشترست ٭ اصل اس کی۔ کسے کہ گردن کشی در سر او ست۔ لفظ سر
مضاف۔ ضمیر او مضاف الیہ ہے۔ سو اُس کو حذف کیا۔ موصول مضاف
الیہ سر کا ٹھیرایا۔ مضاف جو مضاف الیہ سے دور پڑا۔ اِس واسطے لفظ را
نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا۔ کسے را ہو گیا۔ گردن کشی مبتدا
در جار۔ سر مجرور۔ جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہو کے خبر پڑی مبتدا
کی۔ مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملۂ اسمیہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا۔ موصول
صلے کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا۔ دوسرا مصرع اس کی خبر ٭

یہ بھی یاد رکھو۔ کہ موصول صلے کے ساتھ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتا
ہے۔ موصول کے مبتدا ہونے کی مثالیں مذکور ہوئیں۔ وہ مثال کہ جس
میں موصول فاعل ہے۔ یہ ہے۔ آمد آں کہ او دوست من است۔ آمد فعل۔
آں موصول۔ کاف صلے کا۔ اور دوست من است جملہ صلہ ہے۔ موصول
اور صلہ ملکے فاعل ہوا آمد کا۔ اور وہ مثال کہ جس میں موصول مفعول ہے
یہ ہے۔ یافتم آں را کہ مے جستم۔ یافتم فعل با فاعل۔ آں موصول۔ کاف
صلے کا۔ مے جستم جملہ صلہ موصول کا۔ موصول صلے کے ساتھ ملکے مفعول ہوا

یا فتم کا - اور وہ مثال جس میں موصول مضاف الیہ ہے - یہ ہے - آمد غلام آں کہ نامش زید است - آمد فعل غلام مضاف - آں موصول - کاف صلے کا - نامش زید است جملۂ صلہ - پس موصول ساتھ صلے کے ملکے مضاف الیہ ہوا غلام کا - مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے فاعل ہوا آمد کا - اور وہ مثال - کہ جس میں موصول خبر ہے - یہ ہے - یار آن است کہ دیدی - یار مبتدا - آں موصول - کاف صلے کا - دیدی فعل با فاعل - صلہ ہوا موصول کا - موصول صلے کے ساتھ ملکے خبر ہوئی مبتدا کی - لفظ است نشان جملۂ اسمیہ کا - مبتدا خبر کے ساتھ ملکے جملۂ اسمیہ ہوا *

فصل در بیان عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں - اور جس چیز کو گنتے ہیں - اُس کو معدود کہتے ہیں - جیسے صد روپیہ - صد عدد ہے - اور روپیہ معدود ہے - عدد اور معدود ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں - جیسے ہزار روپیہ مے خواہم - ہزار روپیہ مفعول ہے - مے خواہم فعل با فاعل کا - حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کا - اکثر مقدم آتا ہے معدود پر - جیسے ہزار روپیہ یعنی ایسے روپے کہ ہزار ہیں - اگر صفت اور موصوف کہئے - جب بھی حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں - مبتدی کو سو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنی ضرور ہے - سو اس جدول میں مندرج ہے *

فائدہ - عدد کے لکھنے کے واسطے رقوم ہندی کی نو شکلیں مقرر

ہیں۔ وہ یہ ہیں ۔

ایک سے نو تک

ایک ۱	دو ۲	تین ۳	چار ۴	پانچ ۵	چھہ ۶	سات ۷	آٹھ ۸	نو ۹

اور ان رقموں میں لکھنے کے لئے مرتبے مقرر ہیں۔ جس مرتبے کی رقم ہو۔ اس مرتبے میں لکھنا چاہئے۔ اور جو اس مرتبہ خالی رقم سے ہو۔ وہاں نقطہ۔ کہ اس کو مجازاً صفر کہتے ہیں لکھنا چاہئے۔ مرتبے اعداد کے بے نہایت ہیں۔ تھوڑے سے مبتدی کے واسطے لکھتا ہوں۔ زیادہ حساب کی کتاب میں دیکھ لیگا۔

۱	از یک تا نہ	احاد	۱۰	از ارب تا نہ ارب	ارب
۲	از دہ تا نود	عشرات	۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۳	از صد تا نہ صد	مآت	۱۲	از کھرب تا نہ کھرب	کھرب
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف	۱۳	از دہ کھرب تا نود کھرب	عشرات کھرب
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف	۱۴	از نیل تا نہ نیل	نیل
۶	از لک تا نہ لک	لکوک	۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۷	از دہ لک تا نود لکھ	عشرات لکوک	۱۶	از پدم تا نہ پدم	پدم
۸	از کرور تا نہ کرور	کرور	۱۷	از دہ پدم تا نود پدم	عشرات پدم
۹	از دہ کرور تا نود کرور	عشرات کرور	۱۸	از سنکھ تا نہ سنکھ	سنکھ
			۱۹	از دہ سنکھ تا نود سنکھ	عشرات سنکھ

ایک سو کو یک صد۔ دو سو کو دو صد۔ تین سو کو سہ صد کہتے ہیں۔ اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے۔ اسی طرح سے یک ہزار۔ دو ہزار۔ سہ ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار۔ پھر سیکڑے۔ پھر عدد جو جدول میں ہیں لکھا پڑھا چاہئے جیسے یک ہزار یک صد و سی و یک۔ یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس +

فصل در بیان عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وہ کلمہ یا کلام ہے۔ کہ حرف عطف کے بعد واقع ہو۔ اور معطوف علیہ وہ کلمہ یا کلام ہے۔ کہ حرف عطف سے قبل واقع ہو۔ کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے۔ اور کلام کا کلام پر۔ عطف کے معنی پھیرنا معطوف کا بسبب حرف عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا اور حرف عطف کا واو ہے جس کا ترجمہ اور۔ جیسے آمد زید و بکر۔ آمد فعل۔ زید اس کا فاعل۔ وَ حرف عطف کا۔ بکر بھی بسبب عطف کے فاعل ہوا آمد کا۔ فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملۂ فعلیۃ ہوا۔ یہ عطف کلمے کا کلمے پر ہوا۔ اور کلام کا عطف کلام پہ اس مثال میں ہے۔ آں کہ ذاتش کریم است و لطفش عمیم۔ خداوند ما ست + آں کہ موصول ذاتش کریم جملۂ اسمیۃ صلہ موصول کا۔ اور واو عطف کا۔ لطفش عمیم بھی جملۂ اسمیۃ بسبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلوں کے ملکے مبتدا ہوا۔ خداوند ماست اسکی خبر۔ مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملۂ اسمیۃ ہوا۔ ترکیب میں جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی

معطوف کا ہوتا ہے۔ اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حرف عطف کے ہیں۔ جیسے آمد زید عمرو نیز بکر ہم۔ اور جیسے آمد زید یا عمرو۔ اور جیسے نہ زید آمد نہ عمرو۔ اور جیسے در ینجا کسے نیامد۔ نہ زید نہ عمرو۔

باب سوم

در ذکر معانے حروف مفردہ و حروف مرکبہ و معنے بعضے از کلمات

اس باب میں کئی فصلیں ہیں

فصل در معانے حروف مفردہ

الف وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش نہ ہو۔ اگر متحرک ہو یا اس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش ہو۔ تو وہ ہمزہ ہے۔ کہ اصل میں امزہ تھا۔ الف ہ سے بدل ہو کے ہمزہ ہو گیا۔ اور ہمزہ کو عرف میں الف بھی کہتے ہیں اور الف کئی معنی کے واسطے آتا ہے۔ اس جدول سے دریافت کرو جو آگے آویگی۔

الف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	بجائے ندا	آخر اسما	خدایا! پادشاہا! بمعنی اے خدا! اے پادشاہ
۲	برائے دعا	در مضارع	کناد۔ رساد۔ بواد۔ مخفف اس کا باد و نفی ان کی ساتھ میم کے مکناد۔ مرساد۔ مباد۔

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	بمعنے فاعل	آخر صیغۂ امر حاضر معروف	دانا۔ بینا۔ شکیبا۔ یعنی دانندہ۔ بینندہ۔ شکیبندہ ٭
۴	بمعنے واو عطف	در دو کلمہ مرادف	تگاپو۔ یعنی تگ و پو۔ تگادو۔ یعنی تگ و دو۔ بمعنے دوڑ دھوپ ٭
	ایضاً	در دو کلمۂ غیر مرادف	رستاخیز۔ یعنی رست و خیز۔ یعنی چھٹنا اور اٹھنا۔ و نزد اکثر الف رستاخیز زائد ست ٭
۵	بمعنے کثرت	در آخر صفت	خوشا۔ یعنی بسیار خوش۔ بدا۔ یعنی بسیار بد ٭
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا۔ یعنی گفت۔ و رفتا۔ یعنی رفت ٭
	ایضاً	آخر صیغۂ دعا	بادا۔ یعنی باد۔ شنوادا۔ یعنی شنواد ٭
	ایضاً	آخر اسما	شب و روز مخدوما طالبا۔ تلائے جیفۂ دنیوی در تگ ست ٭ یعنی طالب ٭
	ایضاً	اوّل اسما	اسکندر بکسر۔ اسمند بفتح۔ اشتلم بضم یعنی سکندر سمند و شتلم۔ اس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہیں ٭
	ایضاً	اوّل البعض حروف	ابر۔ ابا۔ انے بمعنی بر و با و نے کہ بمعنے نفی ست ٭
۷	برائے زاری و زار یعنی ندبہ	آخر اسما	دردا۔ دریغا۔ واغوثا۔ واحسرتا ٭
۸	برائے پیوستگی	در دو کلمۂ مکرر	دوشا دوش۔ لبالب۔ یعنی دوش پیوستہ بہ دوش و لب پیوستہ بہ لب ٭

ب

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے اتصال بمعنے ساتھ	اوّل اسما	آشنائی بہ تو چہ درد سر ست ۔ یعنی آشنائی ساتھ تیرے
۲	بمعنے در	//	رفتم بہ پاے تو کہ بہ بخشی خطاے من ۔ یعنی در پاے تو ۔
۳	بمعنے مع	//	بیا کہ دل بہ عجب لذتے ہم آغوش ست ۔ یعنی با عجب لذتے ۔
۴	بمعنے بر	//	جانم بہ لب رسیدہ بہ جانان خبر کنید ۔ یعنی بر لب رسیدہ ۔
۵	بمعنے برائے	//	بہ طواف کعبہ رفتم بہ حرم رہم ندادند ۔ یعنی برائے طواف کعبہ ۔
۶	بمعنے از	//	جمال دوست بہ دیدن نمے شود آخر ۔ یعنی از دیدن آخر نمے شود ۔
۷	بمعنے را	//	دادہ اند آنچہ بہ ما کاشکے از ما گیرند ۔ یعنی آنچہ ما را دادہ اند ۔
۸	بمعنے سبب	//	بہ جرم عشق توام مے کشند و غوغائیست ۔ یعنی بسبب گناہ عشق تو ۔
۹	بمعنے مدد	//	تازہ مے سازم بہ ناخن باز داغ خویش را ۔ یعنی بہ مدد ناخن ۔
۱۰	بمعنے موافق	//	بس در آتش دل بارہا گداخت مرا ۔ کہ اینچنین بہ مراد دل تو ساخت مرا ۔ یعنی موافق مراد دل تو ۔
۱۱	بمعنے نزدیک	//	یارب تو مرا بہ یار دمساز رسان ۔ یعنی نزدیک یار دمساز ۔
۱۲	بمعنے وسیلہ و طفیل	//	عصیان مرا دو نصف کن در عرصات ۔ نصفے بہ حسن بہ بخش و نصفے بہ حسین ۔ یعنی بوسیلہ و طفیل حسن و حسین

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱۳	بمعنے قسم	اوّل اسما	به خدائے کریم عزّ و جل ٭ یعنی قسم ہے خورم به خداے کریم عزّ و جل ٭
۱۴	براے ابتدا	"	بنام جہاں دار جاں آفریں ٭ یعنی ابتدا ہے کنم بنام جہاں دار جاں آفریں ٭
۱۵	براے مقابلہ و معاوضہ	"	پدرم روضۂ رضواں به دو گندم بفروخت ٭ یعنی بعوض دو دانۂ گندم ٭
۱۶	براے پیوستگی	درمیان دو کلمۂ مکرّر	دمبدم ساعت بساعت باد افزوں جاہ تو ٭ یعنی دم پیوستہ بدم و ساعت پیوستہ بساعت ٭
۱۷	بمعنے برابر و مانند	اول اسما	به صورت تو بتے کمتر آفرید خدا ٭ یعنی برابر و مانند صورت تو ٭
۱۸	بمعنے لائق	"	صائب کنوں که درد به درماں نماندہ است ٭ اے لائق درماں ٭
۱۹	براے تفسیر در	"	به دریا در منافع بے شمار است ٭ یعنی در دریا [illegible]
۲۰	براے تفسیر بر	"	چوں آختن رستم سکزی به لپسر بر یعنی بر پسر ٭
۲۱	بمعنے تحت و پائیں	"	گرا پاے خاطر در آید به سنگ ٭ یعنی زیر سنگ در آید ٭
۲۲	بمعنے رخ	"	به گردن فتد سرکش و تند خوے ٭ یعنی بر رخ گردن - گردن کے بل ٭
۲۳	بمعنے اضافت	"	در زر داری به زور محتاج نۂ ٭ یعنی محتاج زور نۂ - یعنی محتاج زور کا نہیں تو ٭
۲۴	بمعنے طرف	"	من رو به قبله دارم تو رو به دیر داری ٭ یعنی طرف قبله و طرف دیر ٭

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲۵	زائد	بر اسم	آں قطرہ ام کہ چرخ بہ دور افگند مرا + یعنی دور افگند مرا +
	"	بر حرف	نخواہم ندانم بجز نام تو + یعنی جز نام تو +
	"	بر افعال	بہ برد اُس بے کو مضموم پڑھو جس کا مابعد مضموم ہو۔ بہر ورد۔ جو مضموم نہ ہو تو مکسور +

ت

نمبر	معنی	موقع	مثال
ا	برائے خطاب حاضر	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بردم۔ اور بردوست یار۔ یعنی بردم بار تو۔ کبھی مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے وادمت زر اور زرت دادم۔ یعنی زر ترا۔ اگر آخر کلمے کے ہ ہو تو الف ت پر زیادہ کردو۔ جیسے خانہ اَت اگر الف یا واؤ ہو یا ے تحتانی زیادہ کردو جیسے صفایت اور بویت۔ اور کبھی یاے تحتانی نہیں زیادہ کرتے کہتے ہیں سے بوسم پات بینم روت اے جاں +
	"	علٰحدہ	واؤ معدولہ اس کے آخر زیادہ کرکے تو پڑھتے

نمبر	معنی	موقع	مثال
			ہیں۔ تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے آمدی تو۔ تو کجائی۔ زید توئی۔ غلام تو ۔
۳	بمعنے خود	آخر اسم	از بار گہت مرانم است شاہ ۔ یعنی از بارگاہ خود
۴	زائد	آخر اسم	جیسے بالش بالشت ۔

چ

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے سبب	سر جملہ	ایں طعام نخوردم چہ نے مزہ بود ۔ یعنی نہ کھایا میں نے اس سبب سے کہ بے مزہ تھا ۔
۲	برائے استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی ؟ کیا کہا تو نے۔ چیستی ؟ کیا ہے تو۔ چہ حال ست ؟ کیا حال ہے ۔
۳	برائے تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت ست جاناں کہ بہ عاشقاں نمودی۔ یعنی کیا بڑی قیامت ہے ۔
۴	برائے تحقیر	"	ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما ۔ یعنی ما چہ حقیر باشیم و دل ما چہ حقیر باشد ۔
۵	بمعنے چیز	متصل بہ حرف ہر دیدہ شد	زینت خود ساخت دولت ہر چہ را رو کرد فقر۔ مشعل شاہ از کہن دلق گدایاں روشن ست ۔ یعنی ہر چیز را رو کرد ۔

نمبر	معنی	موقع	مثال
۶	بمعنے ہرچہ	سرکلمہ وکلام	چہ باشد بیشتر بزودی فرست ۔ یعنی ہرچہ بیشتر باشد ۔
و			
علامت مضارع کی اور امر غائب کی اور نہی غائب کی ہے۔ آخر کلمہ کے آتی ہے۔ اور ماقبل اس کا مفتوح ہوتا ہے ۔			
ش			
۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے۔ جیسے دادمش انعام و انعامش دادم۔ ماقبل اس کا مفتوح ہوتا ہے۔ اگر کاف بیانی ماقبل اس کے ہو۔ تو کسرہ پڑھو۔ جیسے کِش۔ اگر ہ والے کلمے کے بعد ہو۔ تو بعد ہ کے ہمزہ مفتوح زیادہ کرو۔ جیسے خانہ اش۔ کاشانہ اش۔ کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسے غلامش۔ اگر مضاف وہ کلمہ ہو۔ کہ جس کے آخر الف یا واو ہو۔ تو بعد الف کے یا واو کے یاے تحتانی مفتوحہ زیادہ کرکے شین سے ملا کر پڑھتے ہیں جیسے خویش بویش صفایش۔ اور

نمبر	معنی	موقع	مثال
			کبھی یاے تحتانی مفتوح نہیں بھی لاتے ہیں پڑھتے ہیں خوش - پوش - صفاش - جفاش *
۲	بمعنے حاصل مصدر	بعد صیغۂ امر حاضر معروف	جیسے کوشش و کشش بمعنے کوشیدن و کشیدن - ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور ہوتا ہے
۳	زائد	آخر کلمہ	خودش آمد - یعنی خود آمد
		ک	
۱	براے علت و سبب	درمیان دو جملہ	بر درت آدم کہ لطف کنی - یعنی بر درت آدم بدیں سبب کہ لطف کنی *
۲	براے بیان	سر جملہ بعد سبیّن	دل کہ در بر داشتم دادم ترا * دل سبیّن است و کاف بیانیہ سر جملۂ بیان -
"		بر جملۂ مقولہ	گفتم کہ گلے بچینم از باغ * یعنی گفتم ایں کہ گلے بچینم از باغ *
"		بعد موصول بر جملۂ صلہ	اے آں کہ بہ ملک خویش پایندہ توئی * آں موصول و کاف صلہ *
۵	"	بعد موصول محذوف	اے کہ بردی دلم کجا رفتی * یعنی اے آں کہ بردی دلم کجا رفتی *

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	برائے مفاجات یعنی ناگاہ و یکایک	درمیان دو جملہ	بودیم بے خبر کہ سپاہ عدو رسید۔ یعنی ناگاہ و یکایک ۔
۴	برائے عطف	درمیان دو جملہ	اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند۔ کہ خر لنگ جاں بہ منزل برد۔ یعنی اسپ بماند و خر لنگ جاں بہ منزل برد۔
۵	برائے ربط	جملۂ معترضہ کہ در جملۂ دیگر باشد	دل کہ طومار وفا بود من محزوں را ۔ پارہ کردند ندانستہ بتاں مضموں را ۔ طومار وفا بود جملۂ معترضہ۔ کاف بیانیّہ ۔
۶	برائے استفہام بمعنے کدام	ایک جزو جملہ کا ہوتا ہے	اگر جملۂ اسمیّہ ہو۔ تو کاف استفہام کا جزو پڑتا ہے۔ جیسے این مرد کیست۔ این مرد مبتدا۔ کاف استفہام کا خبر۔ اور است علامت جملۂ اسمیّہ کی۔ اگر جملۂ فعلیّہ ہو۔ تو فاعل ہوگا۔ جیسے کہ آمد۔ یا مفعول ہوگا۔ جیسے کرا زدی۔ کلمۂ زدی فعل با فاعل۔ کاف استفہام مفعول۔ اور لفظ را نشان مفعول ہوگا ۔ استفہام کیا ہے۔ پوچھنا ایک بات کا وہ

نمبر	معنی	موقع	مثال
			تین طرح ہے - ایک استفہام اقراری ہے کہ جس سے اقرار دریافت ہو - جیسے ؎ دوش در بزم تو آزردہ و ناشاد کہ بود؟ من نہ بودم ہدف ناوک بیداد کہ بود؟ ترجمہ - کل رات تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد کون تھا - میں نہ تھا نشانہ ظلم کا کون تھا - اس کلام سے اقرار ہُوا - کہ شاعر کہتا ہے - تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد اور نشانہ ظلم کا میں تھا + دوسرا استفہام انکاری کہ اُس سے انکار معلوم ہو - جیسے ؎ کہ مے گوید کہ بہ عزم سفر بست ؟ بہ قتل عاشق مسکیں کمر بست + ترجمہ - کون کہتا ہے - کہ سفر کے قصد پہ کمر باندھی - واسطے مار ڈالنے عاشق مسکین کے کمر باندھی + تیسرا استفہام استخباری وہ ایک بات کا

مثال	موقع	معنی	نمبر
پوچھتا ہے۔ نہ اقرار ہے نہ انکار۔ جیسے ؎ لالہ رخا! سمن برا! سرو روان کیستی ؟ سنگ دلا! ستمگرا! آفت جان کیستی ؟ یعنی پوچھتا ہے شاعر۔ اے لالہ رُخ سمن بر! سرو رواں یعنی معشوق کس کا ہے تو ؟ اے سنگ دل ستمگر! آفت جاں کس کا ہے تُو ؟			
اِس کاف کے باعث پہلے جملہ سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے۔ جیسے ؎ نہ من برآں گل عارض غزل سرایم و بس۔ کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند ٭ فقط میں ہی اس گُل رخسار پر غزل خواں نہیں ہوں۔ بلکہ بُلبُل تیرے یعنی عاشق تیرے ہر طرف سے ہزاروں ہیں۔ دوسرے مصرعہ کی ترقی ظاہر ہے ٭	درمیان دو جملہ	بمعنے بلکہ	۷
ترک احسان خواجہ اولے تر۔ کاحتمال جفاے تواباں ٭ یعنی از جفاے تواباں یعنی	براسم بجاے از	بمعنے از	۸

نمبر	معنی	موقع	مثال
			دربانان +
۹	براے تصغیر وزائد نیز	آخر اسم ماقبل مفتوح	ماقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے - جیسے بط اور بطک اور طفل وطفلک - مرد اور مردک - پسر اور پسرک وچوں زلو و زلوک +
۱۰	بمعنے ہر کہ	بر ہر کلمہ از کلمات جملہ	دگر کشور آباد بیند بہ خواب - کہ دارد دل اہل کشور خراب + یعنی ہر کہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند +
۱۱	براے تائید مانند کاف علت	درمیان دو کلام	محبت کے رودگر استخوانم توتیا گردد - کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بو را + محبت کب جاوے اگرچہ استخواں سرمہ ہو جاویں - کس واسطے صندل گھسنے سے بو کا نقصان نہیں ہوتا - اس کاف سے پہلی بات کی تائید ہوئی +
۱۲	براے تشبیہ بمعنے چنانکہ	درمیان دو کلام	چناں مے خورد زنگئے خام را - کہ زنگی خورد مغز بادام را + ترجمہ - ایسا کھاتا ہے سکندر کچے زنگی کو - کہ جیسے زنگی کھاوے مغز بادام کو + دوسرے مصرع میں تشبیہ ہے

مثال	موقع	معنی	نمبر
پہلے مصرع کی ۔			
مولانا روم سے فرماتے کہ چنیں بنماید و گہ ضد این۔ جز کہ حیرانی بناشد کار دیں۔ یعنی جز حیرانی بناشد کار دیں ۔	درمیان کلام	زائد	۱۳
جیسے زید آمد کہ عمرو۔ یعنی زید آمد یا عمرو ۔	درمیان دو کلمہ	برائے تردید بمعنے یا	۱۴
م			
ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے۔ جیسے کردم۔ کیا میں نے۔ آمدم آیا میں۔ اور کبھی مفعول ہوتا ہے۔ جیسے چہ فرمائیم؟ کیا فرماتا ہے تو مجھ کو؟ اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے مابعد مضاف کے۔ جیسے غلامم غلام میرا۔ یا قبل مضاف کے۔ جیسے سعدی شیرازی کا قول ہے تولائے مردان ایں پاک بوم۔ برانگیختم خاطر از شام و روم۔ برانگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا۔ یعنی خاطرم از شام و روم برانگیخت۔	آخر کلمہ	متکلم ضمیر متصل	

نمبر	معنی	موقع	مثال
			کبھی میم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے اور مضاف اُس کا ماقبل فعل کے ہوتا ہے۔ ؎ بتان وفادشمن و بے مروّت۔ ازیں زندگی دل بیرداشتنم * یعنی دلم ازیں زندگی برداشتند۔ کبھی اس میم کو حذف بھی کرتے ہیں۔ جیسے ؎ گفتم کہ گلے بچینم از باغ۔ گُل دیدم و مست شد بُوے * یعنی مست شدم بُوے *
۲	بمعنے خود	آخر کلمہ	بہ لطفم بخواں یا براں از درم۔ ندارم بجز آستانت سرم * یعنی سر خود *
۳	براے نہی	اوّل صیغۂ امر حاضر و اوّل صیغۂ مضارع و دعا	جیسے کُن پر میم آیا مکُن ہُوا۔ یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور جیسے رساد۔ مرساد۔ باد۔ مباد۔ کناد۔ مکناد *
۴	براے وصفیت اعداد	آخر اعداد	جیسے یکم۔ دوُم۔ سوُم۔ یہ میم ساکن ہوتا ہے اور ماقبل اُس کا مضموم *

نمبر	معنی	موقع	مثال
			ن
۱	برائے نفی	بر ماضی و مضارع و مستقبل و حال	نکرد۔ نکند۔ نخواہد کرد۔ نے کند۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے ٭
۲	برائے نہی	بر امر غائب	باید کہ نکند۔ باید کہ نکردہ شود۔ یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے ٭
۳	برائے استفہام	اوّل کلمہ	استفہام اقراری سے خلاصہ گلستش سرو دست پائے کہ بارے نگفتم کہ این جا مپائے؟ یعنی گفتم۔ استفہام استخباری۔ جیسے کسی سے پوچھو۔ این طعام نے خوری؟ یعنی مے خوری یا نے خوری۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اگر نون کو علیحدہ لکھیں۔ تو چاہئے کہ ہائے مختفی آخر کو زیادہ کریں۔ جیسے نہ۔ اور کبھی ہائے مختفی یائے تحتانی سے بدل ہوتی ہے۔ اور فتحہ نون کا کسرہ سے۔ جیسے نے۔ اور کبھی نے کو مکرر بھی لاتے ہیں۔ کہ اس سے کلام سابق کی نفی مراد

مثال	موقع	معنی	نمبر
ہوتی ہے۔ جیسے زید در خانہ است نے نے بہ سفر رفتہ است +			
جیسے رفتن اور آمدن۔ یہ نون ساکن ہوتا ہے +	آخر کلمہ بعد تا سے فوقانی یا دال	برائے مصدر	۴
جیسے ریمن منسوب بہ ریم۔ اور جوشن منسوب بہ جوش یعنے ملقہ۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ نون مخفّف آں کا ہے۔ کہ واسطے نسبت کے ہے +	آخر اسم	برائے نسبت	۵
جیسے پاداش۔ پاداشن۔ زیبا۔ زیباں۔ سو۔ سوں۔ یہ۔ چوں +	آخر کلمہ	زائد	۶

بیان واو

واو اصلی جو جزو کلمہ کی ہے۔ دو قسم پر ہے۔ معدولہ اور ملفوظی۔ معدولہ وہ کہ پڑھنے میں نہ آوے۔ جیسے ان کلموں میں ہے۔ خورد وخوش وخویش وخواجہ وخود۔ اور ملفوظی وہ ہے۔ کہ پڑھنے میں آوے۔ وہ بھی دو قسم پر ہے۔ معروف ومجہول۔ معروف۔ جیسے نور اور ظہور میں اور مجہول۔ جیسے زور اور شور میں۔ واو ملفوظی جو جزو کلمہ کی نہو۔ اُس کے کئی معنی ہیں +

نمبر	معنی	موقع	مثال
			معنی واو
۱	برائے عطف	درمیان معطوف و معطوف علیہ ۔	جیسے آمد زید و عمرو ۔ آیا زید اور عمرو ۔ واو عطف کی ۔ زید معطوف علیہ ۔ اور عمرو معطوف ۔ حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے +
۲	برائے لزوم	درمیان لازم و ملزوم	ـہ اگر دعوتم رد کنی ۔ ور قبول ۔ من و دست و دامان آل رسول ۔ دست و دامان آپس میں لازم اور ملزوم ہیں +
۳	برائے استبعاد یعنی دوری	درمیان دو کلمہ کہ باہم بُعد داشتہ باشند	ـہ من و انکار شراب! این چہ حکایت باشد ۔ غالباً این قدرم عقل کفایت باشد ۔ درمیان من و انکار شراب استبعاد است یعنی دوری و تفاوت بسیار +
۴	برائے تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پسر اور پسرو یعنی پسر خُرد +
۵	بمعنے حال	درمیان دو جملہ	زدم زید را و پدرش استادہ بود یعنی زدم زید را در حالے کہ پدرش استادہ بود +
۶	زائد	سر کلمہ	جیسے لیک ۔ ولیک ۔ لیکن ۔ ولیکن +

بیان ہا

ہ اوپر دو قسم کے ہے ملفوظی اور مختفی۔ ملفوظی وہ جو آخر کلمے کے ہو اور
پڑھنے میں آوے۔ جیسے گرہ و زرہ میں اور جمع میں برقرار رہتی ہے۔ جیسے
گرہہا اور زرہہا۔ اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے گرہک
و زرہک۔ اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے۔ جیسے گرہِ من۔ و زرہِ من۔
مختفی وہ ہے۔ کہ پڑھنے میں نہ آوے۔ جیسے جامہ اور خامہ میں جمع میں
حذف ہوتی ہے۔ جیسے جامہا و خامہا۔ اور کاف تصغیر جو آخر میں لاویں۔ تو
وہ کاف فارسی سے بدل ہوتی ہے۔ جیسے جامگک و خامگک۔ اگر الف
و نون سے جمع کریں یا یاے مصدری لگاویں۔ جب بھی کاف فارسی
سے بدل ہوگی۔ جیسے پیادگاں۔ درودگاں۔ اور آزردگی و افسردگی ٭
وہ ہاے مختفی کہ جزو کلمے کی نہ ہو اس کے کئی معنی ہیں ٭

معنے ہا

مثال	موقع	معنی	نمبر
دندانہ منسوب بہ دنداں۔ دستہ منسوب بہ دست۔ اسی طرح سے یک سالہ منسوب بہ یک سال۔ یک ماہہ منسوب بہ یک ماہ۔ اسی طرح سے یک روزہ۔ و یک شبہ ٭	آخر اسما	براے نسبت	۱
جیسے آمدہ یعنی آمدہ است۔ رفتہ یعنی رفتہ است	آخر ماضی مطلق	بمعنے است	۲

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	برائے اظہار فتحہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ و خامہ و بندہ و شگوفہ ◆
۴	زائد	"	پیچال پیچالہ بمعنے پنبہ - آچار آچارہ - غنجار غنجارہ بمعنے گلگونہ ◆
یاے تحتانی معروف			
۱	برائے خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کردی کیا تو نے - آمدی آیا تو ◆
۲	برائے نسبت	آخر اسما	جیسے باد بہاری یعنی باد منسوب بہ بہار - و اسب عربی و جوز ہندی ◆
۳	برائے مصدر	آخر اسم فاعل و اسم مفعول لفظی و معنوی	جیسے بخشندگی و افسردگی - یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن - غریب نوازی و زر ریزی یعنی نواختن غریب و ریختن زر ◆
۴	برائے لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن ◆
۵	برائے فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ - کسبی بمعنی کسب کنندہ - اگر یاے فاعلیت را یاے نسبت گویند میتواند شد - گشتی منسوب بہ گشت - و کسبی

نمبر	معنی	موقع	مثال
			منسوب بہ کسب

یاے مجہول

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	یاے تنکیر یعنی نکرہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کسے کے معنے کس غیر معین۔ اور نکرہ غیر معین کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سابقے میں اس کا بیان ہوچکا ہے۔
۲	براے وحدت بہ معنے یک	"	جیسے بزرگے و عزیزے فرمود۔ یعنی یک بزرگ و یک عزیز فرمود۔
۳	براے تعظیم	"	جیسے فلاں مردے ست۔ یعنی مرد بزرگ
۴	براے استمرار	آخر ماضی	جیسے کردے میکردے و ہمیکردے۔ کرتا تھا وہ۔ اسی طرح سے گفتے کہتا تھا وہ۔
۵	یاے تعریف یعنی معرفہ کردن	آخر اسم	یہ بھی یاے موصول ہے۔ اس کے بعد کاف صلہ اور جملہ صلہ کا ہوتا ہے۔ جیسے بیت سعدی سے مردے کہ یک جو خیانت نہ دید۔ بہ کارش نیامد چو گندم چید۔ مرد نکرہ تھا۔ یاے موصول اور صلہ سے معرفہ ہوگیا۔ اور جیسے مرادے کہ داشتم حاصل شد۔ یعنی مراد معین۔

فائدہ۔ آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں۔ فارسی میں نہیں آتے۔ وہ یہ
ہیں۔ ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ لفظ شصت اصل میں شست تھا
اور لفظ صد۔ سد۔ سین کو صاد سے بدلا۔ اور چار حرف مخصوص فارسی
کے ہیں۔ عربی میں نہیں آتے۔ وہ یہ ہیں۔ پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اگر لاتے ہیں
عربی میں۔ تو پ کو ف سے۔ چ کو صاد سے۔ گاف کو جیم تازی سے
بدل کے لاتے ہیں۔ اور ژ بدل ہی نہیں ہوتی ؏

فصل در ذکر تبدل حرف مفرد بہ حرف دیگر

جس حرف کو بدلتے ہیں اُس کو مبدل کہتے ہیں۔ اور جس حرف سے بدلتے
ہیں اُس کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ اس جدول سے مع مثال دریافت کرو
جدول یہ ہے ؏

مبدل	مبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
ی	دال مہملہ	بایس	پدیس	معروف	باآں	بادان	معروف
	یائے تحتانی	اکدش	یکدش	دو رگہ کہ پدرش از قومے و مادرش از قومے باشد۔	اوستان	بیغارہ	مخفف
[illegible]	ثا	زباں	ثفالہ	معروف	زبانہ	نفالہ	شعلہ
	واو	خوابیدا	خواد	″	اوتبا بزرگ	آوزنگ	معروف
	م	نخوذب	نخودم	دانہ انگور			

مبدل	مبدل منه	مثال	مثال	معنی	مثال	مثال	معنی
باے فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	باے موحده	پژوه	بژوه	نام شهر			
تاے فوقانی	دال مهمله	دستاس	دسداس	چکی	بت	بد	معروف
	طاے مهمله	ستبر	سطبر	پرکار	توتیا	طوطیا	سرمه
	ثاے مثلثه	کیومرث	کیومرت	نام پادشاه	تنک	ثنک	بت
ثاے مثلثه	تاے فوقانی	حلتیث	حلتیت	هینگ	کثیرا	کتیرا	نام قسمے از گوند
جیم تازی	زاے تازی	رجه	رزه	ریسمان بکم از پنبه	چرچه	چرزه	بچۂ مرغ
	زاے فارسی	کج	کژ	معروف	لجن	لژن	گل سیاه از ته آب یعنی گاده
	شین معجمه	کاج	کاش	درخت صنوبر یعنی کاشکے	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کاف فارسی	آخشیج	آخشیگ	عنصر			
	تاے فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ			
جیم فارسی	شین معجمه	نخچه	نخشه	شعله آتش	کاچی	کاشی	ظرف [illegible]
	زاے فارسی	پاچنگ	پاژنگ	دریچه پاپوش			
	صاد مهمله	چندن	صندن	نام ملک	چندل	صندل	چوب معروف

مبدل	مبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
فاے مهمله	هاے هوز	نخچیر	ناچیر	نام پهلوان پسندیده	خاک	هاک	معروف
	غین معجمه	سیخ	سیغ	چیز راست مثل الف	تاخ	تاغ	نام درخت که در آتش چوب آن دیر ماند
	قاف در ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن			
دال مهمله	تاے فوقانی	دراج	تراج	تیهو	کدخدا	کتخدا	صاحب خانه
	ذال معجمه	آذر	آدر	آتش	خدمت	خذمت	معروف
ذال معجمه	دال مهمله	استاذ	استاد	اخوند	نبیذ	نبید	شراب
راے مهمله	لام	سورخ	لوخ	[illegible] و نام گیاه	غبار	غیال	[illegible]
زاے معجمه	جیم فارسی	پزشک	پچشک	طبیب و حکیم			
	جیم تازی	پوزش	پوجش	عذر	آویز	آویج	امر از آویختن
	غین معجمه	گریز	گریغ	امر از گریختن	آمیز	آمیغ	امر از آمیختن
	سین مهمله	ایاز	ایاس	نام غلام محمود	رنگز	زنکس	کجک فیلبانان
سین مهمله	هاے هوز	آماس	آماه	ورم	خروس	خروه	مرغا
	صاد مهمله	شست	شصت	ساٹھ	سد	صد	سو
	جیم فارسی	خروس	خروچ	مرغا			
	جیم تازی	ریواس	ریواج	نام میوه ترش مزه			
	شین معجمه	پاپوس	پاپوش	جوتہ	فرسته	فرشته	معروف

مبدل	مبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
شین معجمہ	سین مہملہ	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک	مینا
	جیم فارسی	پاشان	پاچان	پاشندہ			
	جیم فارسی	کاش	کاچ	بھتنی کا شکے و درخت صنوبر			
صاد مہملہ	سین مہملہ	صماخ	سماخ	پردہ گوش	قفص	قفس	پنجرا
غین معجمہ	کاف فارسی	رغام	رگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف ترکی	چناغ	چناق	ریزے کا نشیمہ زین اسپ	اياغ	اياق	پیالہ
قاف	کاف فارسی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادت خانہ			
	غین معجمہ	قالیچہ	غالیچہ	نوعے از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
ف	واو	فام	وام	رنگ	فرنج	ورنج	فرشتہ و کرتہ یعنی نکردہ و کفل اسپ
کاف فارسی	خاے معجمہ	شتاماک	شتاماخ	سینہ بند زناں و غلاف معروف	شتاماکچہ	شتاماخچہ	سینہ بند زناں
	غین معجمہ	پرگالہ	پرغالہ	پارہ ہر چیز	گزگاو	غزگاو	سراگاسے
	"	گلولہ	غلولہ	غلیلہ	گلیواز	غلیواز	چیل
کاف فارسی	جیم عربی	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شہر
	دال مہملہ	اورنگ	اورند	تخت	آونگ	آوند	الگنی

مبدل	مبدل منه	مثال		معنی	مثال		معنی
لام	راے مهمله	زلو	زرو	جونک	پرکاله	پرکاره	پارهٔ هر چیز
میم	نون	کنجیم	کنجین	[illegible]	بام	بان	معروف
نون	لام	نیلوفر	لیلوفر	معروف	چندن	چندل	چوب معروف
واو	باے موحده	نوشته	نبشته	معروف			
	باے فارسی	دام	پام	رنگ			
	فا	یاوه	یافه	گمشده و بیهوده			
ہاے ہوز	حاے حطی	ہیز	حیز	نامرد			
	جیم عربی	ماه	ماج	معروف	ناگاه	ناگاج	یکایک
	ہمزۂ ملینه در اضافت	خانه	خانۂ من	معروف	خامه	خامۂ تو	معروف
	بکاف عجمی در تصغیر و جمع و ق یا	خامه	خامگک	معروف	دیوانه	دیوانگان دیوانگی	معروف
یا	جیم در سریانی و انگریزی	یوسف	جوسف	نام پیغمبر	یونس	جونس	نام پیغمبر

پوشیده نه رہے۔ جس جس مقام میں استادوں نے ان حرفوں کو بدلا ہے۔ انہی مقاموں میں بدلنا درست ہے۔ اس قیاس پر ہر ایک جگه بدلنا درست نہیں۔

فصل در بعضے حروف مرکب که درین جدول مرقوم مے گردد

[illegible]	[illegible]	معنی	مثال
۱	از	برائے ابتدائے زمان	از صبح حاضرم - یعنی از ابتدائے صبح +
۲	"	برائے ابتدائے مکان	از خانہ تا بازار رفتم - یعنی ابتدائے رفتنم از خانہ است و انتہا تا بازار +
۳	"	بمعنے بعض در حکم اسم	گرفتم از دراہم یعنی گرفتم بعض دراہم - از بمعنے بعض مضاف - دراہم مضاف الیہ دونوں ملکے مفعول ہیں گرفتم کے +
۴	"	زائد	از برائے خدا - از بہر من - از پے تو - یعنی برائے خدا و بہر من و پے تو +
۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب - مال و نظر ہر دو مظروف اند و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف +
۲	"	زائد بر افعال	در افگند - در سازد +
۳	"	زائد بعد اسمیکہ پیوستہ بائے موحدہ باشد	بہ دریا در - یعنی بہ دریا +
۱	بر	بمعنے بالا	بر بام رفتم - و بر تو دعوے دارم +
۲	"	زائد بر افعال	بر انداختن - بر افگن +
۳	"	زائد بعد اسمے کہ پیوستہ بائے موحدہ باشد	+ بپسر پت یعنی بر پسر +

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۱	را	نشان مفعول کا	زدم زید را۔ زید مفعول را نشان مفعول +
۲	"	نشان مضاف الیہ	زید را غلام۔ یعنی غلام زید۔ زید مضاف الیہ را نشان مضاف الیہ +
۳	"	بمعنے براے	خدا را بہ بخشا۔ یعنی براے خدا۔ وچرا۔ یعنی براے چہ +
۴	"	گاہے بمعنے از	قضا را۔ یعنی از قضا +
۱	با	براے معیت یعنی ہمراہی	آمدم با زید۔ یعنی ہمراہ زید +
۱	تا	براے ابتدا	تا عشق آمد۔ عقل رفت یعنی از ابتداے آمدن عشق +
۲	"	براے انتہا	از صبح تا شام۔ یعنی تا انتہاے شام +
۳	"	بمعنے مادام یعنی جب تک	تا جہاں باشد تو باشی۔ یعنی جب تک +
۴	"	بمعنے سبب وچرا	بیا تا ترا خدمت کنم +
۵	"	بمعنے زنہار و ہرگز	زصاحب غرض تا سخن نشنوی۔ یعنی زنہار نشنوی +
۱	چوں	براے شرط	چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیروں شو +
۲	"	براے استفہام	نداند شب پاسباں چوں گذشت +
۳	"	براے تشبیہ	رویت چوں ماہ +

نمبر	حرف	معنی	مثال
۱	چو	برائے شرط	چو باز آمدی ماجرا در نوشت ۰
۲	"	برائے تشبیہ	چو گلبن بخند و چو بلبل بگوے ۰
۱	بے	برائے نفی اسمے کہ صفت بناشد	بے عقل و بے خرد یعنی لفظ عقل و خرد صفت کدام موصوف نے تواند شد ۰
۱	نا	نفی صفت کند	نا عاقل و نا خرد مند ۰
۱	نہ و نے	برائے نفی	نہ مرا یار و نے مددگار است ۰
۱	ہرگز	برائے تاکید	ہرگز میا ۰
۱	اگر۔ گر۔ ار۔ ور	برائے شرط	گر نشینی در نجینی جائے تست
۱	مگر	برائے استثنا	ہمہ یاراں آمدند مگر زید ۰
۲	"	بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانۂ ۰
۱	اَے	برائے ندا	اے دوست! اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم ۰
۱	مے	بر ماضی برائے استمرار بر مضارع برائے حال	میکرد۔ ہمیکرد۔ میکند۔ ہمیکند ۰
۱	ہم و نیز	برائے عطف	زید آمد ہم بکر خالد نیز ۰
۱	کاش۔ کاشکے کاج	برائے تمنا	کاش بیائی۔ کاشکے عدد بمیرد ۰

شمار	حرف	معنی	مثال
۱	آیا	برائے استفہام	آیا کسے ہست۔ کہ جوان مردی کند؂
۱	یا	برائے تردید درمیان دو امر کہ یکے ازاں متحقق بود	زید آمد یا عمرو۔ زید نشستہ است یا رفت؂
۱	لیکن ولیکن لیک ولیک	برائے استدراک واسطے دور کرنے اس وہم کے۔ کہ سننے والے کو پہلی بات سے پیدا ہوا ہو	جیسے زید نشستہ است لیکن عمرو رفت۔ زید اور عمرو کا نشست میں اتفاق ہوتا تھا۔ زید نشستہ است کے کہنے سے سننے والے کو وہم ہوا۔ کہ عمرو بھی بیٹھا ہوگا۔ اس وہم کے دور کرنے کو کہا۔ لیکن عمرو رفت؂

پوشیدہ نہ رہے؂ کہ جس اسم پر کوئی حرف ان حرفوں میں سے آتا ہے۔ اگر وہ اسم مفرد ہے۔ یعنی اور کسی اسم سے لگاؤ نہیں رکھتا تو اس اسم کے آخر۔ اور اگر وہ لگاؤ رکھتا ہے۔ تو جس جگہ لگاؤ تمام ہو اس جگہ ہندی ترجمے میں ایک کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے مخصوص ہے۔ چنانچہ اس جدول میں پہلے ہر سطر کے وہ حرف اور اس کے بعد معنی سے وہ کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے مقرر

ہے۔ بعد اس کے مثال اسم مفرد کی۔ کہ اور کسی اسم سے لگاؤ نہ رکھتا ہو۔
اور بعد اس کے مثال اس مرکب کی۔ کہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھتا
ہو۔ اور ان مثالوں کا ترجمہ (سرخی) سے ہر ایک مثال کے نیچے
لکھا ہے۔ مبتدی دریافت کرنے۔ کہ کام کی بات ہے ٭

حروف جار	معنی ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بہ یک اضافت	مثال اسم مرکب بہ دو اضافت
از	سے	از خانہ گھر سے	از خانۂ زید گھر زید کے سے	از خانۂ برادر زید گھر بھائی زید کے سے
برائے واسطے	کے	برائے خدا واسطے خدا کے	برائے بندگان خدا واسطے بندوں خدا کے	برائے خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندوں خدا کے
بہ واسطے ساتھ	کے	بخدا واسطے خدا کے	بہ بندگان خدا واسطے بندوں خدا کے	بہ خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندوں خدا کے
چو چوں مانند	کے	چوں ماہ مانند چاند کے	چوں نور ماہ مانند نور چاند کے	چوں نور ماہ آسمان مانند نور چاند آسمان کے
بجز سوا	کے	بجز زید سوا زید کے	بجز غلام زید سوا غلام زید کے	جز برادر غلام زید سوا بھائی غلام زید کے
در میں بیچ	میں کے	در خانہ گھر میں بیچ گھر کے	در خانۂ دوست دوست کے گھر میں بیچ گھر دوست کے	در خانۂ برادر دوست دوست کے بھائی کے گھر میں بیچ گھر بھائی دوست کے

حرف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بہ یک اضافت	مثال اسم مرکب بہ دو اضافت
بر	پر	بر تخت تخت پر	بر تخت شاہ بادشاہ کے تخت پر	بر تخت شاہ ہند ہند کے بادشاہ کے تخت پر
اوپر		اوپر تخت کے	اوپر تخت بادشاہ کے	اوپر تخت بادشاہ ہند کے
با ساتھ	سے	با زید ساتھ زید کے	با برادر زید ساتھ بھائی زید کے	با غلام برادر زید ساتھ غلام بھائی زید کے
بے بغیر	کے	بے اختیار بغیر اختیار کے	بے یاد پروردگار بغیر یاد پروردگار کے	بے یاد پروردگار عالم بغیر یاد پروردگار عالم کے

فصل در اصناف کلمات کہ ہر صنف برائے معنے خاص مقرر است۔ درین جدول مع مثال مذکور مے گردد

حروف زائدہ				
حروف کہ برائے زینت کلام آمدہ در	ب	بگفت و بگوید و بگو	یعنی	گفت و گوید و گو
	مر	منت مر خدا را	"	منت خدا را
	در	در ساخت	"	ساخت
	بر	بر جہید	"	جہید
	فرا	فرا رفت	"	رفت
	فرو	فرو خواند	"	خواند
	وا	وا گذارند	"	گذارند

	خود	من خود چہ کسم	یعنی	من چہ کسم
	ہے	بہہ رفتی	"	رفتی
	ین	نخستین و کمترین	"	نخست و کمتر
علامات معنی خداوند	مند	مستمند و آرزومند	"	خداوند مست و خداوند آرزو
	گار	ستمگار و گنہگار	"	خداوند ستم و خداوند گناہ
	ور	تاجور - ہنرور - رنجور - و مزدور	"	خداوند تاج - خداوند ہنر خداوند رنج - و خداوند مزد
علامات معنی فاعلیت	گر	شیشہ گر - کاسہ گر	"	سازندۂ شیشہ - سازندۂ کاسہ
	ان	خنداں و گریاں	"	خندہ کنندہ و گریہ کنندہ
	ار	خریدار - فروختار	"	خرید کنندہ و فروخت کنندہ
کلمہ کہ بمعنے بسیار آید	لاخ	سنگ لاخ - دیو لاخ - رود لاخ	"	بسیار سنگ - و بسیار دیو و بسیار رود
علامات معنی مانند کہ در آخر اسما آید و معنی لفظ وار و لفظ سان در اردو	دس	حوردس بدال مہملہ و سین مہملہ	"	مانند حور
	دیس	حوردیس بدال مہملہ و یائے مجہول	"	مانند حور
	وان	پلوان	"	مانند پل - یعنی بند کھیت کی
	ون	پیلون - استرون	"	مانند پیل - مانند استر
	وند	پولادوند - خداوند	"	مانند پولاد - مانند خدا
	آوند	خویشاوند	"	مانند خویش
	بس فش وش	شیربس - شاہ فش - ماہ وش	"	مانند شیر - مانند شاہ مانند ماہ

(ایں علامتہا [illegible] موصوف [illegible] ... بزرگان ... ساں [illegible])

	آسا	شیر آسا - مرد آسا - رستم آسا	یعنی	مانند شیر - مانند مرد - مانند رستم
	وار	بزرگوار - بنده وار	"	مانند بزرگ - مانند بنده
	سان	شیر سان - فرشته سان	"	مانند شیر و مانند فرشته
علامات صفت ظرفیت و بسیاری	سار	خاکسار - سبکسار	"	مانند خاک و مانند چیز سبک
	"	شاخسار و نمک سار	"	بسیار شاخ و جای شاخ و بسیار نمک و جای نمک
	بار	دریا بار - رود بار	"	بسیار دریا و جای دریا و بسیار رود و جای رود
	زار	گلزار - لاله زار	"	بسیار گل و جای گل و بسیار لاله و جای لاله
	ستان	گلستان و دبستان مخفف ادبستان	"	بسیار گل و جای گل و جای ادب یعنی مکتب
علامات صفت لیاقت	وار	شاهوار - گوشوار	"	لائق شاه و لائق گوش
	انه	شاہانه - مردانه	"	لائق شاه و لائق مرد
	گان	شایگان رایگان - در اصل شاهگان راهگان	"	لائق شاه و لائق انداختن بر راه
علامات صفت محافظت	بان	دربان - فیل بان	"	نگهبان در و نگهبان فیل
	دار	پرده دار - راز دار	"	نگهبان پرده و نگهبان راز

علامات معنی نسبت	آن	ایران - توران	یعنی	منسوب به ایرج و منسوب به تور - پسران فریدون
	انه	سالانه - ماہانه - روزانه	"	منسوب به سال - منسوب به ماه - منسوب به روز
	ن	ریمن - جوشن		منسوب به ریم بمعنے چرک جراحت - و منسوب به جوش بمعنے حلقه
	ویه	راہویه - سیبویه		منسوب به راه - و منسوب به سیب که رخساره اش چون سیب بود
علامات معنی رنگ	وام	سبزوام - زردوام	"	سبز رنگ - زرد رنگ
	فام	سرخ فام - سفید فام	"	سرخ رنگ - سفید رنگ
	بام	سبز بام - سرخ بام	"	سبز رنگ - سرخ رنگ
	گونه	زرد گونه - گلگونه	"	زرد رنگ - سرخ رنگ
	گون	گلگون - سیم گون	"	رنگ گل - رنگ سیم
	جرده	سیاه جرده مختص بلفظ سیاه	"	سیاه رنگ
	جرته	سیاه جرته مختص بلفظ سیاه	"	سیاه رنگ
علامات مصدری	یاے معروف	بخشندگی - شرمندگی کام بخشی	"	بخشیدن و شرمنده بودن و کام بخشیدن - است

					آخر بخشندہ و شرمندہ بہ کاف فارسی بدل شد
	ار	گفتار - رفتار	یعنی	گفتن - رفتن	
	ش	آمرزش - بخشش	"	آمرزیدن - بخشیدن	
کلمات ظرفیت	دان	قلمدان - نمکدان	"	جاے قلم داشتن - جاے نمک داشتن	
کلمات ظرفیت	وند	آوند در اصل آب وند	"	جاے آب داشتن	
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	خوب	خوب دویدم	"	بہت دوڑا ہیں
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	نیک	نیک نگریستم	"	غور کرکے دیکھا میں نے
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	بسیار	بسیار جستم	"	بہت ڈھونڈا میں نے
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	ہمہ	ہمہ یاراں رفتند	"	سب یار گئے
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	"	سب سپاہ جمع آئی
جہان جہان و عالم عالم بمعنی بسیار بسیار	کلمات تاکید مقدار هم مترادف معنی تاکید است چون	بسا بسے	بسا متکبراں و بسے مغروراں دیدم - کہ آخر خاک شدند	"	بہت تکبر والے اور بہت غرور والے دیکھے میں نے کہ آخر خاک ہوگئے
کلمات ایجاب	آرے	آرے ہمچناں است	"	ہاں ایسا ہی ہے	
کلمات ایجاب	بلے	بلے ہمچنیں شنیدم	"	ہاں ایسا ہی سنا ہے میں نے	
کلمات ایجاب	بیتک	بیتک - چہ می فرمایند؟	"	حاضر ہوں میں - کیا فرماتے ہو؟	

خاتمہ
مشتمل بر چند فوائدِ فارسی کہ دانستن آں ضرور است

فائدہ۔ بیان امالہ۔ امالہ کیا ہے؟ الف کی جگہ یاے مجہول پڑھنا جیسا حساب۔ حسیب۔ رکاب۔ رکیب۔ اعتماد۔ اعتمید۔ اور جیسے با۔ تا۔ ثا۔ بے۔ تے۔ ثے۔ علےٰ ہٰذا القیاس۔

فائدہ۔ جس کلمے کے اوپر الف ہو۔ اُس کلمے کے اوپر اگر باے موحدہ زائد۔ یا نون نفی۔ یا میم نہی آوے۔ تو وہ الف یاے تحتانی سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے افگند۔ بیفگند۔ نیفگند۔ افگن۔ نیفگن۔ میفگن۔ کبھی اس یاے تحتانی کو حذف بھی کرتے ہیں۔ جیسے بفگن۔ مفگن۔

فائدہ۔ دو کلمے جو آپس میں ترکیب پاویں۔ اگر پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو۔ تو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کردیتے ہیں۔ مثلاً نیم من کو نیمن۔ اور سپید دیو کو سپیدیو۔ اور گرد دہن کو گردہن کہتے ہیں۔ یا کبھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے شپرّ کہ اصل میں شب پر تھا۔

فائدہ۔ حرف مشدّد فارسی میں اصلاً نہیں آیا۔ فرّخ اور خرّم شاذ و نادر ہیں۔

فائدہ۔ وہ تاے فوقانی۔ کہ عربی میں ہ کی صورت لکھتے ہیں

بموجب رسم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہئے۔ جیسے نعمت۔ رحمت
سخاوت شجاعت۔ اور جہاں کہیں التباس جمع کا ہو۔ گرد لکھتے ہیں
جیسے صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہیں ٭

فائدہ۔ عربی میں لفظ انشاءاللہ تعالےٰ کا اِن جدا اور شاء جدا لکھتے
ہیں۔ فارسی میں ملا کے لکھنا چاہئے۔ فارسی والے انشاءالله کو ایک
کلمہ جانتے ہیں ٭

فائدہ۔ لفظ او اور لفظ وے واسطے انسان کے مقرر ہے۔ جب
ان لفظوں پر لفظ بر یا در آوے تو غیر انسان کی طرف بھی راجع کرنا
ان کا درست ہے۔ اور یہ نظم میں بیشتر ہے ٭

فائدہ۔ نون اور بائے موحدہ جو کسی کلمے میں باہم متصل ہوں۔ اُن
دونو کو میم مشدد سے یا میم مخفف سے بدلنا درست ہے۔ جیسے
خنب اور خم۔ دنبل۔ دمّل۔ اور سنب اور سم ٭

فائدہ۔ جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں اور علیحدہ ہوں تو
بمعنی ہیں۔ مانند حیص بیص بمعنے حیران۔ اسی طرح فارسی میں بھی ہیں۔ جیسے
تار و مار۔ جس کو تال و مال کہتے ہیں بمعنے پریشان۔ لیکن عربی میں بغیر
عطف کے پڑھتے ہیں۔ اور فارسی میں ساتھ واو عطف کے ٭

فائدہ۔ نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھنا چاہئے۔ فارسی میں
اُس نون کا ظاہر پڑھنا درست نہیں۔ مگر جب کہ اُس پر کسرۂ اضافی یا
توصیفی آوے۔ حرف مدہ الف ہے اور وہ واو کہ جس کا ماقبل مضموم ہو

اور وہ یاے تحتانی کہ جس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے جان اور جنوں اور دین ہیں۔ مثال اضافت کی جان من۔ جنون تو۔ دین حق +

فائدہ۔ صیغۂ ماضی اور صیغۂ امر بمعنے مصدر بھی آتے ہیں۔ ع۔ گفت عالم بہ گوش جان بشنو۔ یعنی گفتن عالم۔ ع۔ سوز دل پروانہ مگس را ندہند۔ یعنی سوختن دل پروانہ۔ گفت صیغہ ماضی کا ہے بمعنے مصدر۔ اور سوز امر ہے بمعنے مصدر +

فائدہ۔ صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکّب ہو کے بعد اس اسم کے واقع ہو۔ تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے۔ اور ترکیب میں مضاف ہوتا ہے اس اسم کا۔ اور وہ اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسے غریب پرور۔ اور بندہ نواز۔ پرور اور نواز صیغے امر کے ہیں بمعنے اسم فاعل۔ یعنی پرورندۂ غریب اور نوازندۂ بندہ۔ اور کبھی وہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے دست پرور۔ یعنی پروردۂ دست۔ اور خدا بخش۔ یعنی بخشیدۂ خدا۔ ہندوستان زاے یعنی زادۂ ہندوستاں +

فائدہ۔ کبھی ماضی کسی اسم سے مرکّب ہو کے معنی اسم مفعول کے بخشتا ہے۔ جیسے خانہ زاد یعنی زادۂ خانہ۔ اور دل نہاد۔ یعنی نہادۂ دل +

فائدہ۔ دو حرف قریب المخرج جو جمع ہوں۔ پہلے حرف کو دوسرے کی جنس سے بدل کے دونو کو آپس میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے بدتر بتّر بہ تشدید تاے فوقانی۔ کبھی پہلے حرف کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے

بتر بغیر تشدید تاے فوقانی۔ اور زودتر کہ اصل میں زود تر تھا۔ اور آوند
کہ اصل میں آب وند تھا۔ اور فزوتر کہ اصل میں فزودتر۔ اور یگاں کہ
اصل میں یک گاں تھا۔ مانند دوگاں سہ گاں کے یک کے آخر سے
کاف تازی حذف کیا گیا +

فائدہ ۔ عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الف ممدودہ یعنی وہ الف
کہ جس کے بعد ہمزہ ہوتا ہے۔ جیسے علماء و فضلاء۔ فارسی میں ہمزہ نہ
لکھنا چاہئے۔ لیکن اضافت میں ہمزہ کی جگہ یاے تحتانی لکھتے ہیں
جیسے علماے عصر و فضلاے دہر +

فائدہ ۔ لفظ کس انسان کے واسطے مقرر ہے۔ اور واسطے غیر انسان
کے لفظ چیز اور چہ۔ جیسے بیت سعدی مرحوم کی ؎ نباید بستن اندر
چیز و کس دل۔ کہ دل برداشتن کارے است مشکل +

فائدہ ۔ جس کلمے کے آخر الف یا ہا یا یاے تحتانی ہو اور یاے
تحتانی نسبت کی اس کے آخر لگائیں۔ تو اس الف کو اور ہا کو اور
یاے تحتانی کو واو سے بدلیں۔ جیسے مصطفےٰ ۔ مصطفوی۔ آئونہ۔ آئنوی
دہلی ۔ دہلوی +

فائدہ ۔ بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں۔
جیسے نوز مختصر ہے ہنوز کا۔ اور گوز مختصر ہے گوزن کا ۔ اور
بغداد مختصر ہے باغ داد کا۔ کہ نوشیرواں نے وہاں واسطے محکمہ
داد کے ایک باغ بنایا تھا۔ آٹھویں روز وہاں بیٹھ کر داد دیا کرتا تھا +

فائدہ - بعض مصدر لازم اور متعدی دونو ہیں - جیسے سوختن
جلانا - جلنا - افروختن روشن کرنا - روشن ہونا - آموختن[۱] سیکھنا سکھانا
پختن پکنا - پکانا - شکستن ٹوٹنا - توڑنا +

فائدہ - جس کلمے کے سرے پر ہمزہ یعنی الف متحرک ہو - وہ الف
درمیان کلام میں ساقط بھی ہوتا ہے - یعنی پڑھنے میں نہیں آتا - اور
اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں - مگر وہ اکثر لکھنے میں آتا ہے -
اور بعض الفاظ میں لکھنے میں بھی نہیں آتا ہے - جیسے - ع -
اوصاف اقرب - من از و دورم حیف + از کے الف کی حرکت ماقبل
کو دے کر پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے میں رکھا - اور او کے
الف کا ضمہ از کی ز کو دیا اور اس الف کو پڑھنے اور لکھنے
سے دونو سے ساقط کیا از او سے زو پڑھا گیا +

فائدہ - بعض کلمات کہ آخر ان کے الف ہے بعد الف کے یائے
تحتانی کا لکھنا پڑھنا بھی درست ہے - جیسے خدا - خدائے پارسا
پارسائے - بکشا - بکشائے بیفزا - بیفزائے +

التماس اس مؤلف گنہگار کا یہ ہے

کہ ہر ایک زبان کی صرف و نحو کے قواعد بے شمار ہیں - سب کا
بیان کرنا اشکال - اور لکھنے اور پڑھنے والے کو ملال - چند قاعدے

[۱] یہ مصدر لازمی نہیں - متعدی بیک مفعول و متعدی بدو مفعول ہے +

ضروری اس مختصر میں درج کئے۔جو ان کو ضبط کریگا۔ باقی قاعدہ
اَور کتابوں میں سے نکال لیگا۔اس واسطے زیادہ طول نہیں د
اس نظم پر تمام کیا٭

نظم

۱۳۰۰ھ

ہزار شکر۔ہوا مصدر فیوض تمام
یہ میں نے جمع کیا ہے۔کہ پائدار رہے
جو فارسی میں ضروری تھا سو بیان کیا
مجھے کرم سے بزرگوں کے ہے امید فلاح

خدا کرے۔کہ یہ ہو مصدر فیوض
جہاں جب میں نہ رہوں۔مجھ سے یادگا
ملال طبع نہو اس لئے نہ طول دیا
جہاں کہیں کہ خطا ہو اُسے کریں اصلا

وگرنہ عیب کو ڈھانپیں مرے برحمت خاص
کریں یہ فاتحہ ممتاز مجھ کو با اخلاص

مصدر فیوض تمام ہوا

۲۴-مئی ۱۸۸۳ء